جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

الدلائل القاطعة لدعی اہل السنۃ والجماعۃ

المعروف

فیصلہ حق و باطل عکسی

مصنف

اجمل العلماء افضل الفضلاء سلطان المناظرین

حضرت مولانا الحاج محمد اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی ہند

ناشر

(مولانا حافظ) محمد اختصاص الدین اجملی

ملنے کا پتہ اجملی کتب خانہ دیپا سرائے سنبھل

جملہ حقوق بحق ابن مصنف محفوظ ہیں

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب۔ اہلسنت کیلئے دلائل کا مخزن نا جواب۔ وہابیہ کیلئے باعث غیظ و عتاب
سنت و وہابیت کی فیصلہ کن کتاب۔ بمسائل مختلفہ میں درخشاں آفتاب۔ باغ سنت کیلئے مہکتا
گلاب شاداب۔ اہلسنت و وہابیہ کے جھگڑوں میں فیصلہ کن شمشیر نایاب مسمی باسم تاریخی

الدلائل القاطعة لداعي اهل السنة والجماعة

۱۹۶۰ء

المعروف بہ

فیصلۂ حق و باطل

مصنّفہ

حامی دین وملت ماحی کفر وضلالت، اجمل العلماء افضل الفضلاء، عمدۃ المحققین فخر اولیاء
سلطان المناظرین۔ صدر المدرسین سند المصنفین۔ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد اجمل صاحب
قادری، رضوی نعیمی مفتی اعظم سنبھل۔ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:۔ (مولانا حافظ) محمد اختصاص الدین اجملی خلف اصغر حضرت مصنف علیہ الرحمۃ
ناظم اعلیٰ و متولی مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل

ملنے کے پتے

۱۔ اجملی کتب خانہ۔ محلہ دیپا سرائے سنبھل ضلع مرادآباد (یوپی)
۲۔ مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم مسجد جہانخاں سنبھل ضلع مرادآباد یوپی انڈیا

تمہید

سرزمین ہند میں جب سے فتنۂ وہابیت پھیلا تو مبلغان وہابیت نے عوام مسلمانوں کو یہ فریب دینا شروع کیا کہ صرف مذہب وہابیت ہی قرآن و حدیث اور اقوال سلف وخلف کے موافق ہے اور مذہب اہلِ سُنت جو کہلاتا ہے وہ سب اہلِ بدعت ہیں۔ ان کا ہر عقیدہ وعمل قرآن وحدیث وتصریحات سلف و خلف کے خلاف ہے۔

سخت ضرورت تھی کہ اس حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ علمائے اہلسنت نے اگرچہ ایک ایک عقیدے اور عمل میں مستقل کتاب اور رسالہ لکھدیا اور اس فریب کو طشت از بام کردیا۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی جامع کتاب نہیں تھی۔ جو تمام عقائد ومسائل مختلف فیہا پر مشتمل ہو۔ اور اس میں کافی دلائل قائم ہوں اور باوجود اس کے مختصر ہو۔ میرے اکابر نے مجھے اس خدمت کے لئے متعین کیا تھا لیکن میں اپنے مشاغل کی وجہ سے اس کام کو انجام نہ دے سکا۔ اب جبکہ مجھے فالج ولقوہ کا شدید حملہ ہوا اور تعلیم وافتاء کے کام کچھ فرصت ملی تو مجھے بعض احباب نے اس اہم کام کرنے کا حکم دیا۔

میں نے جب ارادہ کیا تو قدرت نے یہ دستگیری فرمائی کہ میرے دل و دماغ کو درست کر دیا اور اس قدر قوت عطا فرمائی کہ ۵ گھنٹے مسلسل کام کرنے لگا۔ اور اس کو تصنیف کرنا شروع کر دیا۔ یہ حصہ اول ہے جسمیں معرکۃ الآراء پندرہ مسائل کا ذکر ہے۔ (۱) امکان کذب (۲) علم غیب (۳) علم ماکان و مایکون (۴) علم خمس و علم قیامت (۵) شفاعت (۶) تصرف (۷) توسل (۸) نداء (۹) استعانت (۱۰) میلاد شریف (۱۱) قیام میلاد (۱۲) عرس (۱۳) سوم (۱۴) گیارہویں شریف (۱۵) فاتحہ۔ ان کو صاف کیا گیا ہے اور ہر دو مذاہب کے دعوے کو واضح کر دیا گیا ہے اور وہابیہ کا بطلان و اہلسنت کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کر دی گئی ہے۔ عبارات و حوالے نہایت ذمہ داری سے اور اصل کتابسے نقل کیے گئے ہیں۔ جس میں شبہ ہو اسکو مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں بلکہ دیکھ سکتے ہیں۔

فہرست مضامین

نام مضمون	صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون	صفحہ
تمہید	۲	مسئلہ تصرف	۶۰	مسئلہ فاتحہ	۱۳۰
امکان کذب	۴	مسئلہ توسل	۶۹	مسئلہ سوم	۱۵۲
علم غیب	۱۱	مسئلہ ندا	۷۷	مسئلہ عرس	۱۵۸
علم ماکان و مایکون	۲۶	مسئلہ استعانت	۸۶	مسئلہ گیارہویں	۱۶۲
علم خمس	۳۶	مسئلہ میلاد شریف	۱۰۲	خاتمۃ الکتاب	۱۶۳
مسئلہ شفاعت	۴۳	مسئلہ قیام میلاد	۱۲۲	مختصر سوانح عمری مصنف	۱۷۱
				فہرست دیگر کتب مطبوعہ	۱۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ علٰی من اصطفٰی وعلٰی آلہ وصحبہ ومن اقتفٰی

مسئلہ امکانِ کذب

عقیدہ وہابیہ ۔ پہلے اس مسئلہ میں وہابیہ کے چند اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب یکروزی میں لکھتا ہے :

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ می شمارند و اور احلشانہ باں مدح میکنند برخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسی بعدم کذب مدح نمیکنند، پر ظاہر ست کہ صفتِ کمالی ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلامِ کاذب میدارد و بنا بر رعایتِ مصلحت و مقتضائے حکمت بہ تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید۔ ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ۔ (از یکروزی ص ۱۴۵)

ترجمہ ۔ جھوٹ نہ بولنے کو خدا کے کمالات سے گنتے ہیں اس سے اسکی مدح کرتے ہیں بخلاف گونگے اور پتھر کے اور صفت کمال یہی ہے کہ کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لئے جھوٹ بات نہ بولے وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے بخلاف اس کے جس کی زبان ماؤف ہو گئی ہو

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد (از یکروزی صہ ۱۴۵)	ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال و ناممکن ہو۔

وہابیہ کا یہ گندہ عقیدہ ان کی بکثرت کتابوں، رسائل سے ثابت ہے۔ اس میں بہت عبارات پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن بخوف طوالت اس کو ترک کیا جاتا ہے

عقیدۂ اہلسنّت اس کے مقابل اہل سنّت وجماعت کا عقیدہ اور اسکے مختصر دلائل یہ ہیں۔ سُنئیے۔ اہل سُنّت کے نزدیک اللہ تعالیٰ جھوٹ جیسے قبیح عیب ونقص سے پاک ومنزّہ ہے اور اس کے لئے جھوٹ محال و ناممکن ہے۔

دلائل قرآن مجید سے

(۱) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ؕ (سورۃ نساء پ ۵ ع ۱۱)	ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔
(۲) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ؕ (سورۃ نساء پ ۵ ع ۱۸)	ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

دلائل از تفاسیر قرآن شریف

یعنی لَا اَحَدً اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ (از تفسیر خازن مصری ج ۱ صہ ۴۲۱)	مراد یہ ہے کہ اللہ سے سچا کوئی نہیں وہ خلاف وعدہ نہیں کرتا اور اسکا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔

(۲) تفسیر مدارک میں علامہ نسفی تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

اَیْ لَا اَحَدَ اَصْدَقُ مِنْهُ فِیْ اَخْبَارِهٖ وَ وَعْدِهٖ وَوَعِیْدِهٖ لِاسْتِحَالَةِ الْکِذْبِ عَلَیْهِ لِقُبْحِهٖ لِکَوْنِهٖ اِخْبَارًا عَنِ الشَّیْءِ بِخِلَافِ مَا هُوَ عَلَیْهِ (ص ۲۲۱/ج ۱)

اس سے سچا کوئی نہیں اسکی خبروں میں وعدہ وعید میں اسلئے کہ جھوٹ بسبب اپنی برائی کے اللہ تعالےٰ پر ناممکن و محال ہے کیونکہ وہ کسی شئ کی اسکے خلاف خبر دیتا ہے۔ جیسی وہ ہو۔

(۳) تفسیر بیضاوی میں ہے۔

لَا یَتَطَرَّقُ الْکِذْبُ اِلٰی خَبَرِهٖ بِوَجْهٍ لِاَنَّهٗ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مُحَالٌ (بیضاوی ص ۱۵۰)

جھوٹ اللہ کی خبر میں کسی طرح راہ نہیں پا سکتا کیونکہ وہ نقص ہے اور نقص اللہ پر محال ہے

(۴) تفسیر ابو السعود میں ہے۔

وَالْکِذْبُ مُحَالٌ عَلَیْهِ سُبْحٰنَهٗ دُوْنَ غَیْرِهٖ (تفسیر ابو سعود ص ۲۱۲/ج ۲)

اور جھوٹ اللہ تعالےٰ ہی پر محال و ناممکن ہے نہ کہ اسکے غیر پر۔

(۵) تفسیر کبیر میں علامہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ سُبْحٰنَهٗ مُنَزَّهٌ عَنِ الْکِذْبِ فِیْ وَعْدِهٖ وَوَعِیْدِهٖ قَالَ اَصْحَابُنَا لِاَنَّ الْکِذْبَ صِفَةُ نَقْصٍ وَالنَّقْصُ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مُحَالٌ

"اور اللہ تعالےٰ کا فرمانا کہ (اللہ ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کرے گا) دلالت کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہر وعدہ وعید میں کذب سے منزہ ہے" ہمارے اہلسنت اس دلیل سے کذب الٰہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت عیب ہے اور اللہ تعالےٰ پر عیب محال۔ ناممکن ہے

(۶) تفسیر روح البیان میں ہے۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا اِنْکَارٌ لِاَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ اَکْثَرَ صِدْقًا مِنْہُ فَاِنَّ الْکِذْبَ نَقْصٌ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ دُوْنَ غَیْرِہٖ

(اور اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی) اسمیں اس بات کا انکار ہے کہ خدا سے زیادہ کوئی سچا نہیں کیونکہ جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ ہی پر محال۔ ناممکن ہے نہ اسکے غیر پر

(۷) تفسیر کبیر میں ہے۔

اِنَّ تَجْوِیْزَ الْکِذْبِ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ

(از تفسیر کبیر صـ ۲۴ جـ ۴)

اللہ پر جھوٹ کو تجویز کرنا محال ہے۔

(۸) تفسیر کبیر میں ہے۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَّظُنَّ بِاللّٰہِ الْکِذْبَ بَلْ یَخْرُجُ بِذٰلِکَ عَنِ الْاِیْمَانِ

(صـ ۱۷۲ جـ ۵)

کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا گمان کرے۔ بلکہ ایسا گمان ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

دلائل از کتب عقائد و کلام

(۱) شرح مواقف میں ہے۔ اِنَّہٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ اِتِّفَاقًا اَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ فَاِنَّ الْکِذْبَ قَبِیْحٌ وَھُوَ سُبْحٰنَہٗ لَا یَفْعَلُ الْقَبِیْحَ وَاَمَّا اِمْتِنَاعُ الْکِذْبِ عَلَیْہِ عِنْدَنَا فَاِنَّہٗ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ

اہلسنت و معتزلہ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممتنع و ناممکن ہے معتزلہ تو اسلیے ممتنع و محال کہتے ہیں کہ کذب برا ہے اور اللہ تعالیٰ برا کام نہیں کرتا۔ اور ہم اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر کذب اس دلیل سے ممتنع

تعالیٰ مُحالٌ اجماعاً

(از شرح مواقف کشوری صفحہ ۶۷۴)

ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجماع محال و ممتنع ہے۔

(۲) اسی شرح مواقف میں ہے۔

وَقَدْ مَضٰی فِیْ مَسْئَلَۃِ الْکَلَامِ مِنْ مَوْقِفِ الْاِلٰہِیَّاتِ اِمْتِنَاعُ الْکِذْبِ عَلَیْہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔ (از شرح مواقف صفحہ ۶۷۵)

بیشک موقف الٰہیات سے مسئلہ کلام میں بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن نہیں۔

(۳) اسی شرح مواقف میں ہے۔

عُلِمَ اِسْتِحَالَۃُ الْکِذْبِ عَلَی اللّٰہِ۔

(از شرح مواقف صفحہ ۶۷۴)

اللہ تعالیٰ پر کذب کا ممتنع و محال ہونا جان لیا گیا ہے۔

(۴) شرح مقاصد میں ہے۔

اَلْکِذْبُ مُحَالٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّ الْکِذْبَ نَقْصٌ بِاِتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ مُلَخَّصاً (از سبحٰن السبوح صفحہ ۱)

جھوٹ باجماع علماء محال و ناممکن ہے کہ وہ باتفاق عقلاء عیب ہے۔ اور عیب اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں۔

(۵) مسامرہ میں ہے۔

قُلْنَا لَاخِلَافَ بَیْنَ الْاَشْعَرِیَّۃِ وَغَیْرِھِمْ فِیْ اَنَّ کُلَّ مَا کَانَ وَصْفَ نَقْصٍ فِیْ حَقِّ الْعِبَادِ فَالْبَارِیْ تَعَالٰی مُنَزَّہٌ عَنْہُ وَھُوَ مُحَالٌ عَلَیْہِ تَعَالٰی وَالْکِذْبُ وَصْفُ نَقْصٍ فِیْ حَقِّ الْعِبَادِ (مسامرہ صفحہ ۸۲)

ہمنے کہا اشاعرہ و غیر اشاعرہ کسیکا آپس میں خلاف نہیں کہ وہ ہر چیز جو بندوں کے حق میں صفت عیب ہے۔ باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اس پر محال ہے اور بندوں کے حق میں کذب صفت عیب ہے۔

(۶) اسی مسامرہ میں ہے۔

اِنَّا قُلْنَا لَا اِخْفَاءَ فِی اَنَّ الْکِذْبَ وَصْفُ نَقْصٍ عِنْدَ الْعُقَلَاءِ فَمَدَّتُم کَوْنَہٗ وَصْفَ انقص بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی جَنَابِ قُدْسِہٖ تَعَالٰی فَھُوَ مُسْتَحِیْلٌ فِیْ حَقِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ (المحضا صـ۲۴۸)	ہم اہلِ سنّت کہتے ہیں اس میں کوئی..... پوشیدگی نہیں ہے کہ بیشک عقلاء کے نزدیک کذب صفتِ عیب ہے اور اللہ تعالیٰ کیطرف کذب کا صفت عیب ہونا دلیل سے ثابت ہوچکا۔ پس اللہ تعالیٰ عزّ وجل کے حق میں وہ کذب محال۔ ممتنع۔ ناممکن ہے۔

(۷) مسایرہ میں ہے۔

(یَسْتَحِیْلُ عَلَیْہِ) سُبْحَانَہٗ (سِمَاۃُ النَّقْصِ کَالْجَھْلِ وَالْکِذْبِ) از مسایرہ صـ۱۶۶	اللہ تعالیٰ پر محال ہیں جتنی نشانیاں عیب کی ہیں جیسے جہل اور کذب۔

(۸) شرح فقہ اکبر میں ہے:

وَالْکِذْبُ عَلَیْہِ مُحَالٌ (صـ۲۲)	اور اللہ تعالیٰ پر کذب محال۔ ناممکن ہے۔

(۹) شرح عقائد جلالی میں ہے:

اَلْکِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَیْہِ مُحَالٌ فَلَا یَکُوْنُ مِنَ الْمُمْکِنَاتِ وَلَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ کَسَائِرِ وُجُوْہِ النَّقْصِ عَلَیْہِ تَعَالٰی کَالْجَھْلِ وَالْعِجْزِ (از سبحن السبوح صـ۱۵)	کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے تو کذبِ الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اُسے شامل جیسے تمام اسبابِ عیب مثل جہل و عجز کے۔

(۱۰) علامہ نسفی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں

لَا یُوْصَفُ اللہُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ	اللہ تعالیٰ کی ظلم اور جہل اور کذب پر

وَالسِّفْرِ وَالْكِذْبِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ (از مسامرہ ص۸۵)	قدرت نہیں بیان کی جاسکتی کیونکہ محال تحت قدرت داخل نہیں ہوتا۔

(۱۱) قاضی عضد **عقائد عضدیہ** میں فرماتے ہیں۔

اَلْكِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَيْهِ مُحَالٌ فَلَا يَكُوْنُ مِنَ الْمُمْكِنَاتِ وَلَا تَشْتَمِلُهُ الْقُدْرَةُ (ص۶۲)	کذب عیب ہے اور عیب خدا پر محال ہے تو کذب ممکن نہ ہوا۔ اور قدرت اس کو شامل نہ ہوئی۔

(۱۲) علامہ عبد الحمید بغدادی **نثر اللآلی** شرح امالی میں فرماتے ہیں۔

وَالْكِذْبُ فِي حَقِّهٖ تَعَالٰى مُحَالٌ (ص۹۲)	کذب اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے

(۱۳) علامہ تفتازانی **شرح عقائد** میں فرماتے ہیں۔

كِذْبَ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ مُحَالٌ۔ (ص۱۵۴)	اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا ہوگیا اور یہ بات محال ہے۔

(۱۴) علامہ بحر العلوم **فواتح الرحموت** میں فرماتے ہیں۔

فَهُوَ (اي اللّٰه تعالٰى) صَادِقٌ قَطْعًا لِاسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ (ص۳۲)	تو اللہ تعالیٰ یقیناً صادق سچا ہے بسبب کذب کے محال ہونے کے۔

اس پر اور بھی کثیر عبارات پیش کی جا سکتی ہیں۔ بالجملہ ان آیات و تفاسیر اور کتب عقائد سے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے امکان کذب وہابیہ کا ثابت کرنا غلط و باطل وخلاف تعلیم اسلام ہے اور اہلسنت کا عقیدہ امتناع کذب صحیح وحق ہے اور موافق تعلیم اسلام ہے تو یہ عقیدہ وہابیہ سخت گندہ اور ضلال و گمراہی ثابت ہوا۔

مسئلہ علم غیب

عقیدۂ وہابیہ۔ اسمیں یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء غیب پر مطلع نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم غیب ثابت کرنا خلاف ایمان کفر و شرک ہے۔ اسمیں ان کی چند عبارات پیش کی جاتی ہیں۔

- اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ (از فتاویٰ رشیدیہ صـ ج ۳)
- علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صـ ۴۳ ج ۳)
- انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں (از مسئلہ علم غیب صـ ۲)
- اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء۔ اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے ہے۔ خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (از تقویۃ الایمان صـ ۱)

عقیدہ اہل سنت۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب بالذات ہے اور حضرات انبیاء و اولیاء بعطائے خداوندی غیب جانتے ہیں۔ اور اللہ کی عطا سے کثیر غیوب پر مطلع ہیں۔ اسپر کثیر دلائل شاہد ہیں۔

دلائل از آیاتِ قرآنی

آیت (۱) مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط (آل عمران پ۴ رکوع ۱۸) | اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

آیت (۲) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (جن۔ پ۲۹۔ رکوع ۲) | غیب کا جاننے والا تو اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا۔ سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

آیت (۳) تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ۔ (سورہ ہود پ۱۲ رکوع ۴) | یہ غیب کی خبریں ہیں۔ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

آیت (۴) وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (سورہ کورت پ۳۰ رکوع ۱) | اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

آیت (۵) ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ۔ (سورہ آل عمران پ۳ ع۵) | یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔

آیت (۶) وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ (سورہ نساء پ۵ رکوع ۱۷) | اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

آیت (۷) وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ (سورہ نحل۔ پ۱۴۔ رکوع ۱۲) | اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

آیت (۸) اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ | رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔

(سورہ رحمٰن پ۲۷۔ رکوع ۱)

آیت (۹) فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی (النجم۔ پ۲۷ رکوع ۱)	اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔
آیت (۱۰) وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا (سورہ بقر پ۲ ع۱)	اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ اور عالم ہونگے
آیت (۱۱) وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ (سورہ انعام پ۷ رکوع ۷)	اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو۔
آیت (۱۲) وَمَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (سورہ انعام پ۷ رکوع ۴)	ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔
آیت (۱۳) وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ (یٰس۔ پ۲۲ رکوع ۱)	اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔
آیت (۱۴) وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ (قمر۔ پ۲۷ رکوع ۳)	اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔
آیت (۱۵) وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (نمل پ۲۰ ع۶)	اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب ایک بتلانے والی کتاب میں ہیں۔
آیت (۱۶) وَکَذٰلِکَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (سورہ انعام پ۷ رکوع ۹)	اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھلاتے ہیں۔ ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عن عمر یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ ۔

(بخاری شریف کتاب بدء الخلق ص۴۵۳ و مشکوٰۃ شریف ص۵۰۶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں اور دوزخیوں کے اپنے اپنے منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی۔ یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حدیث (۲) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظھر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعۃ وذکر ان بین یدیھا امورا عظاما ثم قال من احب ان یسأل عن شیء فلیسأل عنہ فواللہ لا تسألونی عن شیء الا اخبرتکم بہ مادمت فی مقامی ھذا قال انس فاکثر الناس البکاء واکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول سلونی فقال انس فقام الیہ رجل فقال این مدخلی یا رسول اللہ فقال

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے زوال کے بعد تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر قیام فرمایا پھر قیامت کا ذکر کیا اور آنے والے بڑے بڑے امور کا تذکرہ کیا پھر فرمایا جو کسی چیز سے سوال کرنا پسند کرے تو سوال کرے کہ خدا کی قسم تم مجھ سے جس چیز کا سوال کروگے میں جب تک اس مقام میں رہوں گا تمہیں اسکی خبر دوں گا۔ حضرت انس نے فرمایا لوگوں نے زیادہ رونا شروع کیا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ

النار فقام عبد اللہ بن حذیفہ فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک حذافۃ ثم اکثر ان یقول سلونی سلونی فبرک عمر علی رکبتیہ فقال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بخاری شریف

(باب ما یکرہ من کثرۃ السؤال)

ص ۱۵۹
ج ۲

بات بار بار فرماتے رہے کہ تم مجھ سے سوال کرو پھر حضرت انس نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے داخل ہونے کی جگہ کہاں ہے فرمایا دوزخ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ ... یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضور نے بکثرت فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو تو حضرت عمر فاروق گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گئے تو حضور نے سکوت فرمایا۔

حدیث (۳) عن انس رضی اللہ عنہ قال سألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی احفوہ بالمسئلۃ فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم المنبر فقال لا تسئلونی عن شیئ الا بینت لکم فجعلت انظر یمینا وشمالا فاذا کل رجل راسہ فی ثوبہ یبکی فانشا رجل کان اذا لاحی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سوالات شروع کئے یہاں تک کہ حضور کو سوال سے پریشان کر دیا تو حضور ایکدن منبر پر تشریف لائے اور فرمایا تم مجھ سے جس چیز کا سوال کرو گے میں بیان کرونگا تو میں نے دہنے بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا ہے

یدعی الی غیر ابیه فقال یا نبی الله من ابی قال ابوك حذافه

الحدیث (بخاری کتاب الفتن باب التعوذ من الفتن مصری صـ ۱۲۹)

تو ایک ایسا شخص نمایاں ہوا جو بوقت جھگڑے کے اپنے غیر پدر کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔

حدیث (۴) عن حذیفة قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ترك شیئاً یکون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه۔

(مسلم شریف۔ کتاب الفتن) صـ ۳۹ جلد ۲

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہا کہ کھڑے ہوئے ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھا اور خبر دی اُن فتنوں کی جو ظاہر ہوں گے انہیں نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تھی اس مقام میں قیامت تک مگر اکو بیان فرما دیا اسکو یاد رکھا جس نے یاد رکھا۔ اور بھول گیا جو بھول گیا۔

حدیث (۵) عن حذیفه قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما ترك شیئاً یکون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه

(مسلم شریف کتاب الفتن صـ ۳۹ ج ۲) و (مشکوٰۃ شریف صـ ۴۶۱)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے۔ کہا کہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی وعظ فرمایا تو اس مقام میں قیامت تک ہونے والی کسی چیز کو نہیں چھوڑا مگر اسے بیان فرمایا تو اسکو جس شخص نے یاد رکھا یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا بھلا دیا۔

حدیث (۶) عن حذیفه انه قال اخبرنی

حضرت حذیفہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ یوم القیمۃ فما منہ شیئ الا قد سألتہ

(مسلم شریف کتاب الفتن ص۳۹۰ جلد۲)

کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کی ہونے والی ہر چیز کی خبر دی تو میں نے ہر چیز کو دریافت کئے بغیر نہیں چھوڑا۔

حدیث (۷) (ابو زید) قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبر بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا الحدیث

(مسلم شریف ص ۳۹۰ ج۲)

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لاکر خطبہ دیا یہانتک کہ وقت ظہر آگیا پھر اُتر کر نماز ظہر پڑھائی پھر منبر پر تشریف لیگئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت عصر ہو گیا۔ پھر اُتر کر نماز عصر پڑھائی پھر منبر پر تشریف لاکر خطبہ دیا یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا تو حضور نے جو کچھ ہو گیا تھا اور جو ہونے والا تھا سب کی خبر دی پس ہمارا دانا ترین اُن باتوں کا زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

حدیث (۸) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا

(مسلم شریف ص۳۹۰ ج ۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کو سمیٹا تو میں نے اسکی مشرقوں اور مغربوں تمام زمین کو دیکھلیا

حدیث (۹) عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ (مواھب لدنیہ ص ۱۹۳ ج ۲) وشرح مواھب ص ۲۰۴ ج ۷)

حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللّٰہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا پس میں دنیا کی طرف اور اسمیں تاقیامت جو کچھہ ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کی طرف

حدیث (۱۰) قال السدی قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر بی فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استھزاء زعم محمد ان اللّٰہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقام علی المنبر فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیٔ فی ما بینکم وبین الساعۃ الا نبئتکم بہ فقام عبد اللّٰہ بن حذافۃ السھمی فقال من

کہا حضرت سدی نے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری اُمت مٹی کی صورتوں میں اس طرح پیش کی گئی جسطرح حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں اور میں نے اپنے اوپر ایمان لانے والے اور کفر کرنے والوں کو پہچان لیا تو یہ بات منافقین تک پہنچی تو وہ بطور مذاق کے کہنے لگے کہ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم اس گمان میں ہیں کہ انپر کون ایمان لائیگا اور کون کفر کریگا جو ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں انکو جانتے ہیں اور ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہم کو نہیں پہچانتے تو یہ بات رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضور منبر پر تشریف لائے اور اللّٰہ کی حمد وثنا ذکر

ابی یارسول اللہ فقال حذیفۃ فقام
عمر فقال یارسول اللہ رضینا باللہ
ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن اماما
وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک
و فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فھل انتم منتھون فھل انتم
منتھون

(تفسیر خازن صـ۳۸۲ ج۱)

فرمائی پھر فرمایا اُن قوموں کا کیا حال ہے جو میرے
علم پر اعتراض کرتے ہیں تم اپنے اور تا قیامت
کسی چیز کا مجھ سے سوال کروگے تو میں اس کو
بیان فرمادونگا تو حضرت عبداللہ بن حذافہ
سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ
میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر کھڑے
ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اللہ کے
رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے
امام ہونے اور آپکے نبی ہونے پر راضی ہو گئے
ہمکو معاف فرمایئے اللہ آپ کو معاف کرے
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم باز آئے
کیا تم باز آئے۔

حدیث (۱۱) عن ابی ھریرۃ قال جاء
ذئب الی راعی غنم فاخذ منھا شاۃ
فطلبہ الراعی حتی انتزعھا منہ
قال فصعد الذئب علی تل فاقعی
واستثفر وقال قد عمدت الی
رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم
انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک
بھیڑیا بکری چرانے والے کے پاس آیا اور اس نے
بکریوں کی ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا چرواہے
نے اسکو تلاش کیا اور اس بکری کو اس سے چھڑا
لیا تو وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھگیا اور اپنی
دُم ہلاکر کہنے لگا کہ میں نے اس رزق کا ارادہ کیا
جو مجھے اللہ نے دیا میں نے تو اسکو پکڑ لیا اور تو

رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما هو کائن بعد کم قال فکان الرجل یهودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مشکوٰۃ شریف باب المعجزات) ص ۵۴۱

نے اسکو چھوڑ دیا۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے آجکی طرح کبھی بھیڑیا کلام کرتے نہیں دیکھا بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ تعجب انگیز اس شخص کا حال ہے جو دو سنگستانوں کے درمیان کھجوروں کے جھرمٹ مدینہ میں ہے کہ وہ گزشتہ اور آئندہ سب کی خبر دیتا ہے راوی نے کہا کہ وہ شخص یہودی تھا اس نے خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا اور اسلام لایا حضور نے اس کی تصدیق فرمائی۔

حدیث (۱۲) لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علماہ (خصائص کبریٰ ص ۱۰۸ جلد ۲)

حضور نے ہم سے اس حال میں مفارقت فرمائی کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو کو آسمان میں ہلائے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اسکا حال بھی بیان فرمایا۔

حدیث (۱۳) عن ابن مسعود قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان فانک منافق اخرج یا فلان فانک منافق فاخرج من المسجد ناسا فضحہم (عینی شرح بخاری ص ۲۲۱ ج ۴ وخازن ص ۱۱۵ ج ۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی. انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اے فلاں نکل جا کہ تو منافق ہے۔ اے فلاں نکل جا کہ تو منافق ہے۔ تو مسجد میں سے چند شخصوں کو نکال کر رسوا کیا۔

حدیث (۱۴) عن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت مافی السموٰت والارض ۔ (مشکوٰۃ شریف باب المساجد) صـ ۶۹

حضرت عبد الرحمن بن عائش سے مروی ہی کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزوجل کو اچھی شان میں دیکھا رب نے فرمایا کہ ملائکہ کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے عرض کیا کہ تو ہی خوب جانتا ہے فرمایا میرے رب نے اپنا دست قدرت میری دونوں شانوں کے درمیان رکھا میں نے اسکے وصول فیض کی سردی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے ۔

حدیث (۱۵) سالنی ربی لیلۃ المعراج فلم استطع ان اجیبہ فوضع یدہ بین کتفی بلا تکییف ولا تحدید ای یدا قدرۃ لانہ سبحنہ منزہ عن الجارحۃ فوجدت بردھا فورثنی علوم الاولین والاخرین وعلمنی علوما شتی فعلم اخذ عھد اعلی کتمہ وھو علم لا یقدر علی احملہ غیری وعلم خیرنی فیہ وعلم امرنی بتبلیغہ الی الخاص والعام

(حدیث) شب معراج میرے رب نے مجھ سے سوال کیا تو میں اسکا جواب نہ دے سکا تو رب نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اسکے وصول فیض کی سردی محسوس کی تو مجھ کو اولین و آخرین کے علوم عطا ہوئے اور مختلف علوم سکھائے ایک وہ علم ہی جسکے چھپانے کا مجھ سے عہد لیا اور اسکے متحمل ہونے کا میرے سوا کوئی قادر نہیں اور ایک ایسا علم تھا جسکی خاص و عام تک تبلیغ کا مجھ سے عہد

من امتی وھی الانس والجن والملائک (تفسیر روح البیان ص۱۰۸ جلد۳)

لیا کہ میں اپنی امت سے انسان و جن اور فرشتہ کو بتاؤں۔

ثبوت علم غیب از اجماع واقوال سلف و خلف

علامہ قسطلانی مواہب میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں

(۱) وقد اشتھر وانتشر امرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب (ص۲۰۰ جلد۷)

یعنی صحابہ کے درمیان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیبوں پر مطلع ہونے کا معاملہ مشہور ومعروف ہو چکا تھا۔

(۲) اسی میں ہے۔

وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیھا علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال عیاض ولا ینافی الایات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن اما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ لہ فمحقق۔

(شرح مواہب ص۱۹۹ ج۷)

بیشک احادیث متواتر ہو چکیں اور انکے معانی متفق ہو چکے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر مطلع ہیں جیسا کہ حضرت قاضی عیاض نے فرمایا اور یہ مضمون اُن آیات کے منافی نہیں جنکی یہ دلالت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں علم غیب جانتا تو بہت سی خیر جمع کر لیتا کہ ان آیات میں علم بے واسطہ کی نفی ہے جسکا افادہ متن نے کیا لیکن اللہ کی تعلیم سے حضور کا مطلع ہونا تو یہ تحقیق سے ثابت ہے۔

حضرت اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں

(۳) وانعقد الاجماع علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق وافضلھم	اور اسپر اجماع منعقد ہو چکا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سب سے زیادہ عالم اور افضل ہیں

(۴) حضرت علامہ علی قاری شرح شفا میں اور قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ومن معجزاتہ الباھرۃ ماجمعہ اللہ لہ من المعارف ای الجزئیۃ والعلوم الکلیۃ والمدرکات الظنیۃ والیقینیۃ والاسرار الباطنیۃ والانوار الظاھریۃ وخصہ بہ ای خصۃ بہ من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین (ص ۱۲ ج ۲)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن معجزات اور ظاہر آیات میں سے ہے جو اللہ جل شانہ نے آپکے لئے عطا فرمائے معارف جزئیہ علوم کلیہ مدرکات ظنیہ ویقینیہ اور اسرار باطنہ انوار ظاہرہ میں سے اور آپ کو دنیا و دین کی تمام مصلحتوں پر اطلاع کے ساتھ خاص کیا۔

(۵) حضرت قطب الوقت سیدی عبدالعزیز دباغ کتاب ابریز میں فرماتے ہیں۔

واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا شیئ من العالم فھی مطلعۃ علی عرشہ وعلوہ وسفلہ ودنیاہ واخرتہ ونارہ وجنتہ لان جمیع ذلک خلق لاجلہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمیزہ علیہ السلام خارق لھذا العوالم باسرھا فعندہ تمیز فی اجرام السموات من	سب سے زیادہ قوی روح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اس روح پاک سے عالم کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں یہ روح عرش اور اسکی بلندی پستی۔ دنیا وآخرت جنت و دوزخ۔ سب پر مطلع ہے۔ کیونکہ یہ سب اسی ذات پاک کے لئے پیدا کی گئی ہیں آپکی تمیز ان جملہ عالموں کے لئے خارق ہے آپکے پاس اجرام سماوات کی تمیز ہے کہ کہاں سے پیدا کئے گئے اور کب

این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت
والی این تصیر فی جرم کل سماء وعندہ
تمیز فی ملائکۃ کل سماء واین خلقوا
ومتی خلقوا ولم خلقوا والی این یصیرون
وتمیز اختلاف مراتبهم ومنتهی
درجاتهم وعندہ علیه السلام
تمیز فی الحجب السبعین وفی ملائکۃ
کل حجاب علی الصفۃ السابقۃ وعندہ
علیه السلام تمیز فی الاجرام النیرۃ
اللتی فی العالم العلوی مثل النجوم
والشمس والقمر واللوح والقلم والبرزخ
والارواح اللتی فیه علی الوصف
السابق وکذا عندہ علیه السلام
تمیز فی الارضین السبع وفی مخلوقات
کل ارض وما فی البر والبحر من ذلک
فیمیز جمیع ذلک علی الصفۃ السابقۃ
وکذا عندہ علیه السلام تمیز فی
الجنان ودرجاتها وعدد سکانها
ومقاماتهم فیها وکذا ما بقی من العوالم

پیدا ہوئے اور کیا ہو جائینگے اور آپکے پاس
ہر ہر آسمان کے فرشتوں کی تمیز ہے اور اس کی
بھی کہ وہ کہاں سے اور کب سے پیدا کیے
گئے اور کیوں پیدا کیے گئے اور کہاں جائینگے
اور ان کے اختلاف مراتب اور منتہائے درجات
کی بھی تمیز ہے اور ستر پردوں اور ہر پردہ
کے فرشتوں کے جملہ حالات کی بھی تمیز ہے
عالم علوی کے اجرام نیرہ۔ ستاروں۔ سورج
چاند۔ لوح و قلم۔ برزخ اور اسکی ارواح۔۔
کی بھی ہر طرح امتیاز ہے اسی طرح ساتوں
زمینوں اور ہر زمین کی مخلوقات خشکی اور
تری جملہ موجودات کا بھی ہر ہر حال معلوم
ہے۔ اسی طرح تمام جنتیں اور ان کے
درجات اور ان کے رہنے والوں کی گنتی
اور مقامات سب معلوم ہیں۔ ایسے ہی
باقی تمام جہانوں کا علم ہے اور اس علم میں
ذات باری تعالیٰ کے علم قدیم ازلی سے جسکے
معلومات بے انتہا ہیں کوئی مزاحمت نہیں
کیونکہ معلومات علم قدیم اس عالم میں منحصر

ولیس فی ھذا امر احمة للعلم القدیم الازلی الذی لانہایة لمعلوماتہ و ذلك لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی ھذا العالم فسبحان من اقدرھا علی ذلك وکرمھا وشرفھا (ابریز مصری ج ۱ ص ۴۶) (ملخصاً ابریز ص ۴۷)

نہیں تو پاک ہے وہ ذات جس نے اس روح کو اس علم پر قادر کیا۔ اور اسکو مکرم کیا اور ایسا شرف عطا فرمایا۔

بالجملہ ان آیات قرآنی واحادیث نبوی واجماع امت واقوال سلف سے علم غیب کے متعلق عقیدہ اہلسنت کی صحت وحقانیت ثابت ہو گئی۔ اور عقیدہ وہابیہ کا بطلان اور مخالفت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہو گئی یہ اسلام کے تینوں دلائل قرآن وحدیث اور اجماع کا مختصر ذکر کیا گیا جس کو اور زیادہ تفصیل درکار ہو تو وہ میرے استاذ حضرت صدر الافاضل مولٰنا الحاج محمد نعیم الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی کتاب الکلمة العلیا اور میرے پیر ومرشد شیخ الاسلام مجدد مأتہ حاضرہ اعلیٰحضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب جن کے رسائل الدّولة المکیّة۔ انباء المصطفٰے۔ خالص الاعتقاد وغیرہ کا مطالعہ کرے اور اپنے ایمان کو درست کرلے۔ اوران حوالوں کو خود دیکھ کر تسلّی حاصل کرلے ورنہ میرے پاس آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

علم ماکان ومایکون

دلائل از آیات وتفاسیر

آیت اولیٰ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ (رحمٰن پ۲۷ رکوع ۱) | اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اسکو بیان سکھایا۔

(۱) علامہ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں تحت آیۂ کریمہ فرماتے ہیں:

(خلق الانسان) یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم (علمہ البیان) یعنی بیان ماکان ومایکون لانہ کان یبین عن الاولین والاخرین۔ (معالم مصری ج۷) | اللہ نے انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان کو ماکان ومایکون کا بیان سکھایا کہ وہ اولین وآخرین کے حالات کو بیان کرتے تھے۔

(۲) علامہ محی السنۃ علاء الدین علی ابن محمد بغدادی تفسیر خازن میں تحت آیۂ کریمہ فرماتے ہیں۔

اراد بالانسان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم (علمہ البیان) یعنی بیان مایکون وما کان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والاخرین وعن یوم الدین۔ (خازن مصری ج۷) | آیۃ میں انسان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا۔ اور ان کو مایکون وماکان کا بیان سکھایا۔ کیونکہ حضور اولین وآخرین اور روزِ قیامت کی خبریں دیتے ہیں۔

(۳) علامہ احمد مالکی تفسیر صاوی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل ھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم | بعض نے کہا کہ انسان تو محمد صلی اللہ علیہ

لانہ الانسان الکامل والمراد بالبیان علم ماکان ومایکون وما ھو کائن۔ (از تفسیر صاوی مصری ص ۱۲۹/ ج۴)	وسلم ہیں کہ وہی انسان کامل ہیں اور بیان سے علم ماکان ومایکون مراد ہے (یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے)

(۴) علامہ جمل تفسیر جمل میں تحت آیۂ کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل المراد بالانسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (علمہ البیان) یعنی بیان مایکون وماکان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والآخرین وعن یوم الدین۔ (تفسیر جمل مصری ص ۲۵۲/ ج۴)	آیت میں انسان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ اور بیان سے ماکان و یکون کا بیان مراد لیا۔ اس لئے کہ حضور اولین و آخرین و روز قیامت کی خبریں دیتے۔

(۵) علامہ حسین واعظ تفسیر حسینی میں تحت آیۂ کریمہ فرماتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیاموزند بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین ازیں معنی خبر میدہد (تفسیر حسینی برحاشیہ قرآن ص ۶۱۴)	محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تھا اور ہوگا یہ بیان سکھا دیا جیسا کہ مضمون حدیث ہے کہ مجھے اولین و آخرین کا علم سکھا دیا گیا۔
آیت ثانیہ۔ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً (سورہ نساء پ ۵ رکوع ۱۶)	اور تمہیں سکھا دیا جو تم نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے

(۱) تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

وعلمک مالم تکن تعلم ای علوم	اور تمھیں سکھا دیا جو تم نہیں جانتے تھے

عواقب الخلق وعلم ما کان وما سیکون

یعنی مخلوق کے عاقبتوں کے علوم اور ما کان وما یکون کا علم۔

(عرائس البیان ص۱۵۹ جلد ۱)

(۲) تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ ہے:۔

دور بحر الحقائق میفرماید کہ آں علم ما کان وما سیکون است

اور بحر الحقائق میں فرمایا کہ وہ علم ما کان وما یکون کا ہے۔

(از تفسیر حسینی برحاشیہ قرآن ص۱۰۱)

آیت ثالثہ وَنزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیئ۔

اور ہم نے تم پر کتاب اتاری جس میں ہر شئے کا بیان ہے۔

تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے:

یخبر عما کان وما یکون من کل حد وکل علم ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم هو المبین لتبیان الکتاب

اور ما کان وما یکون کی ہر حد اور ہر علم کی خبر دیتی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کے بیان کرنے والے ہیں۔

(عرائس البیان ص۵۳۶ جلد ۱)

آیت رابعہ وما فرطنا فی الکتاب من شیئ۔ (سورہ انعام پ ۴ع)

اور ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔

تفسیر جمل میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

نقیل اللوح المحفوظ وعلی ھذا فالعموم ظاهر لان اللہ تعالیٰ اثبت ما کان وما یکون فیہ (تفسیر جمل ص۲۷ ج ۲)

کہا گیا کہ لوح محفوظ ہے اور اس بنا پر عموم ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ما کان و ما یکون کو اس میں ثابت کیا ہے۔

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے۔
ادید بالکتاب اللوح المحفوظ فالعموم ظاھر فان فیہ تبیان کل شیٔ ماکان ومایکون وماھو کائن (تفسیر صاوی ص۱۳ جلد۲)

کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے کہ عموم ظاہر ہے کہ تبیان کل شیٔ کی قید ماکان ومایکون کو شامل یعنی جو ہو گیا اور جو ہو گا اور جو ہونیوالا ہے یہ ماکان ومایکون کی مراد ہے۔

آیت خامسہ وعلم الانسان ما لم یعلم۔ (سورۃ اقرا پ۳۰ رکوع ۱)

اور انسان کو سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

تفسیر معالم میں تحت آیہ کریمہ ہے:
قیل الانسان ھٰھنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیانہ وعلمك مالم تکن تعلم۔ (تفسیر معالم ص۲۲۴ جلد۷)

کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بیان سے وہ جو آیت علمك مالم تکن تعلم میں گزرا۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابو زید قال صلے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلے ثم صعد المنبر فخطبنا حتے حضرت العصر ثم نزل فصلے ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس

ابو زید سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی اور منبر پر تشریف لیگئے پھر خطبہ دیا یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آگیا۔ پھر منبر سے اُتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج

فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا
احفظنا
(مسلم شریف صہ ۳۹۰ جلد ۲)

غروب ہو گیا تو جو ہو گیا اور جو ہونے والا
تھا اس کی خبر دی تو ہمارا سب سے بڑا
عالم سب سے بڑا ان کا حافظ ہے۔

حدیث (۲) عن حذيفة قال
قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما ترك شيئا يكون في مقامه ذلك
الى قيام الساعة الا حدث به حفظه
من حفظه ونسيه من نسيه
(مسلم شریف صہ ۳۹۰ ج ۲)

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ ہمارے اندر
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا
اور تا قیامت جو ہونے والا تھا کسی بات
کو نہیں چھوڑا مگر اس کو بیان فرما دیا۔
اس کو جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور اسکو
جس نے بھلا دیا بھلا دیا۔

حدیث (۳) عن عمر يقول قام فينا
النبي صلى الله عليه وسلم مقاما
فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل
اهل الجنة منازلهم واهل النار
منازلهم حفظ ذلك من حفظه و
نسيه من نسيه
(بخاری شریف صہ ۴۵۳ و مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۶)

حضرت عمر سے مروی کہ ہمارے اندر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور ہمیں خبر
دی ابتدائے آفرینش سے یہاں تک
کہ اہل جنت اپنی منزلوں میں اور دوزخی
اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں۔ اسکو یاد
رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس
نے بھلا دیا

حدیث (۴) عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الله قد رفع لي الدنيا فانا انظر اليها

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ نے میرے لیے دنیا کو

والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ
(از مواہب لدنیہ ص۱۹۳ جلد ۲)

بلند کیا میں قیامت تک اسمیں جو کچھ ہونے والا ہے نظر فرما رہا ہوں۔ جیسا کہ میں اپنی اس ہتھیلی کی طرف نظر کر رہا ہوں۔

حدیث (۵) (حدیث قصر ذیب میں ہے) رجل فی النخلات بین الحرتین یخبر کم بما مضی وما ھو کائن بعد کم
(مشکوٰۃ شریف ص۵۴۱ جلد ۲)

(حدیث ذیب میں ہے کہ ان پہاڑوں کے درمیان کھجوروں میں ایک شخص ہے۔ جو تمکو گزرے ہوئے اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے اسکی خبر دیتے ہیں۔

حدیث (۶) عن حذیفۃ قال لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یکون حتی تقوم الساعۃ
(مسلم شریف ص۳۹۰ جلد ۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا جو کچھ ہوگا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

حدیث (۷) عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک فیہ شیئا الی قیام الساعۃ الا ذکرہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ
(از خصائص کبریٰ ص۱۰۸ جلد ۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ انھوں نے کہا ہمارے ایک مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور قیامت تک کسی چیز کو ہمیں نہیں چھوڑا اگر اسکو ذکر کیا اسکو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حدیث (۸) عن ابی ذر قال لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقلب طائر جناحيه في السماء الا ذكرنا منه علما رواه الطبراني

ازخصائص کبریٰ ص۱۰۱ جلد ۲)

نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ آسمان میں پر نہیں بدلتا مگر حضور نے اس کا علم ہمارے سامنے ذکر فرمایا۔

حدیث (۹) عن المغيرة بن شعبة قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فاخبرنا بما يكون في اُمته الى يوم القيمة وعاه من وعاه ونسيه من نسيه۔

(طبرانی ازخصائص کبریٰ ص۱۰۱ جلد ۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اندر قیام فرمایا تو ہمیں اپنی امت میں ... قیامت تک جو ہونے والا تھا خبر دی اسکو محفوظ کر لیا جس نے محفوظ کیا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حدیث (۱۰) عن معاذ بن جبل قال فصلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وتجوز في صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا وقال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة اني قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدر لي فنعست في صلوتي حتى استثقلت فاذا انا بربي تبارك وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز میں اختصار کیا جب سلام پھیرا بلند آواز سے فرمایا تم جس طرح ہو اسطرح اپنی جگہوں پر رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تم سے عنقریب کہونگا کہ مجھے نماز صبح سے کس چیز نے روکا میں نے رات کو قیام کیا تو وضو کیا اور جسقدر میرے مقدر تھی نماز پڑھی پھر میں نماز میں اونگھنے لگا۔ یہاں تک کہ بدن وزنی ہوگیا تو میں اپنے رب

قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت لا ادری قالہا ثلاثا قال فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتے وجدت برد انامل بین ثدیی فتجلی لی کل شیئ وعرفت

(مشکوٰۃ شریف ص۲۷)

تبارک وتعالیٰ کے حضور میں ہوں۔ وہ بہترین شان میں ہے تو اس نے فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوں اے رب فرمایا کہ ملأ اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا اسکو تین بار فرمایا حضور نے فرمایا میں نے دیکھا رب نے دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا یہانتک کہ میں نے اسکے وصول فیض کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی تو مجھے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لیا۔

حدیث (۱۱) قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ فعلمت ماکان ومایکون

(تفسیر روح البیان)

حضور صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ ڈالا گیا تو میں نے جان لیا ماکان و ما یکون کو۔

دلائل از شروح حدیث وسیر واقوال مصنّفین

(۱) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث معراج کے ذکر میں ہے:

فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض پس دانستم ہر چہ در آسمانہا وہر چہ در زمین بود عبارت

پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں تھا۔ اس کا حاصل یہ ہے

است از حصول تمائہ علوم جزدی وکلی و احاطۂ آں (از اشعۃ اللمعات کشوری ص۳۳۳ ج۱)	کہ تمام علوم جزوی وکلی پر احاطہ حاصل ہو گیا۔

(۲) اشعۃ اللمعات میں حدیث نمبر ۳ کی شرح میں ہے:

یعنی احوال مبدأ و معاد از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد (اشعہ ص۴۴۴ ج۴)	یعنی مبدأ و معاد کے حالات اوّل سے آخر تک تمام بیان کر دیئے۔

(۳) اسی میں فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ حدیث حذیفہ کی شرح میں ہے

پس خبر داد مارا بچیزیکہ پیدا شوندہ است از حوادث و وقائع و عجائب و غرائب تا روزِ قیامت (از اشعۃ اللمعات ص۵۹۰ جلد۴)	پس حضور نے ہم کو ہر اس چیز کی خبر دی جو پیدا ہونے والی تھی۔ حوادث۔ وقائع عجائب۔ غرائب اور روزِ قیامت کی۔۔

(۴) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

واطلاعہ علیہ من علم ما یکون وما کان (شرح شفا ص۳۳۲ ج۱)	اور حضور علیہ السلام کو علم ما کان وما یکون پر مطلع کر دیا۔

علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

وکذالک اخبارہ عن الغیوب وانباؤہ بما یکون وکان (از شرح شفا مصری ص۵۴۱ جلد۱)	اسی طرح آپکا غیبوں کی خبریں دینا اور ما کان وما یکون کا بتانا معجزات سے ہے:

(۶) علامہ محقق کمال بن شریف مسامرہ میں اور علامہ کمال بن ہمام اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

واخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن مغیبات ماضیۃ وعن امور مستقبلۃ فوقعت کما اخبر (از مسامرات ص۱۰۳)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گزرے ہوئے اور آنے والے غیبوں کی خبر دی تو وہ جس طرح خبر دی واقع ہوئے۔

(۷) حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

اخبر بہ من الحوادث اللتی تکون ولم تأت بعد (از شرح شفا ص۲۰۷ ج۱)

حضور نے اُن ہونے والے واقعات کی خبر دی جو اب تک نہیں ہوئے تھے۔

(۸) حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ومن معجزاتہ الباہرۃ ما جمعہ اللہ لہ من المعارف والعلوم من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین۔ (از شرح شفا ص۶۲ ج۱)

اور آپ کے روشن معجزات سے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ علوم ومعارف پر مطلع کر کے دین ودنیا کی مصلحتیں آپ کے اندر جمع فرمائیں۔

(۹) علامہ شیخ محقق مدارج النبوت میں فرماتے ہیں:

ہر کہ مطالعہ کند احوال شریف اورا از ابتدا تا انتہا وبہ بیند کہ چہ تعلیم کردہ است اورا پروردگار وافاضہ کردہ است برئے علوم واسرار، کان وما یکون (از ص۴ ج۱)

جو حضور کے حالات ابتداء سے انتہا تک کا مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ان کو ان کے رب نے جو کچھ تعلیم کیا اور افاضہ کیا وہ علوم واسرار ماکان ومایکون ہیں۔

(۱۰) یہی شیخ محقق اسی مدارج میں فرماتے ہیں:

وہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا آوان نفخ اولیٰ بروے منکشف ساختند تا ہمہ

اور جو کچھ دنیا میں ہے زمانہ آدم سے تا قیامت حضور پر منکشف ہوئے تاکہ تمام حالات

احوال را از اوّل تا آخر معلوم گردد بار ان خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔ (از مدارج ص ۱۶۵ ج ۱)	اول سے آخر تک معلوم ہو گئے۔ اور ان کے بعض حالات کی صحابہ کو خبر بھی دی۔

علوم خمس و علم قیامت

علومِ خمس سے مراد ہے ۱ علم قیامت کب ہو گی ۲ بارش کب ہو گی ۳ ماں کے پیٹ میں کیا ہے ۴ کل کیا کریگا ۵ کہاں مریگا یہ علوم مراد ہیں جو علوم غیبیہ سے ہیں۔

وھابی عقیدہ۔ جب یہ علوم غیبیہ ہیں تو اس میں ان کا وہی عقیدہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو ان پر مطلع ماننا شرک ہے۔

"کسی انبیاء، اولیاء یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں بھی یہ عقیدہ نہ رکھے (تقویۃ الایمان ص ۳۰) جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا دو پانچوں باتیں جانتے تھے یعنی غیب کی سب باتیں جانتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔ بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۳۱)

عقیدہ اہلِ سُنّت۔ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے یہ پانچوں باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادیں تو وہ خدا کی عطا سے ان پانچوں کو جانتے ہیں۔

آیت (۱) اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا	بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا ع[لم] اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جا[نتی]

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (سورۂ لقمان پارہ ۲۱)	کہ کل کیا کمائیگی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتلانے والا ہے ۔

تفسیر احمدی میں علامہ احمد جیون تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں :

ویجوز ان یعلمها من یشاء من محبیه و اولیاءه بقرینة قوله تعالیٰ ان اللّٰہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنے المخبر (تفسیر احمدی مطبوعہ دہلی ص۴۳۷ جلد ۲)	اور جائز ہے کہ اللہ انھیں جسکو چاہے تعلیم کردے اپنے محبوبوں اور اولیاء میں سے بسبب قرینہ اس کے قول کہ اللہ جاننے والا خبر دینے والا ہے بایں معنے کہ خبیر بمعنے مخبر کے ہو۔

تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں ۔

وعلم خاص الخاص من علم السر وهو علم الغیب ومن علم الغیب ما یطلع علیه الانبیاء والاولیا والملٰئکة یقوله عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول ۔ (تفسیر عرائس البیان ص۱۴۸ ج۲)	اور علم خاص علم سر ہے جو علم غیب ہی جس پر انبیاء۔ اولیاء اور فرشتوں کو مطلع کرتا ہے اپنے اس قول کی بنا پر کہ غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر پسندیدہ رسول کو۔

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے :۔

فلا مانع من کون اللّٰہ یطلع بعض عباده الصالحین علی بعض هذه المغیبات فتکون معجزة للنبی وکرامة	تو یہ ممنوع نہیں ہے کہ اللہ اپنے بعض نیک بندوں کو ان غیبوں پر مطلع کردے تو وہ نبی کے لئے معجزہ اور ولی کیلئے کرامت

لِلْوَلِیْ. (تفسیر صاوی ص۲۱۵ ج۳)

کے طور پر ہو جائے۔

آیت (۲) عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن پ۲۹ رکوع ۲)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے:۔

فلیس فی الآیة ما یدل علی نفی کرامات الاولیاء المتعلقة بالکشف ولکن اطلاع الانبیاء علی الغیب اقوی من اطلاع الاولیاء

آیت میں اولیا کی کرامتوں کی نفی پر دلالت نہیں ہے جو کشف کے طور پر ہوں لیکن غیب پر نبیوں کا مطلع کرنا اولیا کے مطلع کرنے سے زیادہ قوی ہے۔

(تفسیر صاوی ص۲۰۸ ج۴)

تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:۔

ای وقت وقوع القیامة من الغیب الذی لا یظهره الله لاحد فان قیل فاذا حملتم ذالک علی القیمة فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انه لا یظهر هذا الغیب لاحد قلنا بل یظهره عند قرب القیمة ۔

وہ غیب کہ اللہ اسکو کسی پر ظاہر نہیں کرتا وہ قیامت کے واقع ہونیکا وقت ہے اگر اعتراض کیا جائے کہ جب تم نے یہ معنے لئے تو پھر یہ کیسے فرمایا مگر پسندیدہ رسولوں کو باوجود اس کے کہ وہ اس غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا تو ہم جواب دیتے ہیں بلکہ وہ قریب قیامت کے اسکو ظاہر کریگا۔

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عن انس قال النبی بعثت انا والساعۃ کہاتین (مشکوۃ ص ۴۸۱) (از جامع صغیر ص ۱۰۵/۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت مثل ان دو متصل انگلیوں کے ہیں۔

حدیث (۲) عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرسل اللہ مطرا کانہ الطل فینبت منہ اجساد الناس۔ (از مشکوۃ ص ۴۸۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض علامات قیامت ذکر کر کے فرمایا۔ پھر اللہ ایک بارش اوس کی طرح نازل فرمائیگا جس سے لوگوں کے جسم پیدا ہوں گے۔

حدیث (۳) عن ام الفضل بنت الحارث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مشکوۃ شریف ص ۵۷۲)

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ کے انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں پرورش پائیگا تو حضرت فاطمہ سے حضرت حسین پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں پلے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا۔

حدیث (۴) عن سہل بن سعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ۔ !

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یوم خیبر لاعطین هذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ (از مشکوٰۃ شریف صـ۵۶۳)

خیبر کے دن فرمایا میں اس جھنڈے کو کل ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول کا وہ محبوب ہے۔

حدیث (۵) عن انس رضی اللہ عنہ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھاھنا وھاھنا قال فما ماط احدھم ای ماتنحی عن موضع یدہ علیہ الصلاۃ والسلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ مقام فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور وہاں اپنا دست مبارک زمین پر رکھ کر بتا دیا۔

راوی نے بتایا کہ وہ دست مبارک کی جگہ سے ہٹ نہ سکا۔

(از مواہب لدنیہ صفہ ۷۹ ج ۱)

اقوالِ سلف وخلفِ امت

(۱) **تفسیر صاوی** میں ہے۔

قال العلماء الحق انہ لم یخرج نبینا من الدنیا حتی اطلعہ علی تلک الخمس ولکنہ امر بکتمھا۔

(صـ۲۱۵ جلد ۳)

علماء نے فرمایا حق بات یہ ہے کہ ہمارے نبی دنیا سے تشریف نہیں لیگئے یہاں تک کہ انھیں ان پانچ باتوں پر مطلع کر دیا۔ لیکن ان کے چھپانے کا حکم دیا گیا۔

(۲) **علامہ ابراہیم بیجوری شرح قصیدہ بردہ** میں فرماتے ہیں۔

انه صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور (ص ۷۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لیگئے۔ مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ امور تعلیم کر دیئے۔

(۳) علامہ زرقانی **شرح مواہب** میں فرماتے ہیں۔

وقد اعلمہ اللہ تعالیٰ ماعدا مفاتح الغیب الخمسۃ وقیل حتی ھی وامرہ بکتمھا (ص ۸ ج ۱)

اللہ تعالیٰ نے حضور کو سوا پانچ غیب کے سکھا دیئے۔ اور بعض نے کہا یہاں تک کہ یہ پانچوں بھی بتا دیئے اور ان کے چھپانیکا حکم کیا۔

(۴) علامہ جلال الدین سیوطی **خصائص کبریٰ** میں فرماتے ہیں۔

انه صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم الخمس ایضا وعلم وقت الساعۃ والروح وانہ امر بکتم ذلک (ص ۱۹۵ ج ۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پانچ کا علم دیدیا گیا اور علم قیامت اور علم روح بھی اور ان کے چھپانے کا حکم فرمایا۔

(۵) یہی علامہ سیوطی **شرح الصدور** میں فرماتے ہیں۔

لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم الروح وقالت طائفہ بل علمھا واطلعہ علیھا ولم یامرہ ان یطلع علیھا امتہ وھو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ (ص ۱۳۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم سے اٹھالیے گئے اور روح کو نہیں جانتے تھے اور ایک گروہ نے کہا بلکہ اسکا علم بھی دیا اور اسپر مطلع کر دیا اور کسی کو اس پر مطلع کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اور علم روح میں علم قیامت کی طرح اختلاف علماء ہے۔

(۶) سیدی عبد العزیز دباغ **ابریز** میں فرماتے ہیں۔

وکیف یخفی امر الخمس علیه الصلاة والسلام والواحد من اهل التصرف من امته الشریفة لا یمکنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس (ابریز ص۱۶۷)

حضور علیہ السلام پر علم خمس کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے کہ آپ کی امت سے کسی اہل تصرف کو تصرف ممکن نہیں مگر ان پانچوں علموں کے جاننے کے بعد۔

(۷) علامہ شنوانی جمع النہایہ میں فرماتے ہیں۔

قد ورد ان الله تعالیٰ لم یخرج النبی صلی الله حتیٰ اطلعه علی کل شیئ

بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ہر شئ پر مطلع کر دیا۔

(۸) حافظ الحدیث احمد سیدی احمد غوث الزماں سے راوی۔

هو صلی الله علیه وسلم لا یخفی علیه شیئ من الخمس المذکورة فی الآیة الشریفة یعلمونها وهم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف سید الاولین والآخرین الذی هو سبب کل شیئ ومنه کل شیئ۔

آیۃ میں جو پانچ علم ہیں یہ انیں سے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہیں رہا۔ کہ ان کو قطب جانتے ہیں جو غوث سے کم ہیں۔ تو غوث کا کیا کہنا ہے۔ تو حضور کے لئے یہ کیسے مخفی رہیں گے کہ وہ تو ہر شئے کا سبب ہیں اور ہر شئے اُن سے ہے۔

الحاصل اس بحث علم غیب سے ظاہر ہو گیا کہ عقیدہ وہابیہ آیات و احادیث و تصریحات سلف و خلف کے خلاف ہے تو یہ عقیدہ غلط و باطل ہے اور عقیدہ اہل سنت موافق آیات و احادیث کے ہے تو یہ صحیح و حق ثابت ہوا۔ نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ علوم ما کان و ما یکون و علوم خمس و علم قیامت بھی حضور

علیہ السلام کو عطا فرما دیئے گئے اور حضور نے ان علوم کو بیان بھی فرما دیا۔ جیسا کہ احادیث مذکورہ سے ظاہر ہے۔ تو اب ان علوم پر حضور کو مطلع نہ ماننا کیسی بے ایمانی اور گمراہی وضلالت ہے۔ ہمیں چونکہ اختصار مد نظر ہے اس بناء پہ اتنے حوالجات کو کافی سمجھا گیا ورنہ کافی دلائل پیش کیئے جا سکتے تھے۔ جس کو تفصیل درکار ہو تو الکلمۃ العلیا۔ الدولۃ المکیہ۔ خالص الاعتقاد وغیر رسائل کا مطالعہ کرے۔

مسئلہ شفاعت

عقیدۂ وہابیہ:۔ اس میں یہ ہے کہ کوئی نبی۔ ولی شفاعت نہیں کر سکتا۔ جو انکو شفیع اعتقاد کرے وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ (تقویۃ الایمان صـ۸) کوئی کسی کا وکیل وحمایتی نہیں (تقویۃ صـ۹) وہاں کسی کی حمایت کی حاجت نہیں (تقویۃ صـ۳۱) (حضور فرماتے ہیں) اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔ (تقویۃ صـ۴۳) اے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے مانگ لے مجھ سے جتنا چاہو میرا مال نہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ (تقویۃ صـ۴۲) جو کسی نبی ولی سے یہ معاملہ کرے اور اسکو اپنا وکیل وسفارشی جانے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو اس کو اللہ کا بندہ ومخلوق سمجھے (تقویۃ الایمان صـ۸)

عقیدہ اہلسنت اس باب میں یہ ہے کہ شفاعت ثابت وحق ہے حضرات انبیاء واولیاء بحکم خداوندی روز قیامت شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالے اس شفاعت

کو مقبول فرمائے گا اور دوزخیوں کو رہا فرمائے گا۔ اسکے دلائل یہ ہیں ۔

دلائل از آیاتِ قرآنی

آیت (۱) عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
(سورہ بنی اسرائیل پ۱۵ رکوع ۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

آیت (۲) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (والضحیٰ پ۳۰ رکوع ۱)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمھیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے ۔

آیت (۳) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔
(سورہ نساء پ۵۔ رکوع ۶)

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اس کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ۔

آیت (۴) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (سورہ انبیاء پ۱۷ رکوع ۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لیے۔

آیت (۵) مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ (سورہ یونس پ۱۱ رکوع ۱)

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد ۔

آیت (۶) یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دیدیا ہے۔ اور

قَوْلًا ۝ (سورہ طٰہٰ پ ۱۶ رکوع ۶) — اس کی بات پسند فرمائی۔

آیت (۷) لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا ۝ (سورہ مریم پ ۱۶ رکوع ۶) — لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس اقرار کر رکھا ہے۔

آیت (۸) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (سورہ محمد پ ۲۶ رکوع ۲) — اور اے محبوب اپنے خاص اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی شفاعت کرو۔

آیت (۹) لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (سورہ توبہ پارہ ۱۱ رکوع ۵) — بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

آیت (۱۰) وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ ۝ (سورہ منافقون پ ۲۸ ع ۱۴) — اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے شفاعت کریں تو اپنے سر گھماتے ہیں۔

آیت (۱۱) وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَھِدَ بِالْحَقِّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ (سورہ زخرف پ ۲۵ ع ۷) — اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں شفاعت کا اختیار انھیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں۔

آیت (۱۲) یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی — جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ

شيئاً وّلا هم ينصرون الّا من رّحم الله انّه هو العزيز الرّحيم۔ (سورۂ دخان پ۲۵ ع۲)

کام نہ آئیگا اور نہ ان کی مدد ہوگی۔ مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ بیشک وہی عزت والا مہربان ہے۔

آیت (۱۳) وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (سورۃ الانبیاء پ۱۷ ع۲)

اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں۔

آیت (۱۴) وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سورہ سبا پ۲۲ ع۲)

اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے

آیت (۱۵) مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ (سورہ بقر پ۳ ع۲)

وہ کون ہے جو اس کے یہاں شفاعت کرے بے اسکے حکم کے (یعنی اسکی اجازت جس کو ہو وہ شفاعت کرسکتا ہے۔)

آیت (۱۶) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ (سورہ مدثر پ۲۹ ع۲)

تو انھیں شفیعوں کی شفاعت کام نہ دیگی

آیت (۱۷) فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ (شعراء پ۱۹ ع۵)

تو اب ہمارا کوئی شفیع نہیں اور نہ غمخوار دوست۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن عثمان يشفع يوم القيامة ثلاثة الانبياء ثم العلماء ثم الشّهداء

روز قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے پہلے انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

(از مشکوۃ صفحہ ۴۹۵) (رواہ ابن ماجہ از جامع صغیر صفحہ ۲۰۰ جلد ۲)

حدیث (۲) شفاعتی لاھل الکبائر من امتی (مسند احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی ابن حبان۔ مستدرک۔ ترمذی۔ بیہقی۔ از مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۴)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری شفاعت میری اُمّت کے کبیرہ گناہ کرنیوالوں کے لئے ہے۔

حدیث (۳) شفاعتی لاھل الذنوب من امتی (خطیب) (از جامع صغیر صفحہ ۳۳ ج ۲)

حضور نبی کریمؐ نے فرمایا میری شفاعت میری اُمت کے گنہگاروں کے لئے ہے۔

حدیث (۴) اشفع لامتی حتیٰ ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای یارب رضیت (طبرانی۔ بزار)

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ سے فرمائیگا کہ اے محمد کیا تم راضی ہو گئے تو میں عرض کرونگا کہ اے رب میں راضی ہو گیا

حدیث (۵) یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب امتی امتی

(از مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۸)

اللہ حضور سے بروز حشر فرمائیگا اے محمد اپنا سر تو سجدہ سے اٹھاؤ۔ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی اور مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ تو میں عرض کرونگا اے رب میری اُمت کی مغفرت کر۔ اے رب میری اُمت کی مغفرت فرما۔

حدیث (۶) قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا اله الا الله خالصا من قلبه ۔ (رواہ البخاری از مشکوٰۃ ص ۴۸۹)

بروزِ قیامت لوگوں میں میری شفاعت کے لائق وہ ہے جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خلوص قلب سے کہے۔

حدیث (۷) یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فیدخلون الجنۃ یسمون الجہنمیین (بخاری از مشکوٰۃ ص ۴۹۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت سے دوزخ سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنھیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔

حدیث (۸) عن انس قال سألت النبی صلے اللہ علیه وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبك قال اطلبنی اول ما تطلبنی علے الصراط قلت وان لم القك علے الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القك عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ هذه الثلث المواطن۔ (رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۴۹۳)

حضرت انس سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروزِ قیامت اپنی شفاعت کیلئے سوال کیا تو فرمایا میں کرنے والا ہوں تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں تو فرمایا مجھے پہلے پلصراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ اگر میں حضور کو پلصراط پر نہ پاؤں تو فرمایا کہ میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ مگر میں نے حضور کو میزان کے پاس بھی نہ پایا تو فرمایا کہ مجھے حوض کوثر پر تلاش کرنا۔ کہ میں ان تین مقاموں کے سوا نہ رہوں گا۔

حدیث (۹) عن عوف بن مالك قال

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا (رواہ الترمذی وابن ماجہ از مشکوٰۃ ص ۴۹۴)

انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے میری امت کے جنت میں نصف داخل ہونے اور شفاعت کے کرنے کے درمیان اختیار دیا تو میں نے تو شفاعت کو اختیار کیا اور وہ ہر اُس شخص کے لئے ہے جو مشرک ہو کر نہ مرا ہو۔

حدیث (۱۰) عن عبد اللہ بن ابی الجدعاء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من اُمتی اکثر من بنی تمیم (رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجہ از مشکوٰۃ ص ۴۹۴)

حضرت عبد اللہ بن جدعاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنی تمیم سے جو بڑا قبیلہ ہے زائد لوگ داخل ہونگے۔

حدیث (۱۱) عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام ومنھم من یشفع للقبیلۃ ومنھم من یشفع للعصبۃ ومنھم من یشفع للرجل حتی یدخلون الجنۃ۔ (رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۴۹۴)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعض امتی بڑی بڑی جماعتوں کی شفاعت کریں گے۔ اور بعض قبیلہ بھر کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک گروہ کی یہاں تک کہ ساری امت جنت میں داخل ہو۔

حدیث (۱۲) عن انس قال قال رسول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے

ANANTNAG

لله صلی الله علیه وسلم ان الله
عزوجل وعدنی ان یدخل الجنة
من امتی اربعمائة الف بلا حساب
فقال ابوبکر زدنا یا رسول الله قال
وهکذا فحثا بکفیه وجمعها فقال
ابوبکر زدنا یارسول الله قال وهکذا
فقال عمر دعنا یا ابابکر فقال ابوبکر
وما علیك ان یدخلنا الله کلنا الجنة
(رواه فی شرح السنة از مشکوٰة ص۴۹۴)

حدیث (۱۳) عن انس قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم یصف اهل النار
فیمر بهم الرجل من اهل الجنة فیقول
الرجل منهم یا فلان اما تعرفنی انا الذی
سقیتك شربة وقال بعضهم انا الذی
وهبت لك وضوء فیشفع له فیدخله
الجنة۔

(رواه ابن ماجه از مشکوٰه ص۴۹۴)

حدیث (۱۴) عن جابر قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم یخرج من النار

کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ عزوجل نے مجھ سے یہ وعدہ فرمالیا کہ وہ میری
امت سے چار لاکھ کو بغیر حساب کے جنت میں
داخل کریگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہماری تعداد اور
زیادہ کیجیے فرمایا اور اتنی مقدار حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے ابوبکر ہمیں
ہمارے حال پر چھوڑ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا تجھ
کیا بات ہے کہ اللہ تمام امت کو داخل کردے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ایک جنتی آدمی دوزخیوں کی صف پر گزریگا تو ان
میں سے ایک شخص کہے گا اے فلانے کیا تو مجھے
پہچانتا نہیں میں وہی ہوں کہ میں نے تجھے سیراب
کیا تھا اور بعض انکے کہیں گے کہ میں وہ ہوں کہ
میں نے تجھے وضو کا پانی دیا تھا تو وہ اس کی
شفاعت کریگا اور جنت میں داخل کرائیگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

قوم بالشفاعة کأنهم الثعارير
(از مشکوٰۃ ص۴۹۵)

دوزخ سے ایک ایسی قوم شفاعت سے نکلیگی گویا وہ تازہ کھیرے کی طرح سفید ہونگے ۔

حدیث (۱۵) اٰتی جہنم فاضرب بابها فیفتح لی فادخلها فاحمد الله بمحامد ما حمده احد قبلی مثله ولا یحمده احد بعدی مثله ثم اخرج منها من قال لا اله الا الله مخلصاً
(رواه الطبرانی)

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں دوزخ کے قریب پہنچوں گا اور اسکے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا تو وہ کھولدیا جائے گا میرے لئے تو میں اسمیں داخل ہونگا اور اللہ کی ایسی حمد بیان کروں گا جسکی مثل مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی نہ میرے بعد کسی نے کی پھر میں اس میں سے ہر اسکو نکالونگا جس نے باخلاص کلمہ طیبہ پڑھا۔

حدیث (۱۶) اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین وخطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فخر. (رواه ترمذی ابن ماجه مستدرک. احمد. از جامع صغیر ص۳۸ ج۱)

جب قیامت کا دن ہوگا میں انبیاء کا امام اور خطیب اور شفاعت کرنیوالا ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے ۔

حدیث (۱۷) انا اول الناس یشفع فی الجنة وانا اکثر الانبیاء تبعاً
(رواه مسلم از جامع صغیر ص۹ ج۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کروں گا اور میں بلحاظ متبعین کے انبیا میں سب سے بڑھ کر ہوں۔

حدیث (۱۸) اعطیت مالم یعطین

مجھے وہ عطا کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو

احد قبلی (الی قولہ) اعطیت الشفاعۃ ۔
(رواہ بخاری ۔ مسلم ۔ نسائی ۔ احمد ۔ بزار ۔ طبرانی بیہقی ۔ ابونعیم ۔ از جامع صغیر ص۳ جلد ۱)

عطا نہیں ہوا ۔ مجھے شفاعت عطا فرمادی گئی ۔

حدیث (۱۹) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیٰمۃ ۔ (رواہ بخاری ۔ مسلم ۔ احمد)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے وہ میری امت کیلئے روز قیامت شفاعت ہے ۔

حدیث (۲۰) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرت (الدعوۃ) الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم
(رواہ مسلم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیسری دعا اس روز کے لئے مؤخر کی گئی جس میں مخلوق میری طرف رغبت کریگی یہانتک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔

حدیث (۲۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ یاجبریل اذھب الی محمد وربک اعلم فاسئلہ ما یبکیک فاتاہ جبریل علیہ السلام فسالہ فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال وھو اعلم فقال اللہ یاجبریل اذھب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوئک ۔ (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا اے جبریل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے ان سے سوال کرو تمہیں کس چیز نے رلایا ۔ جبریل انکے پاس آئے اور سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی بات کی خبر دی اور وہ خوب جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل ان کے پاس جا کر کہو ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے اور غمگین نہ ہونے دیں گے ۔

حدیث (۲۲) ان الناس یصیرون یوم القیمۃ حتی امۃ یتبع نبیہا یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع حتی ینتہی الشفاعۃ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ بخاری)

روز قیامت لوگ جمع ہوں گے یہاں تک کہ ایک گروہ اپنے نبی کا اتباع کرے گا۔ اور کہیں گے اے فلاں شفاعت کر۔ اے فلاں شفاعت کر۔ یہاں تک کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔

حدیث (۲۳) اول من اشفع لہ اہل بیتی ثم الاقرب فالاقرب ثم سائر العرب ثم الاعاجم (طبرانی)

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر جو قریب تر ہوں گے پھر تمام عرب کی پھر عجمیوں کی۔

حدیث (۲۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی یوم القیامۃ حق فمن لم یومن بہا لم یکن من اہلہا (از جامع صغیر ص۳۳ جلد ۲)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بروز قیامت میری شفاعت حق ہے تو جو اس پر ایمان نہیں لایا تو وہ شفاعت کا اہل نہیں ہوگا۔

حدیث (۲۵) من کذب بالشفاعۃ فلا نصیب لہ فیہا۔ (از فتح البخاری ف ۱۹ پ ۲۷)

جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کے لئے اس میں کوئی حصہ نہیں

حدیث (۲۶) عن ابن مسعود قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکسونی ربی حلۃ فالبسہا فاقوم عن یمین العرش مقاما لا یقومہ احد یغبطنی فیہ الاولون والاخرون۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب مجھے ایک حلّہ پہنائیگا تو میں اسکو پہنوں گا اور عرش کے دہنی طرف کھڑا ہونگا کہ جہاں کوئی کھڑا نہ ہوسکے گا۔ اسمیں تمام

(از فتح الباری ص۱۹ پ ۲۹)

اولین و آخرین رشک کریں گے۔

حدیث (۲۷) عن بریدة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاشفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر وحجر ومدر۔

(مسند احمد از جامع صغیر ص ۱۱۳ ج ۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بروز قیامت زمین پر جو کچھ درخت پتھر اور ڈھیلا وغیرہ ہیں ان کی مقدار سے زائد لوگوں کی شفاعت کروں گا۔

حدیث (۲۸) عن ابن عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی رجل یقال لہ اویس بن عبد اللہ القرنی وان شفاعتہ فی اُمتی مثل ربیعة ومضر

(رواہ ابن عدی از جامع صغیر ص ۳ ج ۲)

حضرت ابن عباس سے مروی انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایک شخص اویس بن عبد اللہ قرنی ہوگا اور وہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی برابر میری اُمت کی شفاعت کریگا۔

حدیث (۲۹) عن ابن عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ لی الوسیلة فانہ لا یسألہا لی عبد فی الدُنیا الا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیامة (رواہ ابن ابی شیبہ والطبرانی از جامع صغیر ص ۲ ج ۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے وسیلہ طلب کرو کہ جو اسکو دنیا میں طلب کرے گا تو میں اس کا گواہ اور شفیع ہونگا بروز قیامت۔

حدیث (۳۰) عن عائشة قال النبی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ فی ابناء الاربعین من امتی فقال یا محمد قد غفرت لهم قلت فابناء الخمسین قال انی قد غفرت لهم قلت فابناء الستین قال قد غفرت لهم قلت فابناء السبعین قال یا محمد انی لاستحی من عبدی ان اعمر سبعین سنة یعبدنی لایشرک بی شیئاً ان اعذبه بالنار ه

(از جامع صغیر صہ ۲۴ جلد ۲)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سال کے لوگوں کے متعلق سوال کیا تو اس نے فرمایا اے محمد میں نے انکو بخشدیا میں نے عرض کیا تو پچاس برس والے فرمایا میں نے انکی مغفرت کردی میں نے عرض کیا تو ساٹھ برس والے فرمایا میں نے انکی مغفرت کی کہا میں نے ستر برس والے فرمایا اے محمد بیشک میں حیا کرتا ہوں کہ میں اسکو ستر سال کی عمر دوں اور وہ میری عبادت کرے اور شرک نہ کرے تو میں اسکو آگ کا عذاب دوں

ثبوت اجماع از کتب عقائد وغیرہ

(۱) شرح مواقف میں ہے:

المقصد التاسع فی شفاعة محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اجمع الامة ثبوت اصل الشفاعة المقبولة علیه الصلوٰة والسلام ولکن هی عندنا للکبائر من الامة فی اسقاط

نواں مقصد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بیان میں ہے امت نے اجماع کیا ہے حضور کی اصل شفاعت کے ثابت اور مقبول ہونے کا لیکن ہمارے نزدیک یہ شفاعت امت کے کبیرہ گناہ کرنے

العقاب عنهم لقوله علیہ السلام شفاعتی لاهل الکبائر من اُمتی فانه حدیث صحیح ولقوله تعالیٰ استغفر لذنبك وللمومنین والمؤمنات ای ولذنب المومنین۔

(از شرح مواقف ص۱۳)

والوں کے لئے ہے ان کے عذاب وسزا کے ساقط ہونے میں اسکی دلیل یہ حدیث ہے کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے کہ یہ صحیح حدیث ہے اور یہ آیت دلیل ہے کہ اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے شفاعت کرو۔

(۲) حضرت امام اعظم فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

وشفاعة الانبیاء علیهم الصلاة والسلام حق وشفاعة نبینا علیه الصلاة والسلام للمومنین المذنبین ولاهل الکبائر منهم المستوجبین العقاب حق ثابت

(از فقہ اکبر ص۳)

حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شفاعت حق ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گنہگار مسلمانوں اور کبیرہ گناہ والوں جو مستحق عقاب ہوں حق اور ثابت ہے

(۳) شرح عقائد میں ہے۔ الشفاعة ثابتة للرسل والاخیار فی حق اهل الکبائر بالمستفیض من الاخبار خلافا للمعتزلة وهذا مبنی علی ما سبق من جواز العفو والمغفرة بدون الشفاعة فبالشفاعة اولی ولقوله تعالیٰ فما

رسولوں اور ولیوں کی اہل کبائر کے حق میں شفاعت ثابت ہے جو احادیث سے مستفیض ہے۔ فرقہ معتزلہ اس کے مخالف ہیں اور اسکی بنا یہ ہے کہ جب عفو و مغفرت بغیر شفاعت کے جائز ہے تو شفاعت سے بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گا۔ اور یہ آیت

تنفعهم شفاعة الشافعين فان اسلوب هذا الكلام يدل على ثبوت الشفاعة في الجملة (از شرح عقائد ص ۸۸)

کہ انھیں شفاعت کرنیوالوں کی شفاعت نفع نہ دیگی تو اسکا اسلوب کلام خود دلالت کرتا ہے کہ شفاعت ثابت ہے۔

(۴) **شرح شفا** میں حضرت علی قاری فرماتے ہیں۔

الشفاعة ثابتة على ما اجمع عليه اهل السنة لقوله تعالى يومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضي له قولا ولا عبرة بمنع الخوارج وبعض المعتزلة مستدلين بقوله تعالى فما تنفعهم شفاعة الشافعين فانه مخصوص بالكافرين واما تخصيصهم احاديث الشفاعة بزيادة الدرجات في الجنة فباطل لتصريح الادلة باخراج من دخل النار من المومنين منها

(از شرح شفا مصری ص ۴۶ ج ۱)

اہلسنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ شفاعت ثابت ہے اور اسکی دلیل یہ آیت ہے اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دیگی مگر جسکو رحمن نے اذن دیا اور اسکی بات پسند فرمائی اور خارجیوں اور معتزلہ کے انکار معتبر نہیں جو اس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں کہ انھیں شفیعوں کی شفاعت نفع نہ دیگی کہ یہ آیت کافروں کیلئے خاص ہے۔ اور احادیث شفاعت سے جنت میں زیادتی درجات کیساتھ خاص کردینا تو یہ باطل ہے کہ دلائل مومنین کے دوزخ سے نکلنے پر صریح موجود ہیں۔

(۵) حضرت علی قاری **شرح فقہ اکبر** میں اس قول امام کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں

فقد ورد شفاعتي لاهل الكبائر من امتي رواه احمد وابوداؤد والترمذي

حدیث میں وارد ہوا کہ میری شفاعت کبیرہ گناہ والوں کیلئے ہے میری امت سے اسکو

وابن حبان والحاکم عن انس والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس والخطیب عن ابن عمر وعن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنھم فھو حدیث مشھور فی المبنے بل الاحادیث فی باب الشفاعۃ متواترۃ المعنے ومن الادلۃ علے تحقیق الشفاعۃ قولہ تعالی واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات ومنہ قولہ تعالیٰ فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین اذ مفھومہ انھا تنفع المومنین (از شرح فقہ اکبر ص۱۴۳)

امام احمد اور ابوداؤد اور امام ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے اور ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم نے حضرت جابر سے اور طبرانی نے ابن عباس سے اور خطیب نے ابن عمر اور کعب ابن عجرہ سے رضی اللہ عنہم اور یہ مشہور حدیث ہے مبنے میں بلکہ باب شفاعت کی احادیث متواتر المعنے ہیں اور شفاعت کی دلیلوں میں سے یہ آیت ہے واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات اور آیت فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین ہے کہ اسکا مفہوم یہ ہے کہ وہ شفاعت مومنین کو نفع دے گی۔

(۶) مسایرہ و مسامرہ میں ہے:

ویشفع الانبیاء علیھم الصلوۃ والسلام والصلحا من الشھدا وغیرھم للاحادیث الصحیحۃ الکثیرۃ المتواترۃ المعنے (از مسامرہ ص۱۰۵)

حضرات انبیاء علیہم السلام اور صالحین و شہداء وغیرہم شفاعت کریں گے کہ بہت سی احادیث صحیحہ اس کی دلیل ہیں اور جو متواتر المعنے ہیں۔

(۷) حضرت شیخ محقق تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں۔

واالشفاعة حق درخواستن رسل وانبیاء و
اولیا واخیار وعلماء وملائکہ کہ ایشاں را
در بارگاہ عزت آبروئے وراہ سخن باشد
گناہ گناہگاراں را از پروردگار تعالٰے
حق است واول کسے کہ فتح باب شفاعت
کند محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بود فردا ظاہر شود کہ اورا در درگاہ خداوندی
چہ قدر جاہ وعزت بودہ است روز روزا
دست وجاہ جاہ او۔ (پھر فرماتے ہیں)
بالجملہ روز روز محمد است وجلئے جلئے
اوست ومقام مقام او وسخن سخن او
مہمان اوست دیگراں طفیلی اند ودر قرآن
مجید خطاب میرود ولسوف یعطیک
ربک فترضیٰ تراا اے محمد اے محب من
اے محبوب من ومطلوب من اے بندہ خاص
من چنداں نعمت وہم ورحمت کنم کہ
راضی شوی از من تا ہیچ آرزو دل تو نہ....
شکند اے محمد ہمہ کس رضائے من طلبند
ومن رضائے تو خواہد گفت من راضی نہ

شفاعت حق ہے اور انبیاء ومرسلین۔ اولیاء و
صالحین۔ علماء کو بارگاہ عزت میں عزت و
وجاہت حاصل ہے اور انھیں گناہگاروں کے
گناہوں کیلئے شفاعت کا درگاہ الہی میں حق
حاصل ہے اور سب سے پہلے جو شفاعت کا دروازہ
کھولینگے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں کل بروز قیامت ظاہر ہوجائیگا کہ انکو
درگاہ الہی میں کتنی جاہ وعزت ہے کہ وہ دن
انھیں کی وجاہت کا دن ہے اور عزت انھیں
کی عزت ہے حاصل یہ ہے کہ وہ دن محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہی کا دن ہے اور مقام انھیں کا مقام
ہوگا اور بات انھیں کی چلے گی وہ اسدن مہمان
ہونگے اور سب اہل محشر طفیلی ہونگے قرآن مجید
میں وارد ہے کہ عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا
عطا فرمائیگا کہ اے محبوب تم راضی ہوجاؤگے
یعنی اے محمد اے میرے محب اے میرے محبوب
اے میرے مطلوب ای میرے خاص بندے میں
تمکو اسقدر نعمت دونگا اور رحمت دونگا کہ
تم راضی ہوجاؤگے اور میں کسی آرزو سے

شوم تا یک یک از امتِ من بنا مرزی	تمہارے دلکو شکستہ نہ ہونے دونگا اے محمد تمام
	جہان تو میری رضا طلب کرتا ہے اور میں
(از تکمیل الایمان صفحہ ۲۲۳)	تمہاری رضا چاہتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں
	کہ میں اسوقت تک راضی نہ ہونگا جب تک
	تو میرے ایک ایک امتی کی مغفرت نہ فرمائیگا

(۸) یہی حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

(انکار شفاعت بدعت وضلالت است	شفاعت کا انکار بدعت وگمراہی ہے جس
چنانچہ کہ خوارج وبعض معتزلہ براں رفتہ اند۔	کی طرف خارجی اور معتزلہ گئے ہیں۔

(از اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۰۱ ج ۴)

الحاصل کثیر آیات واحادیث اور اجماع سے ثابت ہو گیا کہ عقیدہ اہل سنت صحیح و حق دربارہ شفاعت ہے اور عقیدہ وہابیہ آیات واحادیث اور اجماع سب کے خلاف ہے اور شفاعت کا انکار خوارج ومعتزلہ کا مذہب ہے جو بدعت اور گمراہی وضلالت ہے۔ اس مسئلہ میں اسقدر دلائل بہت کافی ہیں۔ انھیں سے منصف ہر دو عقائد میں فیصلہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ تصرف

عقیدہ وہابیہ اس میں یہ ہے کہ صرف اللہ تعالے تصرف کرتا ہے اور اللہ نے کسی نبی ولی کو تصرف کی طاقت نہیں دی۔ اور جو ان کو اللہ کی دی ہوئی طاقت سے تصرف مانے وہ مشرک ہے۔ دیکھو یہ ان کی عبارات ہیں:۔

یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیا۔ پیر و شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک فی التصرف کہتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۱۱)

پھر خواہ یہ سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

ان سب باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں **عاجز** اور **بے اختیار** (تقویۃ الایمان ص۲۹)

ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی (تقویۃ الایمان ص۶)

اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (تقویۃ الایمان ص۸)

اور وہ ایک ایک میں آپ ہی تصرف کرتا ہے۔ کسی کو کسی کے قابو میں نہیں دیتا۔ (تقویۃ الایمان ص۹)

جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اور آپنا وکیل سمجھ کر اسکو مانے سو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے (تقویۃ الایمان ص۳۲)

نفع اور نقصان کی امید رکھنی اسی سے چاہیئے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۴۴)

عَقِیدَۂ اَہلِسُنَّت:۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بالذات تصرف کرتا ہے اور حضرات انبیاء اولیا کو اللہ تعالیٰ تصرف کی قدرت دیتا ہے تو وہ اس خداداد قدرت سے بعض

کرتے ہیں نفع اور فائدہ پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے دلائل دیکھئے:

دلائل از آیات

آیت (۱) اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا (سورہ کہف پ۱۶ ع۱۱)

بیشک ہم نے ذوالقرنین کو زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا۔

آیت (۲) وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ (سورہ انبیاء پ۱۷ ع۶)

اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے۔

آیت (۳) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ۔

(سورہ سبا پ۲۲ رکوع ۷)

اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو اور ہم نے اسکے لیئے لوہا نرم کیا۔

آیت (۴) وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ (سورہ مائدہ۔ پ۷ ع۵)

اور جب مٹی سے پرند کیسی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اسمیں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی۔ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو لیکر میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔

آیت (۴) وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا

اور سلیمان کیلئے تیز ہوا مسخر کردی کہ اسکے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جسمیں ہمنے

فیہا وکنا بکل شیئ عالمین۔
(انبیاء۔ پ ۱۷۔ ع۶)

برکت رکھی اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے

آیت (۶) قال رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب والشیاطین کل بناء وغواص واخرین مقرنین فی الاصفاد
(ص پ ۲۳ ع۳)

عرض کی اے میرے رب مجھے بخشدے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی ہے بڑے دین والا تو ہم نے ہوا اسکے بس میں کردی کہ اسکے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کردیئے ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے۔

آیت (۷) قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم (سورہ سجدہ پ ۲۱ ع۱)

تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔

آیت (۸) فالمدبرات امرا
(سورہ نازعات پ ۳۰ ع۱)

پس کام کی تدبیر کرنے والوں فرشتوں کی قسم۔

آیت (۹) انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحیی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لایۃ لکم

(عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) کہ میں تمہارے لئے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اسمیں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہوجاتی ہے اللہ کے حکم سے اور تمھیں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمھیں بتاتا

ان کنتم مومنین ہ

(سورۂ آل عمران پ۳ ع۵)

جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

آیت (۱۰) وما نقموا الا ان اغنٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ۔

(سورۂ توبہ پ۱۰ ع۱۱)

اور انہیں کیا برا لگا۔ یہی نہ کہ اللہ و رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

آیت (۱۱) اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ

(سورہ احزاب۔ پ۲۲ ع۲)

اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی۔ اور تم نے اسے نعمت دی۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض ہ (از بخاری مجتبائی ص۵۰۰ ج۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں۔

حدیث (۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت بجوامع الکلم و نصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی اُتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ہ (از مشکوٰۃ ص۵۱۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جوامع کلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دیدی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھدی گئیں۔

حدیث (۳) عن علی اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت احمد وجعل لی التراب طھورا وجعلت اُمتی خیر الاُمم

(مسند از جامع صغیر صہ ۳ ج ۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی مجھے وہ عطا کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔ مجھے زمین کی کنجیاں عطا کیگئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے مٹی کو پاک کرنے والا کیا گیا۔ اور میری اُمت بہترین امم بنائی گئی۔

حدیث (۴) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتیت بمقالید الدنیا علےٰ فرس ابلق جاءنی بہ جبرئیل علیہ قطیفۃ من سندس

(مسند احمد از جامع صغیر صہ ج ۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر سوار کرکے دیگئیں اس کو جبرئیل میرے پاس لائے جس پر ریشمی سندس کی چادر تھی۔

حدیث (۵) عن ابن عمر قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالےٰ عبادا اختصھم بحوائج الناس یفزع الناس الیھم فی حوائجھم۔

(طبرانی از جامع صغیر صہ ۹۹ ج ۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ بیشک اللہ تعالےٰ کے کچھ بندے ہیں جنھیں لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کیلئے خاص کر دیا گیا ہے کہ لوگ ان کی طرف اپنی حاجتوں میں فریاد کرتے ہیں۔

حدیث (۶) عن ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت مفاتیح کل شیئ۔ (طبرانی از جامع صغیر صہ ۹۲ ج ۱)

انھیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز کی کنجیاں دیدی گئیں۔

حدیث (۷) عن ابن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام

(مسند احمد نسائی از جامع صغیر ص ۸۷ ج ۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین کی سیر کرتے ہیں مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں

حدیث (۸) عن عمار بن یاسر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطاہ سمع العباد فلیس من احد یصلی علی الا ابلغنیہا ۔

(طبرانی از جامع صغیر ص ۱ ج ۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو جو کوئی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اُسے مجھکو پہنچا دیتا ہے۔

حدیث (۹) عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذھب

رواہ فی شرح السنۃ (از مشکوٰۃ ص ۵۲۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔

حدیث (۱۰) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطیت الکنزین الاحمر والابیض ۔

(از مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دو خزانے سرخ و سفید عطا کر دیئے گئے۔

از اقوالِ سلف وخلف

(۱) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

اوتیت مفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ای فی تصرفی وتصرف امتی (از شرح شفا مصری ص۲۱۸ ج۱)

یعنی حضور نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں پھر میرے ہاتھ میں رکھدی گئیں یعنی میرے تصرف اور میری امت کے تصرف میں کردی گئیں۔

(۲) حضرت شیخ محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

از آں جملہ آنست کہ دادہ شدہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن وسپردہ شد بوی وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس وروم ہمہ بدست صحابہ افتاد وباطنش آنکہ مراد خزائن اجناس عالم است کہ رزق ہمہ درکف اقتدار وے سپرد وقوت تربیت ظاہر وباطن ہمہ بوے داد چنانکہ مفاتیح غیب در دست علم الٰہی ونمیداند آنرا اگر وے مفاتیح خزائن رزق وقسمت آں در دست ایں سید کریم نہادند۔

حضور کے خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپکو خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں اسکا ظاہر تو یہ ہے کہ روم وفارس کے سلاطین کے خزانے صحابہ کے قبضہ میں آئے اور باطن یہ ہے کہ عالم کی جنسوں کے خزانے مراد ہیں کہ سب کا رزق آپکے دست اقتدار میں دیدیا گیا اور ظاہر وباطن کی تربیت سب آپکو دیدی گئی جیسے غیب کی کنجیاں علم الٰہی میں ہیں انکو سوا اسکے کوئی نہیں جانتا رزق کے خزانوں کی کنجیاں اور ان کو تقسیم کرنا اس سید انبیاء کے قبضہ میں رکھا۔

(از مدارج النبوۃ صـ۱۳۹ ج۱)

(۳) اسی مدارج میں ہے :-

وشارع را میرسد کہ تخصیص کند ہر کہ را خواہد بہرچہ خواہد (از مدارج صـ۱۵۷ ج۱)
شارع علیہ السلام کو یہ حق حاصل ہے کہ و… جسکو چاہیں خاص کر دیں۔

(۴) علامہ ابن حجر مکی فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں :

ومن نفعھم (ای الاولیاء) للخلق ان برکتھم تغیث العباد ویدفع بھا لفساد والا نفسدت الارض
اولیا کے مخلوق کو نفع پہنچانے سے یہ بھی… کہ ان کی برکت سے لوگوں پر بارش ہوتی… اور فساد دفع ہوتا ہے ورنہ زمین فاسد ہو جا…

(از فتاوی حدیثیہ صـ۲۲۱)

(۵) عارف باللہ علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں :

فمن زعم ان النبی کاحد الناس لایملک شیئاً اصلاً ولا منفعۃ بہ لا ظاھرا ولا باطنا فھو کافر خاسر الدنیا والاخرۃ
(از صاوی صـ۱۵۸ ج۱)
پس جس نے گمان کیا کہ نبی اور لوگوں کی ب… ہیں کسی چیز کے مالک نہیں نہ ان سے نفع پہ… ہے نہ ظاہر طور پر نہ باطن طور پر تو وہ کاف… اور اسکی دنیا و آخرت برباد ہے۔

الحاصل یہ آیات واحادیث واقوال عقیدہ اہلسنت کے موافق ہیں اور عقی… وہابیہ اس سب کے خلاف ہے اور تصرف کی قدرت اللہ تعالے نے حضرات انبی… اولیاء کو عطا فرمائی۔ اور وہ اُس قدرت سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور جو ان کو ا… طاقت نہ مانے اور ان سے نفع نہ سمجھے تو وہ بحکم علامہ صاوی کافر ہے۔

مسئلہ توسّل

عقیدۂ وہابیّہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر
کو وسیلہ اور سفارشی سمجھے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے۔

اللہ صاحب کو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح
مغرور نہیں کہ کوئی رعایتی بہتیرا ہی التجا کرے اس کی طرف مارے غرور کے خیال
نہیں کرتے اس لئے رعایتی لوگ اور امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ
ڈھونڈھتے ہیں تاکہ انھیں کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے
اس کو کسی کی وکالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اسکو یاد رکھتا
ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے (تقویۃ الایمان ص ۳۶)

یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی
نہ نقصان کر دینے کی، اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے
پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی (تقویۃ الایمان ص ۶)

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور
وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸)

عقیدہ اہلسنّت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء درگاہ الٰہی میں وسیلہ
ہیں۔ اور ان کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ اسکے دلائل ملاحظہ ہوں۔

از آیات

(۱) آیت۔ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اور خدا کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

(سورۂ مائدہ پ ۶ ع ۶)

آیت (۲) وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا۔ (سورۂ بقرہ پ ۱ ع ۱۱)

اور وہ اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے

آیت (۳) ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (سورہ نساء پ ۵ ع ۶)

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول انکی سفارش فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون۔

(از بخاری شریف ص ۱۳۷ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں اسطرح دعا کی کہ اے اللہ ہم تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے تو ہمیں سیراب کرتا اور ہم تیری طرف اپنے نبی کے چچا حضرت عباس کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کردے کہا راوی نے تو وہ سیراب کردیئے گئے

حدیث (۲) عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک مرد کمزور بینائی کا نبی صلی اللہ علیہ

علیه وسلم وقال ادع الله ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لك قال فادعه قال فامره ان یتوضاء فیحسن وضوئه ویدعو بهذا الدعا اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة انی توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی۔

(از ترمذی شریف ص۵۱۵ ج۲)

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ مجھے اس مجبوری سے عافیت دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے عرض کیا کہ حضور دعا کر دیں راوی نے کہا کہ حضور نے اسکو وضو کرنے کا حکم دیا کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا کرے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمہ محمد کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے نبی میں تمہارے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو جائے۔

حدیث (۳) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اقترف آدم الخطیئة قال یا رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی فقال الله یا آدم وکیف عرفت محمد اولم اخلقه قال لانك یا رب لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام خطا سے ملوث ہوئے تو انھوں نے عرض کی اے رب میں تجھ سے بوسیلہ محمد کے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے اللہ تعالے نے فرمایا اے آدم تونے محمد کو کیسے پہچانا کہ میں نے انھیں پیدا بھی نہیں کیا ہے

راسی و رأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ فعلمت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللّٰہ تعالیٰ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی واذا سألتنی بحقہ قد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک

(بیہقی۔ حاکم۔ از مواہب لدنیہ صد۱۲ جلد ۱)

عرض کیا کہ اے رب جب تونے مجھے پیدا کیا اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی۔ تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب مخلوق کا نام ملایا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا وہ میری نزدیک مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہیں جب تو نے ان کے توسل سے سوال کیا ہے تو میں نے تیری مغفرت کردی اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔

حدیث ۴۔ عن عبد اللّٰہ قال سمعت ابن عمر یتمثل بشعر ابی طالب۔

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل وقال عمر بن حمزۃ حدثنا سالم عن ابیہ وربما ذکرت قول الشاعر وانا انظر الی وجہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یستسقی فما ینزل حتے یجیش کل میزاب۔ از بخاری شریف صد۱۳۷ ب

حضرت عبد اللّٰہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر سے ابو طالب کا یہ شعر سنا:۔ اور قسم ہے اس گورے چہرہ کی جسکے وسیلے سے بادل سے سیرابی طلب کیجاتی ہے جو یتیموں کا ماویٰ اور خاکساروں کی پناہ ہے۔ عمر بن حمزہ نے کہا کہ ہم سے سالم نے حدیث بیان کی کہ بسا اوقات میں شاعر کا یہ ذکر کرتا اور نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے چہرہ

کی طرف نظر کر کے سیرابی طلب کیجاتی تو بارش ہونے لگتی یہانتک کہ ہر پرنالہ بہنے لگتا

(از بخاری شریف ص۱۳۷ ج۱)

حدیث (۵) عن انس بن مالك انه قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ هلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا اللہ فمطرنا من الجمعه الی الجمعه فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ تهدمت البیوت وتقطعت السبل وهلکت المواشی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اللهم علی ظهور الجبال والآکام وبطون الاودیة ومنابت الشجر فانجابت عن المدینة انجیاب الثوب.

(از بخاری ص۱۳۹ جلد۱ ج۱)

حضرت انس بن مالک سے مروی انھوں نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ جانور ہلاک ہونے لگے اور راستے بند ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے تو حضور نے اللہ سے دعا کی تو جمعہ سے جمعہ تک ایک ہفتہ برابر بارش ہوئی تو وہی شخص پھر خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مکانات گرنے لگے اور راستے بند ہو گئے اور جانور مرنے لگے تو ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں کی چوٹیوں پر برسا۔ اور وادیوں اور باغوں میں بارش کر تو وہ ابر شہر مدینہ سے ہٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

حدیث (۶) عن سعد هل تنصرون الا بضعفائکم بدعوتهم واخلاصهم.

(از جامع صغیر ص۱۴۳ جلد۲)

حضرت سعد سے مروی کہ تم نہیں مدد کئے جاتے مگر بوسیلہ اپنے کمزوروں کے ان کی دعا واخلاص کی بنا پر۔

حدیث (۷) عن محمد بن حرب
الهلالی قال اتیت قبر النبی صلے اللّٰہ
علیہ وسلم فزرتہ وجلست بحذائہ
فجاء اعرابی فزارہ ثم قال یا خیر الرسل
ان اللّٰہ انزل علیک کتابا صادقا قال
فیہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک
فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لہم الرسول
لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما. وقد جئتک
مستغفرا من ذنبی مستشفعا بک
الی ربی وانشاء یقول یا خیر من
دفنت بالقاع اعظمہ فطاب من
طیبہن القاع والاکم نفسی الفداء
لقبر انت ساکنہ + فیہ العفاف و
فیہ الجود والکرم
ووقف اعرابی علی قبرہ الشریف وقال
اللہم انک امرت بعتق العبید وھذا
حبیبک وانا عبدک فاعتقنی من النار
علی قبر حبیبک فہتف ھاتف بی
یا ھذا اتسأل العتق لک وحدک ھلا

محمد بن حرب سے مروی انھوں نے کہا کہ
میں نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوا
اور بیٹھ گیا۔ تو ایک اعرابی بدوی آیا۔ اور اس
نے عرض کیا اے بہترین مرسلین اللّٰہ نے تم پر
سچی کتاب نازل فرمائی اور اسمیں یہ فرمایا اگر
وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر تمہارے حضور
حاضر ہوں اور اللّٰہ سے معافی چاہیں۔ اور
رسول ان کے لئے سفارش کرے تو اللّٰہ کو بہت
ضرور بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے
تو میں آپکے حضور اپنے گناہ سے مغفرت طلب
کرنیکے لئے حاضر ہوا ہوں اور اپنے رب کی طرف
آپکے وسیلے سے سفارش چاہتا ہوں۔ اور اس نے
یہ شعر پڑھا:۔ اے بہتر ان سب کے جو زیر زمین
مدفون ہوں تو انکی خوشبو سے گورستان معطر
ہو گئے میری جان اس قبر پر قربان جسمیں آپ ہیں۔
اسمیں ہی جود وعفاف اور کرم اے جان پاک۔
پھر وہ اعرابی قبر شریف کے نزدیک کھڑا رہا اور اس
نے کہا اے اللّٰہ تو نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا
ہے اور یہ تیرے حبیب ہیں اور میں تیرا بندہ

سألت جمیع الخلق اذھب فقد اعتقناك ومن النار۔

(ابن نجار ابن عساکر از مواہب صفحہ ۳۰۸ جلد ۲)

ہوں تو مجھے دوزخ سے آزاد کرا اپنے حبیب کے مزار ہی پر تو مجھے ایک ہاتف نے آواز دی اے شخص تو آزادی مانگتا ہے فقط ایک اپنی تو نے تمام تمام مخلوق کیلئے کیوں نہیں سوال کیا جا؟ ہم نے تجھے آزاد کر دیا دوزخ سے۔

دلائل از اجماع واقوال سلف وخلف

(۱) علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں۔

فالانبیاء وسائط لامھم فی کل شئ وواسطتھم رسول اللہ

(از تفسیر صاوی مصری ص۱۰۱ ج۱)

حضرات انبیاء اپنی امتوں کیلئے وسائط اور وسیلے ہیں ہر شئی میں اور ان کا واسطہ اور وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) اسی میں ہے۔

فھو الواسطۃ لکل واسطۃ حتی آدم۔

(از صاوی ص۲۲ ج۱)

حضور علیہ السلام ہر واسطہ کا واسطہ ہیں یہاں تک آدم علیہ السلام کے۔

(۳) شیخ الاسلام علامہ سمہودی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں۔

مازال الناس یتبرکون بقبور العلماء والشہداء والصالحین وکان الناس یحملون تراب قبر سیدنا حمزہ بن عبد المطلب فی القدیم من الزمان

ہمیشہ سے لوگ علماء اور شہداء صالحین کی قبروں سے تبرک حاصل کرتے رہے اور سیدنا حمزہ بن مطلب کی قبر کی مٹی پہلے زمانہ سے اٹھاتے رہے۔

(از وفاء الوفاء صـ۲۰۴ ج۱)

(۴) یہی علامہ اسی میں فرماتے ہیں۔

ان الاستغاثۃ والتشفع بالنبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبجاہٖ وبرکتہ الی ربہ تعالٰی من فعل الانبیاء والمرسلین وسیر السلف الصالحین واقع فی کل حال قبل خلقہ وبعد خلقہ فی حیاۃ الدنیویۃ ومدۃ البرزخ وعرصات القیامۃ

(وفاء الوفاء صـ۴۱۹ ج۲)

حضور نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فریاد طلب کرنا اور سفارش کرنا انکے وسیلے اور برکت سے درگاہ الٰہی میں حضرات انبیاء و مرسلین اور سلف صالحین کے فعل اور عادت سے ثابت ہے اور ہر حال میں قبل وجود پاک اور بعد وجود شریف زمانہ حیات اور بعد وفات واقع ہے۔ اور عرصہ قیامت میں ہوگا۔

(۵) شیخ الاسلام صاحب سیرۃ النبی علامہ احمد بن دحلان الدرر السنیہ میں فرماتے ہیں

التوسل مجمع علیہ عند اھل السنۃ

(از الدرر السنیہ مصری صـ۱)

اہل سنت کا توسل پر اجماع ثابت ہو چکا ہے۔

(۶) شیخ محقق دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں:۔

وتوسل واستمداد بدیں حضرت منقبت قباب صلے اللہ علیہ وسلم زیارت حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم باجماع علماء دین قولاً وفعلاً از افضل سنن وموکد مستحبات است۔

(از جذب القلوب صـ۱۲۹)

وسیلہ چاہنا اور مدد طلب کرنا حضور سید مرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے باجماع علماء دین قولاً اور فعلاً افضل سنت اور موکد مستحب ہے۔

(۷) یہی شیخ اسی میں فرماتے ہیں۔

توسل بولے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم موجب تقضائے حاجت وسبب نجاح مرامہاست	حضور علیہ السلام سے توسل، حاجت پوری ہونے کا سبب اور مراد حاصل ہو جانے کا موجب ہے۔
از جذب القلوب ۱۵۸	

الحاصل عقیدۂ اہل سنت ان کثیر آیات واحادیث واقوال کے موافق ہے اور عقیدۂ وہابیہ ان سب کے خلاف ہے اور اسلام کے ہر سہ دلائل قرآن وحدیث اور اجماع سب ہی کے مخالف ہے۔ تو اس کے غلط و باطل ہونے کیلئے یہی بات بہت کافی ہے

مسئلہ ندا

عقیدۂ وہابیہ یہ ہے کہ کسی غیر خدا نبی ولی تک کو یا کہکر پکارنا شرک ہے۔ چنانچہ تقویۃ الایمان میں ہے:۔ کسی انبیاء اور اولیاء کی پیر و شہید کی بھوت وپری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اسکی منتیں مانے اور اسکو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے (تقویۃ الایمان ص ۱۱)

وظیفہ یا شیخ عبد القادر کا بندہ اچھا نہیں جانتا اگرچہ شرک نہیں لیکن مشابہ شرک ہے (فتاوے رشیدیہ ص ۹ ۳۰ جلد ۱)

یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاوی رشیدیہ ص ۳ ج ۲)

عقیدہ اہلسنت یہ ہے کہ ندائے غیر اللہ صحیح وجائز ہے اور اس پر امت

کا عمل ہے اور اس کو شرک کہنا غلط ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) یَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ (سورہ بقر پارہ ۱ ع ۴)
اے آدم بتا دے انھیں سب اشیاء کے نام۔

آیت (۲) یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ (سورہ بقر پ ۱ ع ۴)
اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو۔

آیت (۳) یَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَيْكَ (ہود۔ پ ۱۲ ع ۴)
اے نوح کشتی سے اُتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ۔

آیت (۴) یَا مُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (قصص پ ۲۰ ع ۳)
اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہانوں کا۔

آیت (۵) یَا اِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (ہود۔ پ ۱۲ ع ۷)
اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔

آیت (۶) یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ (آل عمران۔ پ ۳ ع ۶)
اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچا دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔

آیت (۷) یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ (مائدہ۔ پ ۶ ع ۱۴)
اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا انہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

آیت (۸) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
اے نبی ہم نے تمہیں گواہ بنا کر بھیجا۔

آیت (۹) یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی
اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی

ابراھیم۔ (انبیاء۔ پ۱۷ ع۵) | ابراہیم پر۔

آیت (۱۰) یٰاَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَكِ (ھود پ۱۲ ع۴) | اے زمین اپنا پانی نگل لے۔

آیت (۱۱) یٰسَمَاءُ اَقْلِعِیْ (ھود پ۱۲ ع۴) | اے آسمان تھم جا۔

آیت (۱۲) یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ۔ (سبا۔ پ۲۲ ع۶) | اے پہاڑ اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کر اور اے پرندو۔

آیت (۱۳) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (بقرہ۔ پ۲ ع۳) | اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو

آیت (۱۴) یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ (سورۂ حج۔ پ۱۷ ع۱) | اے لوگو اپنے رب سے ڈرو۔ بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) یا ابابکر ان اللہ سماك والصدیق (رواہ الدیلمی مسند فردوس از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ جلد۲) | اے ابوبکر اللہ نے تیرا نام صدیق رکھا ہے۔

حدیث (۲) یا ابابکر انت عتیق اللہ من النار (رواہ الحاکم فی المستدرک از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲) | اے ابوبکر تو دوزخ سے آزاد شدہ ہے۔

حدیث (۳) یا ابابکر علیك بصدق الحدیث (مسند فردوس از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲) | اے ابوبکر تو سچ کو لازم پکڑ۔

حدیث (۴) یا ابابکر ماظنک باثنین اللہ ثالثھما۔ (رواہ الشیخین از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲) — اے ابوبکر تیرا کیا خیال ہے ان دو کیساتھ جن کا تیسرا اللہ ہے۔

حدیث (۵) یا ابابکر ھذا جبریل یقرئک من اللہ السلام (رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲) — اے ابوبکر یہ جبریل ہیں۔ تجھے اللہ کی طرف سے سلام کہتے ہیں۔

حدیث (۶) یا اباالدرداء لا تخص لیلۃ الجمعۃ بقیام۔ (رواہ احمد فی مسندہ از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲) — اے ابوالدرداء شب جمعہ کو قیام اللیل کے ساتھ خاص مت کر۔

حدیث (۷) یا اباددوس ایاک و مشاورۃ النساء (رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲) — اے ابودوس تو اپنے آپ کو عورتوں کے مشورہ سے بچا۔

حدیث (۸) یا اباذر انہ لا یضر من الدنیا ما کان للاخرۃ۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲) — اے ابوذر بات یہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز آخرت کے لیئے مضر نہ ہو۔

حدیث (۹) یا اباذر جدد السفینۃ فان البحر عمیق (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲) — اے ابوذر کشتی نئی تیار کر کہ دریا بہت گہرا ہے۔

حدیث (۱۰) یا اباذر صل الصلاۃ — اے ابوذر نماز اس کے وقت پر ادا کر

لوقتها۔ (رواہ احمد فی مسندہ۔ از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲)

حدیث (۱۱) یا ابا رافع اقتل کل کلب بالمدینۃ (رواہ احمد از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲)
اے ابو رافع مدینہ کے ہر کتّے کو قتل کردے۔

حدیث (۱۲) یا ابا سعید لا یاکل طعامك الا تقی۔ (رواہ حاکم الترمذی فی النوادر از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲)
اے ابو سعید تیرے کھانے کو متقی ہی کھائے۔

حدیث (۱۳) یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔ (رواہ الطبرانی واحمد از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲)
اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر پرندا۔

حدیث (۱۴) یا ابا فاطمۃ ان اردت تلقانی فاکثر السجود۔ (رواہ احمد فی مسندہ از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲)
اے ابو فاطمہ اگر تو مجھ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے تو سجدے بکثرت کر۔

حدیث (۱۵) یا ابا ھریرۃ اذا توضات فقل بسم اللہ (رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲)
اے ابو ہریرہ جب تو وضو کرے تو بسم اللہ پڑھ۔

حدیث (۱۶) یا ابا ھریرۃ جدد الاسلام تکثر من الشھادۃ۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج۲)
اے ابو ہریرہ کلمہ شہادت بکثرت پڑھ اور تجدید اسلام کیا کر۔

حدیث (۱۷) یا اخی یا عمر لا تنسنا من دعائك ۔ (رواہ احمد فی مسندہ ۔ از کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲)

اے بھائی اے عمر تو ہمیں اپنی دُعا سے نہ بھُلانا ۔

حدیث (۱۸) یا ابن عباس اذا قرأت فرتل ۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲)

اے ابن عباس جب تو قرأت کرے تو ترتیل کرنا ۔

حدیث (۱۹) یا سعد ارم فداك ابی و امی (رواہ البخاری ۔ از کنوز الحقائق ص ۲۰۵ ج ۲)

اے سعد تیر اندازی کر ۔ تجھ پر میرے باپ ماں فدا ہوں ۔

حدیث (۲۰) یا عائشہ اعطی ولا تحصی فیحصی اللہ علیك (رواہ احمد فی مسندہ از کنوز الحقائق ص ۲۰۵ ج ۲

اے عائشہ دے اور شمار نہ کر ۔ کہ اللہ شمار نہ کرے گا تجھ پر ۔

حدیث (۲۱) عن عثمان بن حنیف ان اعمی قال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یکشف لی عن بصری قال انطلق فتوضأ ثم صل رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلك واتوجہ الیك بنبی محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بك الی ربك ان یکشف لی عن بصری

حضرت عثمان بن حنیف سے مروی ہے کہ بیشک ایک نابینا نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ میری آنکھ کو بینا کردے فرمایا جا کر وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور بوسیلہ محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ میں تمہارے رب کی طرف

(از شرح شفا ص۶۵۳ ج ۱)

آپکے وسیلہ سے متوجہ ہوکر یہ چاہتا ہوں کہ میری آنکھیں کھل جائیں۔

حدیث (۲۲) عن عبد اللہ بن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن (وفی التشہد السلام علیک ایہا النبی (از مشکوٰۃ ص۸۵)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور تشہد میں یہ ہے کہ سلام ہو تم پر اے نبی۔

از اقوال سلف وخلف

(۱) روی ابو حنیفۃ فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال من السنۃ ان تاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل القبلۃ وتجعل ظہرک الی القبلۃ وتستقبل القبر بوجہک ثم تقول السلام علیک ایہا النبی الکریم (از وفاء الوفا ص۴۲۴ ج ۲)

امام اعظم نے اپنے مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا سنت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو قبلہ کی طرف سے اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کرے اور قبر شریف کی طرف منہ کرے پھر کہے سلام ہو تم پر اے نبی کریم۔

(۲) قصیدہ امام اعظم میں ہے:

یا سید السادات جئتک قاصدا
ارجو رضاک واحتمی بحماک

اے سرداروں کے سردار میں آپ کے پاس یہ قصد کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں آپکی رضا

واللہ یا خیر الخلق ان لی قلبا مشتوقا لا یروم سواک

کا طالب ہوں اور آپکی حمایت کو تلاش کرتا ہوں خدا کی قسم اے بہترین خلق میری پاس شوقین قلب ہی جو آپ کے سوا کسی کا ارادہ نہیں کرتا۔

(۳) نظم مقدسی میں ہے

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ فطاب من طیبھن القاع والاکم

(از شفاء السقام ص۴۶)

اے بہتر ان کے جو زمین میں مدفون ہوئے تو ان کی خوشبو سے گورستان کی خاک معطر ہو جائے۔

(۴) مراقی الفلاح میں بوقت حاضری روضۂ طاہرہ یہ الفاظ سلام تعلیم کئے۔

السلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا نبی الرحمۃ السلام علیک یا شفیع الامۃ السلام علیک یا سید المرسلین

تم پر سلام ہو اے میرے سردار یا رسول اللہ۔ تم پر سلام ہو یا نبی اللہ۔ تم پر سلام ہو یا حبیب اللہ تم پر سلام ہو اے نبی رحمت۔ تم پر سلام ہو اے شفیع امت تم پر سلام ہو اے رسولوں کے سردار۔

(از مراقی الفلاح ص۴۲۲)

(۵) فتاوی علمگیری میں ہے

السلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان یستشفع بک الی ربک فاشفع لہ ولجمیع المسلمین۔

(از علمگیری ص۱۳۶ ج۱)

تم پر سلام ہو یا رسول اللہ فلاں بن فلاں کی طرف سے وہ آپکی رب کی طرف آپ کے وسیلہ سے سفارش چاہتا ہے تو اسکے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے سفارش کیجئے۔

(۶) علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار فتاویٰ خیریہ میں لکھتے ہیں۔

یاشیخ عبد القادر فھو نداء واذا اضیف الیہ شیئ للہ فھو طلب شیئ اکراما للہ فما الموجب لحرمۃ	اے شیخ عبد القادر تو یہ نداء ہے اور جب اسکے ساتھ شیئاً للہ اور ملا دیا جائے تو یہ کسی شیئ کا طلب کرنا ہے اللہ کے اکرام کیلئے لہذا اسکے حرام ہونیکا کیا سبب ہے
(از فتاویٰ خیریہ مصری ص ۱۸۲ ج ۲)	

(۷) علامہ سمہودی وفاء الوفا میں زائر مدینہ کیلئے یہ الفاظ تعلیم کرتے ہیں:

یقول نحن وفدك یا رسول اللہ وزوارك جئناك لقضاء حقك والتبرك بزیارتك والاستشفاء بك الی ربك۔	بوقت زیارت کہے یا رسول اللہ ہم آپکے پاس وفد ہو کر حاضر ہوئے اور زیارت کرنے والے اور ہم آپکی خدمتمیں آپکا حق ادا کرنے کیلئے آئے ہیں اور آپکی زیارت سے تبرک حاصل کرنیکے لئے اور آپکے رب کی طرف آپکو وسیلہ بنا کر سفارش چاہنے حاضر ہوئے ہیں
(از وفاء الوفاء ص ۴۳۹ ج ۲)	

(۸) حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں:

ترحم یا نبی اللہ ترحم	اے نبی اللہ رحم کیجئے رحم کیجئے۔

(۹) حضرت شمس الدین تبریزی فرماتے ہیں:

یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی	یارسول اللہ آپ ہی اپنے خالق کے خاص حبیب ہیں آپ خدائے پاک کے برگزیدہ بیمثل ہیں۔

(۱۰) حضرت شیخ محقق اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں۔

خرابم در غم ہجر جمالت یا رسول اللہ
جمالِ خود نما رحمے بجانِ زار شیدا کن
بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما
بلطف خود سر و سامان جمع بے سر و پا کن
(از اخبار الاخیار صـ۳۲۳)

یا رسول اللہ آپکے جمال کے غم ہجر میں میں برباد ہوگیا۔ اپنا جمال دکھایئے اس جانِ زار پر رحم کیجئے بہر صورت یا رسول اللہ کرم کیجئے اس بے سر و سامان پر اپنا لطف فرمایئے۔

الحاصل اگر غیر خدا کو یا سے ندا کرکے پکارنا شرک یا حرام و ناجائز ہوتا تو قرآن و حدیث میں وارد نہ ہوتا۔ اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ علیہ وسلم کا خود یہ فعل نہیں ہوتا اور صحابۂ کرام و سلف صالحین کے کلاموں میں یہ ہرگز ہرگز وارد نہ ہوتا۔ تو ان آیات و احادیث اور اقوال صحابہ و سلف صالحین نے یہ ثابت کردیا کہ ندائے غیر اللہ جائز و صحیح ہے اور یہ معمول بھی ہے۔ اس کو شرک کہنا باطل ہے ورنہ سب کو بلکہ اللہ و رسول پر بھی (معاذ اللہ) وہابیوں کو شرک کا فتویٰ لگانا پڑیگا اور سب کو مشرک کہنا پڑے گا۔

مسئلہ استعانت

عقیدۂ وہابیہ۔ یہ ہے کہ اللہ کے سوا انبیاء اور اولیا سے مدد مانگنی اور ان سے نفع اور نقصان کی امید رکھنی شرک ہے۔

عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا۔ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کردینا۔ فتح و شکست دینی۔ اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنی۔ حاجتیں بر لانی۔ بلائیں

نا اپنی مشکل میں دستگیری کرنی۔ بُرے وقت میں پہونچنا۔ یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔ اور کسی انبیار و اولیار کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۱) ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور ہر مشکل میں اسی کی مدد چاہے (تقویۃ الایمان ص۳۹) ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار (ص۲۹) نفع اور نقصان کی اُمید رکھنی اسی سے چاہیئے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے (تقویۃ ص۴۴)

عقیدہ اہلسنّت: یہ ہے کہ بالذات نفع اور نقصان کا پہنچانے والا اور مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور حضرات انبیار اور اولیار خداداد قوت سے مدد کرتے ہیں مشکلیں ٹالتے ہیں۔ مرادیں بر لاتے ہیں۔ ان سے مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچتا ہے۔ یہ دستگیری کرتے ہیں۔ اس کے دلائل یہ ہیں:۔

دلائل از آیات

آیت (۱) واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ صبر و نماز سے مدد چاہو۔
(سورۂ بقرہ پ۱۔ رکوع ۳)

آیت (۲) وتعاونوا علی البر والتقویٰ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

(سورۂ مائدہ ۔ پ۶ ۔ رکوع ۱) — مدد کرو ۔

آیت (۳) قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ ۔ (سورہ آل عمران پ۳ رکوع ۱۲)

عیسٰے نے کہا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں ۔

آیت (۴) ثم ادعھن یاتینک سعیا (بقرہ ۔ پ۳ ۔ رکوع ۳)

پھر ان کو پکارو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے ۔

آیت (۵) فاعینونی بقوۃ اجعل بینکم وبینھم ردما ۔ (الکہف ۔ پ۱۶ ۔ رکوع ۱۱)

ذوالقرنین نے فرمایا میری طاقت سے مدد کرو ۔ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنادوں ۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن معاذ بن جبل استعینوا علے انجاح الحوائج بالکتمان فان کل ذی نعمۃ محسود (طبرانی ۔ حلیہ ابن عدی وغیرہ از جامع صغیر ص۳۳ / ۱۷.)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی حاجتوں پر کامیابی کیلئے چھپانے کے ساتھ مدد چاہو ۔

حدیث (۲) عن ابن عباس استعینوا بطعام السحر علے صیام النھار وبالقیلولۃ علے قیام اللیل (رواہ مستدرک طبرانی بیہقی از جامع صغیر ص۳۳ / ۱۷.)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ روز روشن پر سحری کھا کر مدد چاہو ۔ اور قیام شب پر دوپہر میں سو کر مدد چاہو ۔

حدیث (۳) عن انس استعینو علی النساء بالعری فان احدھن اذا کثرت ثیابھا احسنت زینتھا اعجبھا الخروج۔ (رواہ ابن عدی از جامع صغیر صـ۳۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا عورتوں کی خانہ نشینی پر انھیں کم کپڑے دیکر مدد چاہو کہ جب کسی کے پاس زیادہ کپڑے ہونگے تو وہ سنگھار کرکے باہر نکلنے کو پسند کریگی۔

حدیث (۴) عن ابی ھریرۃ استعن بیمینك (رواہ الترمذی از جامع صغیر صـ۳۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اپنے دہنے ہاتھ سے مدد طلب کرو۔

حدیث (۶) عن شریح بن عبید قال ذکر اھل الشام عند علی وقیل العنھم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث وینتصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب (از مشکوۃ شریف صـ۵۸۲)

حضرت شریح بن عبید سے مروی انھوں نے کہا کہ اہل شام کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ذکر ہوا تو ان سے کہا گیا کہ ان پر لعنت کیجئے اے امیر المومنین کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ شام میں چالیس مرد ابدال ہونگے جب ایک فوت ہو جائیگا تو اللہ اسکی جگہ دوسرا بدل دیگا ان کے توسل سے بارش کی سیرابی ہوتی ہے۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اہل شام سے عذاب دفع ہو جاتا ہے۔

حدیث (۷) وان ارادعونا فلیقل یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی

(از ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین ص۱۴۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مدد چاہیں تو یہ کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

حدیث (۸) اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلیناد یاعباد اللہ احبسوا علی دابتی

(رواہ ابویعلی والطبرانی از جامع صغیر ص۱۸ ج۱)

جب تم میں سے کسی کی سواری وسیع جنگل میں گم ہو جائے یا چھن جائے یا چھوٹ جائے تو وہ یوں پکارے کہ اے اللہ کے بندو میری سواری روکو۔

حدیث (۹) عن ابی ھریرۃ اعینوا اولادکم علی البر من شاء استخرج العقوق من ولدہ

(طبرانی۔ از جامع صغیر ص۳۹ ج۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا نیکی پر اپنی اولاد کی مدد کرو جو یہ چاہتا ہے کہ بچے سے نافرمانی نکل جائے۔

حدیث (۱۰) عن عبادۃ بن الصامت الابدال فی ھذہ الامۃ ثلاثون رجلا قلوبھم علی قلب ابراھیم خلیل الرحمن کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا (رواہ احمد فی مسندہ از جامع صغیر ص۱۰۲ ج۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ ابدال اس امت میں تیس آدمی ہیں ان کے دل ,, قلب ابراہیم خلیل اللہ کے پرتو ہوں گے جب ایک فوت ہو جائیگا اور اسکی جگہ میں دوسرے شخص کو بدل دیگا۔

حدیث (۱۱) عنہ الابدال فی امتی

انہیں حضرت عبادہ سے مروی کہ حضور

ثلاثون بهم تقوم الارض وبهم تمطرون وبهم تنصرون

(رواه الطبرانی

ازجامع صغیر ص ۱۰۲ ج ۱)

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس ابدال ہونگے انھیں کی وجہ سے زمین قائم رہیگی تم پر بارش کیجائیگی تمہاری مدد کی جائیگی ۔

حدیث (۱۲) عن عوف بن مالک الابدال فی اهل الشام وبهم ینصرون وبهم یرزقون.

(رواه الطبرانی ازجامع صغیر ص ۱۰۲ ج ۱)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ۔ اہل شام میں ابدال ہونگے انھیں کی وجہ سے وہ مدد کئے جائیں گے اور رزق دیئے جائیں گے ۔

حدیث (۱۳) عن علی الابدال بالشام وهم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد

(ازجامع صغیر ص ۱۰۲ جلد ۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام میں چالیس آدمی ابدال ہیں جب کبھی ان کا ایک فوت ہوگا اللہ اسکی جگہ میں دوسرے آدمی کو بدل دیگا انھیں کی وجہ سے وہ بارش سے سیراب ہوں گے اور انکی مدد ہوگی دشمنوں پہ اور عذاب دفع ہوگا ۔

حدیث (۱۴) عن ابن عمر ان لله تعالیٰ عبادا اختصهم بحوائج الناس یفزع الناس الیهم فی حوائجهم اولئك الآمنون من عذاب الله.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنھیں لوگوں کی حاجتیں پوری ہونے کے لئے مخصوص کردیا ہے لوگ اپنی حاجتوں میں

(رواہ الطبرانی از جامع صغیر ص۲۰ ج ۱)

انکی طرف فریاد کرینگے۔ وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

حدیث (۱۵) عن ربیعۃ بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل فقلت اسئلک مرافقتک فی الجنۃ قال اوغیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود۔

(رواہ مسلم از مشکوٰۃ شریف ص۸۴)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری تو میں وضوء اور حاجت کیلئے پانی لایا حضور نے مجھ سے فرمایا مانگ میں نے عرض کیا جنت میں حضور کی رفاقت مانگتا ہوں فرمایا بھلا اور کچھ عرض کیا میری مراد تو بس یہی ہے فرمایا تو میری مدد کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔

دلائل از اقوالِ سلف وخلف

(۱) ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین نے افادہ فرمایا:

ان الانسان اذا ضاع لہ شیئ واراد ان یردہ اللہ سُبحٰنہ علیہ فلیقف علٰی مکان عال مستقبل القبلۃ و یقرأ الفاتحۃ ویھدی ثوابھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یھدی ثواب

جب انسان کی کوئی چیز گم ہوجائے اور وہ چاہے کہ خدا اسکو واپس دلادے۔ تو ایک بلند جگہ پر قبلہ رو کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرکے سید احمد علوان

ذلك لسیدی احمد بن علوان۔ و یقول یاسیدی احمد یاابن علوان ان لم ترد علی ضالتی والانزعتك من دیوان الاولیاء فان اللہ تعالیٰ یرد علی من قال ذلك ضالتہ ببرکتہ

(از شامی مصری ص۲۳۴ ج۳)

رضی اللہ عنہ کو پہنچانے اور کہے اے سید احمد یا علوان اگر تم نے میری گمی ہوئی چیز واپس دلادی تو خیر ورنہ میں تمہارا نام دفتر اولیاء سے کٹوادوں گا۔ اس عمل سے برکت ان ولی کے اللہ تعالیٰ وہ گمی ہوئی چیز واپس دلادے گا۔

(۲) یہی علامہ شامی اسی ردالمحتار میں استعانت امام شافعی کو تحریر فرماتے ہیں:

وعماروی من تادب الامام الشافعی معہ انہ قال انی لاتبرك بابی حنیفۃ واجئی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وسالت اللہ تعالیٰ عند قبرہ فتقضی سریعا

(از شامی مصری ص۳۹ ج۱)

امام اعظم کے ساتھ امام شافعیؒ کے ادب کا یہ واقعہ مروی ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا۔ میں امام اعظم کیساتھ تبرک حاصل کرتا ہوں اور ان کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں جب مجھکو کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھکر اللہ تعالیٰ سے ان کے مزار کے قریب دعا کرتا ہوں تو بہت جلد میری دعا پوری ہوجاتی ہے۔

(۳) یہی علامہ اسی شامی میں ناقل ہیں:

وقولہ ومعروف الکرخی بن فیروز من المشائخ الکبار مجاب الدعوات یستسقی بقبرہ (از شامی ص۴۲ ج۱)

معروف کرخی بن فیروز بڑے مشائخ سے ہیں۔ وہ مجاب الدعوات ہیں ان کی قبر سے سیرابی طلب کیجاتی ہے

(۴) عن مالك الدار قال اصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فجاء رجل الی قبر النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ لامتك فانهم قد هلكوا فاتاه رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقرئه السلام واخبره انهم مسقون وقل له علیك الكيس فاتى الرجل عمر رضی اللہ عنہ فاخبره فبكى عمر رضی اللہ عنہ ثم قال یا رب ما آلوا الا ما عجزت عنه وروى سيف فی الفتوحات الذی رائی المنام بلال بن الحارث المزنی احد الصحابہ رضی اللہ عنہم

(از وفار الوفار مصری ص ۱۲۲ ج ۱)

حضرت مالک الدار سے مروی ہے کہ خلافت فاروقی میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو ایک شخص بلال بن حارث صحابی مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی امت کے لئے اللہ سے سیرابی طلب کیجئے کہ وہ ہلاک ہوئی جاتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تو عمر کے پاس جا اور اس سے سلام کہنا اور اسکو خبر دینا کہ لوگ سیراب کر دیئے گئے اور اس سے یہ کہنا کہ تو دانائی لازم پکڑ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اور انھیں خواب کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے پھر کہا اے رب میں کوئی کمی نہیں کرتا مگر جس سے عاجز ہوں اور سیف نے فتوح میں روایت کی کہ جسنے خواب دیکھا تھا یہ بلال بن حارث مزنی ہیں جو صحابہ سے ہیں۔

(۵) یہی علامہ سمہودی اسی میں ناقل ہیں:

قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكو

اہل مدینہ سخت قحط سالی میں مبتلا ہوئے

الی عائشه رضی الله عنها فقالت
فانظروا قبر النبی صلی الله علیه وسلم
فاجعلوا منه کوة الی السماء حتی
لایکون بینه وبین السماء
سقف ففعلوا فمطروا

(از وفاء الوفاء ص ۴۲۱ ج ۱)

تو انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسکی شکایت کی کہ حضرت ام المومنین نے فرمایا تم نبی کریم علیہ التسلیم کی قبر انور کی طرف نظر کرو اور اسکے اور آسمان کے درمیان ایک روشندان سوراخ ایسا کر دو کہ درمیان چھت کی آڑ نہ رہے۔ انھوں نے ایسا ہی کیا تو وہ بارش کیے گئے۔

(۶) اسی میں ہے: قال الامام ابوبکر بن المقری کنت انا والطبرانی وابو الشیخ فی حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنا علی حالة واثر فینا الجوع وواصلنا ذلك الیوم فلما کان وقت العشاء حضرت قبر النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله الجوع وانصرفت فقال لی ابو القاسم اجلس فاما ان یکون الرزق او الموت قال ابوبکر فقمت انا وابو الشیخ والطبرانی جالس ینظر فی شیئ فحضر بالباب علوی

امام ابوبکر مقری نے کہا کہ میں اور طبرانی اور ابو الشیخ حرم مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم میں تھے اور ہم اس حال میں تھے کہ ہم پر بھوک غالب تھی وہ دن تو اسطرح گزرا جب وقت عشاء ہوا میں مزار انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بھوک لگی ہے میں واپس آیا تو مجھ سے ابو القاسم نے کہا تشریف رکھئے یا تو کھانا ہو یا موت ابوبکر نے کہا کہ میں اور ابو الشیخ تو کھڑے ہو گئے اور طبرانی کسی چیز کو دیکھتے رہگئے تو دروازہ پر ایک علوی آئے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہم نے کھول دیا۔

فدق ففتحنا له فاذا معه غلامان مع كل واحد زنبيل فيه شيئ كثير فجلسنا واكلنا وظننا ان الباقي ياخذه الغلام فولى وترك عندنا الباقي فلما فرغنا من الطعام قال العلوي يا قوم اشكرتم الى رسول الله صلے الله عليه وسلم فاني رأيت رسول الله صلے الله عليه وسلم في المنام فامرني ان احمل بشيئ اليكم

(از وفاء الوفاء ص ۱۳۲۶ / ۱۷۰)

تو ان کے ساتھ دو غلام ہیں۔ ہر ایک کے پاس زنبیل ہے جس میں کچھ کھانا ہے تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے کھانا کھایا اور یہ خیال کیا کہ باقی کھانا غلام لیجائیگا تو وہ غلام اُٹھ کے پاؤں چلا گیا اور بقیہ کھانا چھوٹ گیا تو جب ہم کھا کر فارغ ہو گئے تو اس علوی نے کہا اے قوم کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تھی کہ میں نے حضور کو خواب میں دیکھا پس مجھ کو حکم فرمایا کہ ان کے پاس کچھ کھانا لیجاؤ۔

(۷) اسی میں ہے۔ قال ابن الجلاد دخلت مدينة النبي صلے الله عليه وسلم وبي فاقة فتقدمت الى القبر وقلت ضيفك فغفوت فرأيت النبي صلے الله عليه وسلم فاعطاني رغيفا فاكلت نصفه وانتبهت وبيدي نصفه الآخر۔

(از وفاء الوفاء ص ۱۳۲۶ ۲۷)

ابن جلاد نے کہا کہ میں مدینہ پاک میں حاضر ہوا اور میں فاقہ سے تھا۔ تو میں مزار اطہر پر حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر مجھے نیند آگئی۔ تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مجھے ایک روٹی عطا فرمائی میں نے آدھی کھالی اور بیدار ہو گیا تو میرے ہاتھ میں دوسرا آدھا ٹکڑا موجود تھا۔

(۸) اسی میں ہے۔ قال ابو الخير الاقطع

ابو الخیر اقطع نے کہا کہ مدینۃ الرسول صلے اللہ

دخلت مدينة النبي صلى الله عليه وسلم وانا بفاقة فاقمت خمسة ايام ماذقت ذواقا فتقدمت الى القبر وسلمت على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى ابي بكر وعمر وقلت انا ضيفك يا رسول الله وتنحيت ونمت خلف القبر فرأيت في المنام النبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر عن يمينه وعمر عن شماله وعلي ابن ابي طالب بين يديه فحركني علي وقال قم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقمت اليه وقبلت بين عينيه فدفع الي رغيفا فاكلت نصفه وانتبهت فاذا في يدي نصف رغيف ۔

(از وفاء الوفاء ص ۱۳۶۲ ج ۲)

علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور میں فاقہ سے تھا۔ اور میں نے وہیں پانچ دن اقامت کی کہ ان میں کوئی نوالہ نہیں کھایا۔ پھر میں قبر انور کے قریب پہنچا اور حضور پر سلام عرض کیا۔ اور ابوبکر و عمر کے مواجہ میں سلام پیش کیا۔ اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپکا مہمان ہوں اور کچھ ہٹکر سو گیا تو میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا کہ حضرت ابوبکر آپ کے دہنے ہیں اور حضرت عمر بائیں جانب ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہ سامنے ہیں تو مجھے حضرت علی نے حرکت دی اور کہا کھڑا ہو جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے آپکی چشمان مبارک کے درمیان بوسہ دیا تو حضور نے مجھے ایک روٹی عطا فرمائی میں آدھی کھا کر بیدار ہو گیا تو دوسری آدھی میرے ہاتھ میں تھی

(۹) اسی میں ہے:۔ قال احمد بن محمد الصوفي تهت في البادية ثلاثة اشهر

احمد بن محمد صوفی نے کہا کہ میں تین ماہ تک جنگل میں گھومتا رہا تو میرا بدن ننگا

فانبلج لی فدخلت المدینة و
جئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسلمت علیہ وعلی صاحبیہ ثم نمت
فرأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم
فقال لی یا احمد جئت قلت نعم وانا
جائع وانا فی ضیافتک قال افتح کفیک
ففتحتہما فملأہما دراہم فانتبہت وہما
مملوءتان وقمت فاشتریت خبزا
حواری وفالوذجا واکلت وقمت
الوقت ودخلت البادیة۔

(از وفاء الوفاء ص۱۳۸۶ ج۲)

(۱۰) اسی میں ہے: وذکر الحافظ ابن عساکر ابوالقاسم
فی تاریخہ بسندہ الی ابی القاسم
ثابت بن احمد البغدادی قال انہ
رأی رجلا بمدینة النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذن للصبح عند قبر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال فیہ الصلاة
خیر من النوم فجاءہ خادم من خدم
المسجد فلطمہ حین سمع ذلک فبکی

ہو گیا تو میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہو گیا۔ اور
روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور آپ پر اور آپ کے
ہر دو اصحاب پر سلام عرض کیا پھر سو گیا تو
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
دیکھا۔ مجھ سے فرمایا اے احمد تو آ گیا میں نے عرض کیا ہاں
میں بھوکا ہوں اور آپ کے مہمانوں میں ہوں
فرمایا اپنا ہاتھ کھول میں نے ان کو کھول دیا تو
حضور نے انہیں دراہم سے بھر دیا۔ تو جب
میں بیدار ہوا تو دونوں ہاتھ بھرے ہوئے
دیکھے تو میں کھڑا ہو گیا میں نے روٹیاں میدہ
کی اور فالودہ خرید کیا اور کھایا اور اسیوقت
کھڑا ہو گیا۔ اور بیابان میں پہنچ گیا۔

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابوالقاسم
تک اپنی سند سے ذکر کیا کہ ثابت بن احمد
بغدادی نے کہا کہ انھوں نے ایک شخص کو
مدینة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا کہ
اس نے صبح کی اذان کہی مزار نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے قریب اور اسمیں کہا الصلاة خیر
من النوم تو اسکے پاس خدام مسجد سے ایک
خادم آیا اور اس کے ایک طمانچہ مارا۔ جب یہ

الرجل وقال یا رسول اللہ افی حضرتک یفعل بی ھذا الفعل فغلج الخادم وحمل الی دارہ فمکث ثلاثۃ ایام ومات (از وفار الوفاء ص ۴۲۷ ج ۲)

کلمہ سنا تو یہ شخص رو دیا اور عرض کی یا رسول اللہ آپکی ہوتے ہوئے اسنے یہ فعل میری ساتھ کیا تو وہ خادم مفلوج ہو گیا اور اسکو اسکے گھر کی طرف اٹھا کر لیگئے تین دن تک وہ زندہ رہا پھر مر گیا۔

(۱۱) یقول ابو اسحاق ابراھیم بن سعید کنت بمدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعی ثلاثۃ من الفقراء فاصابتنا فاقۃ فجئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ لیس لنا شیئ ویکفینا ثلاثۃ امداد من ای شیئ کان فتلقانی رجل فدفع الی ثلاثۃ امداد من التمر الطیب۔ (از وفار الوفاء ص ۴۲۷ ج ۲)

ابو اسحاق ابراہیم بن سعد کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں تھا اور میرے ساتھ تین اور فقیر تھے تو ہمیں فاقہ پہنچا تو میں مزار انور پر حاضر ہوا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ ہمیں کسی چیز کے تین مُد کافی ہیں۔ تو مجھ سے ایک شخص نے ملاقات کی۔ اور مجھے تین مُد عمدہ کھجور کے دیئے۔

(۱۲) یقول الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الامان کنت بمدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف محراب فاطمۃ وکانت بی فاقۃ فخرجت من بیتی فاتیت بیت فاطمۃ رضی اللہ عنہا فاستغثت بالنبی صلی

شیخ ابو عبد اللہ محمد کہتے ہیں کہ میں مدینہ پاک میں محراب فاطمہ کے پیچھے تھا۔ اور میں فاقہ سے تھا تو میں اپنے گھر سے نکلا اور بیت فاطمہ کے قریب پہنچا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی اور کہا کہ میں بھوکا ہوں

اللہ علیہ وسلم وقلت الی جائع	تو میں سو گیا اور میں نے حضور کو خواب میں
فنمت فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دیکھا کہ حضور نے مجھے ایک دودھ کا پیالہ
فاعطانی قدح لبن فشربت حتی رویت	عطا فرمایا تو میں نے اسکو پیا یہاں تک کہ
وھذا ھو بیاض اللبن من فیہ فی	میں سیر ہو گیا اور یہ اس دودھ کا اثر منھ
کفی (از وفاء الوفاء ص۴۲۷ ج ۲)	میں ہے جو میری ہتھیلی پر ظاہر ہے۔

(۱۳) حضرت غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بھجۃ الاسرار میں ہے۔

اذا سألتم اللہ حاجۃ فاسألوہ بی (از	جب تم کسی حاجت کا اللہ سے سوال کرو
بہجۃ الاسرار مصری ص۲۳) من استغاث بی	تو میرے وسیلے سے مانگو کہ جس نے میرے
فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی	وسیلے سے کسی مشکل میں فریاد کی تو میں اس کو
فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل	ٹال دونگا اور جس نے میرے نام کے ساتھ کسی
بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ۔	شدت میں پکارا تو میں اسکو دفع کر دوں گا
	اور جس نے کسی حاجت میں اللہ کی طرف میرا
(از بہجۃ الاسرار ص۱۰۲)	وسیلہ پکڑا تو میں اسکو پورا کر دوں گا۔

(۱۴) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اپنی کتاب بستان المحدثین میں ناقل ہیں کہ شیخ احمد زروق فرماتے ہیں:

انا لمریدی جامع لشتاتہ	میں اپنے مرید کا اسکی پراگندگیوں میں جامع
اذا ما سطا جور الزمان بنکبتہ	ہوں جبکہ جور زمانہ سختیوں کے ساتھ
وان کنت فی ضیق وکرب ووحشۃ	اس پر حملہ کرے اگر تو تنگی و سختی و وحشت

فنادِ بیا ذروق أتِ بسرعة (ادبستان المحدثین صہ ۱۳۵)

میں ہوتو یَا ذَرُوقُ کہکر پکار۔ میں جلد آؤں گا۔

(۱۵) خاتمۃ المحدثین حضرت علامہ ابن حجر کے فتاوے حدیثیہ میں ہے:

ومن نفع الاولیا ان برکتھم تغیث العباد ویدفع بھا الفساد والانفسدت الارض۔ (از فتاوی حدیثیہ مصری صہ ۲۲۱)

اولیا کے منافع سے یہ نفع ہے کہ انکی برکت سے لوگوں پر بارش کیجاتی ہے فساد دفع کیا جاتاہے ورنہ زمین فاسد ہوجائے۔

(۱۶) حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

توسل واستمداد ارباب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعت رزق وحصول اولاد ونزول مطر درجاۓ عیش وامثال آں بسیار است (چند سطر بعد فرماتے ہیں) وتوسل بوی صلی اللہ علیہ وسلم موجب قضائے حاجت وسبب نجاح مرام ہست (پھر فرمایا) وگفت آنحضرت بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی دریں حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت نسبت بہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حالت حیات ونسبت بہ انبیاء علیہم السلام بعد از وفات وچوں توسل با نبیاء دیگر صلوات اللہ

اہل حاجات کا جناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا توسل کرنا جیسی رزق میں کشائش اولاد حاصل ہونا اور بارش کا ہونا وغیرہ بہت ہے کہ حضور علیہ السلام سے توسل حاجت پوری ہوجانے کا موجب اور مراد حاصل ہونیکا سبب ہے حضور نے خود توسل کیا ہے۔ بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی۔ یعنی بوسیلہ اپنی نبی اور پہلے انبیاء کرام کے۔ تو اس حدیث میں توسل پر دلیل ہے دونوں حالتوں میں یعنی انبیاء کی حیات ظاہری میں اور بعد وفات کے تو جب اور انبیاء سے بعد وفات جائز ہوا، تو

علیہم بعد از وفات جائز است بسید انبیاء بطریق اولیٰ جائز باشد بلکہ اگر باین حدیث توسل باولیاء خدا نیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند دور نیست

(از جذب القلوب ص۱۵۹)

حضرت سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم سے بطریق اولیٰ جائز ثابت ہوا۔ بلکہ اس حدیث سے اولیاء سے توسل بعد ان کی وفات جائز ہے۔ اسی پر قیاس کریں۔

(۱۷) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:

اگر التفات محض بجانب حق است و اورا یکے از مظاہر عون دانستہ ونظر بکارخانہ اسباب حکمت او تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نخواہد بود در شرع نیز جائز وروا است وانبیاء واولیا ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است از غیر۔ (تفسیر عزیزی ص۱۰)

اگر التفات خاص حق تعالیٰ کی طرف ہو اور بندہ مقرب کو مدد الٰہی کا مظہر جان کر اللہ تعالیٰ کے کارخانہ اسباب وحکمت پر نظر کرکے ظاہر غیر سے استعانت کرے تو یہ عرفان سے دور نہ ہوگا۔ اور شرع میں بھی جائز وروا ہے انبیاء واولیاء نے غیر سے اسی طرح کی استعانت کی ہے اور درحقیقت اس طرح مدد مانگنا غیر سے نہیں بلکہ خدا ہی سے مدد مانگنا ہے۔

الحاصل اگر استعانت بغیر اللہ ہر طرح شرک ہوتی تو ان آیات واحادیث اور اقوال میں وارد نہ ہوتی۔ تو ان آیات واحادیث واقوال نے مذہب اہل سنت کی حقانیت اور مذہب وہابیہ کی غلطی اور بطلان ثابت کردیا تو مذہب اہل سنت آیات واحادیث کے موافق اور مذہب وہابیہ مخالف ثابت ہوا۔ وما علینا الا البلاغ۔

مسئلہ میلاد شریف

عقیدۂ وہابیہ: یہ میلاد شریف ناجائز و نادرست اور حرام و فسق مشابہ بہ ہنود کنھیلے کے جنم کی طرح ہے۔ ان کی عبارات یہ ہیں:

عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اسمیں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں (از فتاوی رشیدیہ صث ج ۱)

انعقاد مجلس مولود بدون قیام بروایت صحیحہ ہر حال ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ (فتاوی رشیدیہ صـ۹۲ ج ۲)

محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب:۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے (از فتاوی رشیدیہ صـ۱۳۱ ج ۲) کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود بھی درست نہیں۔ (از فتاوی رشیدیہ صـ۱۱۲ ج ۲) پس ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھیرا اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں اور اس امر کی شرع میں کہیں نظیر نہیں (از براہین قاطعہ صـ۱۴۸) اور بعض رسائل میں اسکو بدعت، کفر۔ شرک تک لکھ مارا۔

عقیدۂ اہلسنت یہ ہے کہ یہ فعل نہ فقط جائز و مباح بلکہ مستحب و مستحسن ہے اور موجب اجر و ثواب ہے باعث خیر و برکت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔ — بیشک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (سورۂ مائدہ پ ۶ ع ۶)

آیت (۲) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین۔ — اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے (سورہ انبیاء پ ۱۷ ع ۷)

آیت (۳) لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ (توبہ۔ پ ۱۱۔ ع ۱۶) — بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

آیت (۴) لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا۔ (آل عمران پ ۴ ع ۱۷) — بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

آیت (۵) ھو الذی بعث فی الامیین رسولا۔ (جمعہ۔ پارہ ۲۸ ع ۱) — وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

آیت (۶) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم — اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تمکو کتاب اور حکمت دوں۔

رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشٰھدین۔
(سورہ آل عمران پ ۳ ع ۹)

پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے توتم ضرور ضرور اسپر ایمان لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا فرمایا کیوں تمنے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سبنے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہوجاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

آیت (۷) واذ قال موسیٰ لقومہ یاقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیاء۔ (مائدہ پ ۶ ع ۴)

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں پیغمبر پیدا کئے۔

آیت (۸) واذکروا نعمۃ اللہ علیکم

اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی۔

آیت (۹) یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونہ (نحل پ ۱۴ ع ۱۱)

اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے منکر ہوجاتے ہیں۔

آیت (۱۰) قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذٰلک فلیفرحوا (یونس پ ۱۱ ع ۶)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہیئے کہ خوشی کرو۔

دلائل از کتب الٰہیہ

(۱) توراۃ میں ہے۔ عن ابن عباس انہ سأل کعب الاحبار کیف تجد نعت رسول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کعب احبار سے سوال کیا تو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ فقال کعب نجدہ محمد بن عبد اللہ یولد بمکۃ ویھاجر الی طابۃ ویکون ملکہ بالشام لیس بفحاش ولا سخاب فی الاسواق
(از خصائص کبریٰ صہ ۱۲ ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت میں کس طرح پاتے ہو کعب نے کہا کہ ہم توریت میں یہ پاتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ جو مکہ میں پیدا ہوں گے اور طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ان کا ملک شام ہوگا وہ فحش زباں نہیں ہوں گے نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔

(۲) تورات میں ہے۔ انی باعث من ولد اسمٰعیل نبیا اسمہ احمد من اٰمن بہ فقد اھتدی ورشد ومن لم یومن بہ فھو ملعون۔ (سیرۃ النبی مصری صہ ۱۴۲ ج ۱)

بیشک میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی مبعوث کرنے والا ہوں۔ جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لے آیا اس نے ہدایت پائی اور جو ایمان نہیں لایا تو وہ ملعون ہے۔

(۳) انجیل میں ہے۔ عیسٰے علیہ السلام قال انی اسأل اللہ ان یبعث الیکم بارقلیط اٰخر یکون معکم الی الابد وھو یعلمکم کل شیئ ویفسر لکم الاسرار وھو یشھد لی کما شھدت لہ ویکون خاتم النبیین۔
(سیرۃ حلبی صہ ۲۵۲ ج ۱)

عیسٰے علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہاری طرف ایک دوسرا رسول مبعوث کرے جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے اور وہ تمہیں ہر بات سکھلائے گا اور تمہارے لئے پوشیدہ اور غیب بیان کریگا اور وہ میری شہادت دیگا جیسا کہ میں ان کی شہادت دیتا ہوں اور وہ خاتم النبیین ہونگے۔

(۴) زبور میں ہے۔ ان اللہ اوحی الی داؤد فی الزبور یا داؤد انہ سیاتی من

بیشک اللہ نے زبور میں وحی بھیجی اے داؤد بیشک عنقریب تمہارے بعد ایک نبی آئینگے

بعدك نبي اسمه احمد ومحمد نبيا صادقا لا اغضب عليه ابدا ولا يعصيني ابدا اني غفرت له (از خصائص صـ ۱۲ ج ۱)

جن کا نام احمد و محمد ہوگا۔ سچے نبی میں ان پر ہمیشہ غصہ نہ کرونگا اور نہ وہ ہمیشہ میری نافرمانی کریگا میں نے ان کی مغفرت کر دی۔

(۵) صحیفہ ابراہیم میں ہے:۔ انه كائن من ولدك شعوب وشعوب حتى ياتي النبي الامي الذي يكون خاتم الانبياء۔

بے شک تیری اولاد سے قبیلے ہوں گے یہاں تک کہ وہ نبی اُمی جو خاتم الانبیاء ہوں گے تشریف لائیں گے۔

(از خصائص صـ ۹ ج ۱)

(۶) صحیفہ یعقوب میں ہے۔ اوحی الله الی يعقوب اني ابعث من ذريتك ملوكا وانبياء حتى ابعث النبي الحرمي الذي تبني امته هيكل بيت المقدس وهو خاتم الانبياء واسمه احمد۔

(از خصائص صـ ۹ ج ۱)

اللہ نے یعقوب کی طرف وحی کی کہ میں تیری ذریت سے بادشاہ اور انبیا مبعوث کرونگا یہاں تک کہ نبی حرمی کہ جنکی امت بیت المقدس بنائے گی جو خاتم الانبیاء ہوں گے۔ جن کا نام احمد ہوگا مبعوث کروں گا۔

(۷) صحیفہ شعیا میں ہے: انی باعث نبیا امیا افتح به اذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا مولده بمکه ومهاجره بطیبة وملکه بالشام عبدی المتوکل المصطفی الحبیب المختار

(از خصائص صـ ۱۳)

بیشک میں نبی اُمی کو مبعوث کرنے والا ہوں کہ جن سے بہرے کان کھول دوں گا اور غلاف والے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا انکے میلاد کی جگہ مکہ ہے اور ان کی ہجرت گاہ طیبہ ہے اور ان کا ملک شام ہوگا۔ میری خاص بندی متوکل مصطفیٰ حبیب مختار ہونگے

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرآن الذی کنت منہ (از بخاری شریف کتاب المناقب باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفہ ۵۰۳ ج۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین زمانوں میں مبعوث ہوا۔ بہتر زمانہ پھر بہتر زمانہ۔ یہاں تک کہ میں جس زمانہ میں ہوا۔

حدیث (۲) عن واثلۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم (از ترمذی کتاب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۰۱ ج۲)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو چن لیا اور اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔

حدیث (۳) عن المطلب بن ابی وداعۃ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانہ سمع شیئا

حضرت عبدالمطلب بن وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا وخیرھم نفسا۔

(از ترمذی باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۱۹)

حاضر ہوئے گویا انھوں نے نسب میں کچھ طعن سنا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پہ قیام فرمایا اور فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں بیشک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھ ان کے بہتر میں پیدا کیا پھر انکے دو گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں پیدا کیا پھر انکے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے بہترین خاندان اور بہترین نفس پیدا فرمایا۔

حدیث (۴۴) عن ابن عباس کانت روحہ نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی صلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھبطنی اللہ عزوجل الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک خدا کی حضوری میں نور تھی آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دو ہزار برس پہلے۔ یہ نور تسبیح کرتا اور فرشتے اسکی تسبیح پر تسبیح کرتے جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ اسکی پشت میں تفویض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ عزوجل نے زمین کی طرف مجھ پشت

نوح وقذف بی فی صلب ابراهیم ثم لم یزل الله تعالیٰ ینقلنی من الاصلاب الکریمة الی الارحام الطاهرة حتے اخرجنی من ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط

(از دلائل النبوة لابی نعیم صـ۱۱ ج ۱)
(خصائص صـ۳۹ ج ۱)

آدم میں اتارا۔ اور مجھے پشت نوح میں رکھا اور مجھکو پشت ابراہیم میں ودیعت کیا پھر اللہ تعالیٰ مجھے بزرگ پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ مجھکو میرے ماں باپ سے پیدا کیا جو کبھی زنا میں ملوث نہیں ہوئے۔

حدیث (۵) عن الخطیب البغدادی لما اراد الله تعالیٰ خلق محمد صلی الله علیه وسلم فی بطن امه امنة لیلة رجب وکانت لیلة جمعة امر الله تعالیٰ فی تلك اللیلة رضوان خازن الجنان ان یفتح الفردوس وینادی منادی فی السموات والارض الا ان النور المخزون المکنون الذی یکون منه النبی الهادی فی هذه اللیلة یستقر فی بطن امه یتم خلقه ویخرج الی الخلق بشیرا ونذیرا

(از مواہب صـ۱۹ ج ۱)

حضرت خطیب بغدادی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرنے کا جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا بطن پاک حضرت آمنہ میں تو وہ رجب کی جمعہ کی رات تھی اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رضوان خازن جنت کو حکم فرمایا کہ وہ جنت کو کھول دے اور زمین و آسمان میں ایک پکارنے والا پکارے کہ خبردار ہو جاؤ کہ بیشک وہ نور جو پوشیدہ اور مخزون تھا جس سے نبی ہادی پیدا ہوں گے وہ اس رات میں اپنی والدہ کے بطن میں قرار پایا وہ اپنی مدت پوری کرکے مخلوق کی طرف بشیر و نذیر ہو کر تشریف لائے گا۔

حدیث (۶) عن عثمان بن ابی العاص

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کہ

قالت آمنة لما حضرت ولادة النبي صلى الله عليه وسلم رأيت البيت حين وقع قد امتلأ نورا ورأيت النجوم تدنو حتى ظننت انها ستقع علي۔

(از مواہب ص ۲۲ ج ۱)

مروی کہ حضرت آمنہ نے فرمایا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب ہوا۔ تو میں نے گھر کو دیکھا کہ نور سے بھر گیا اور ستاروں کو قریب ہوتا ہوا دیکھا یہاں تک کہ میں گمان کرتی تھی کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

حدیث (۷) عن ابن اسحاق ان آمنة كانت تحدث انها اتيت حين حملت به صلى الله عليه وسلم فقيل لها انك قد حملت بسيد هذه الامة قالت ما شعرت باني حملت به ولا وجدت له ثقلا كما تجد النساء الا اني انكرت رفع حيضتي واتاني آت وانا بين النائمة واليقظانة فقال هل شعرت بانك قد حملت بسيد الانام۔

(از مواہب ص ۲۲ ج ۱)

حضرت ابن اسحاق سے مروی کہ حضرت آمنہ بیان کرتی تھیں کہ جب میں حاملہ ہوئی۔ تو مجھ سے کہا گیا تو حاملہ ہو گئی جو اس امت کا سردار ہے اور فرماتی ہیں کہ مجھے شعور نہیں ہوا کہ میں حاملہ ہو گئی ہوں اور نہ میں نے کچھ بوجھ محسوس کیا جیسے عورتیں محسوس کیا کرتی ہیں لیکن یہ ضرور تھا کہ میرے ایام بند ہو گئے تھے اور میرے پاس ایک آنے والا آیا جب میں نیند اور بیداری کے درمیان تھی تو اس نے کہا کیا تو نے شعور کیا کہ تو مخلوق کے سردار سے حاملہ ہو گئی

حدیث (۸) ومن عجائب ولادته ايضا ما روي من ارتجاج ايوان كسرى وسقوط اربع عشرة شرافة من شرافاته وغيض بحيرة طبرية

اور حضور کی ولادت کے عجائب سے یہ امور ہیں کہ جو یہ روایت پہنچا کہ کسریٰ بادشاہ کے محل کے چودہ کنگرے ٹوٹ گئے۔ اور بحیرہ طبریہ کا جاری ہو جانا اور فارس کی آگ

وخمود نار فارس كان لها الف عام لم تخمد ۔ (از مواہب ص۲۳ ج۱)

حدیث (۹) عن ابن عباس قال كانت آمنة تحدث وتقول اتاني آت حين مر بي من حملي ستة اشهر في المنام وقال لي يا آمنة انك قد حملت بخير العالمين فاذا ولدته فسميه محمدا واكتمي شانك قالت ثم لما اخذني ما ياخذ النساء وذكرت عجائب مما رأت من الطيور البيض منا ترها من الزمرد واجنحتها من الياقوت ورجالا ونساء في الهواء بايديهم اباريق من فضة كشف الله عن بصري فرأيت مشارق الارض ومغاربها ورأيت ثلثة اعلام مضروبات علما بالمشرق وعلما بالمغرب وعلما بظهر الكعبة واخذني المخاض فوضعت محمدا صلى الله عليه وسلم فنظرت اليه فاذا هو ساجد وقد رفع اصبعيه

کا بجھ جانا جو ایک ہزار سال سے نہیں نہ بجھی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت آمنہ بیان کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ ایک آنیوالا میرے پاس خواب میں آیا جب میرے حمل کو چھ ماہ گزر گئے تھے اور مجھ سے کہا اے آمنہ بیشک تو بہترین جہان کے ساتھ حاملہ ہو گئی۔ جب تو اسکو جنے تو اسکا نام محمد رکھنا اور اپنے حال کو چھپانا انھوں نے کہا پھر جب دردزہ شروع ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے تو انھوں نے جو عجیب امور دیکھے ذکر کئے۔ اور انھوں نے سفید پرندے دیکھے جنکی چونچ زمرد کی تھی اور پر یاقوت کے اور کچھ آدمی اور عورتیں ہوا میں دیکھیں جنکے ہاتھوں میں چاندی کے برتن تھے اللہ نے میری آنکھ روشن کردی تو میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور تین جھنڈے گڑھے ہوئے دیکھے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر اور مجھے دردزہ شدت کا لاحق ہوا تو میں نے

الی السماء کالمتضرع۔

(از مواہب)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا پھر جب میں نے انکو دیکھا تو وہ بحالت سجدہ تھے اور اپنی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر دعا مانگنے والے کی طرح تھے

حدیث (۱۰) عن العباس قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا فتذاکروا احسابھم بینھم فجعلوا مثلک مثل نخلۃ فی کبوۃ من الارض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقھم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی من خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتھم فانا خیرھم نفسا و خیرھم بیتا۔

(از ترمذی شریف ص ۲۰۱ ج ۲)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قریش آپسمیں بیٹھکر اپنے حسب کا ذکر کر رہے تھے تو انھوں نے آپ کی مثال

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں پیدا کیا پھر گروہوں کو اور قبیلوں کو منتخب کیا تو مجھے بہتر قبیلے میں پیدا کیا پھر خاندان منتخب کئے تو مجھے بہترین خاندان میں پیدا کیا تو میں اپنی ذات اور خاندان کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

دلائل از اجماع و اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ قسطلانی مواھب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

ولا زال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ علیہ السلام ویعملون الولائم

ہمیشہ سے اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے مہینے میں محفلیں کرتے ہیں

ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات	اور خوشی کے کھانے پکاتے ہیں اور اس کی
ویظھرون السرور ویزیدون فی	راتوں میں طرح طرح کے صدقے کرتے
المبرات ویعتنون بقرأۃ مولدہ الکریم	ہیں اور خوشیاں ظاہر کرتے ہیں اور نیکیوں
ویظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عظیم	میں زیادتی کرتے ہیں اور میلاد شریف
ومما جرب من خواصہ انہ امان فی	پڑھنے میں اہتمام کرتے ہیں۔ تو اس پر فضل
ذلک العام وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ	عمیم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور میلاد کے
والمرام فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالیہ	خواص مجربہ میں سے ہے کہ اس سال کے لیے
شھر مولدہ المبارک اعیادا	امان ہوتا ہے اور حاجت روائی اور حصول
	مراد کی بشارت عاجلہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس
(از مواہب لدنیہ مصری ص ۲۷/ج ۱)	رحمت فرمائے جو اس ماہ مبارک کی راتوں کو عید
(سیرۃ حلبی ص ۸۰/ج ۱)	منائیں۔

(۲) علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب نعمۃ الکبریٰ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
من انفق درھما علی قرأۃ مولد	جس نے میلاد کے پڑھوانے میں ایک درہم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان رفیقی	صرف کیا تو وہ میرا جنت میں رفیق (ساتھی)
فی الجنۃ (از نعمۃ الکبریٰ مصری ص ۸)	ہوگا۔

(۳) اسی میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:

من عظم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جس نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

فقد احیا الاسلام (از نعمۃ الکبریٰ ص۸) کی تو اس نے اسلام کو زندہ رکھا۔

(۴) اسی میں حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:

من انفق درھما علی قرأۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانما شھد غزوۃ بدر وحنین (از نعمۃ الکبریٰ ص۸)

جس نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا تو گویا وہ جنگ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔

(۵) اسی میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا قول منقول ہے:۔

من عظم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان سببا لقرأتہ لایخرج من الدنیا الا بالایمان ویدخل الجنۃ بغیر حساب (از نعمۃ الکبریٰ ص۹)

جس نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی اور اس کے پڑھانے کا سبب بنا تو وہ دنیا سے ایمان لے کر نکلے گا اور جنت میں داخل ہوگا بغیر حساب کے۔

(۶) اسی میں حضرت امام حسن بصری تابعی کا قول منقول ہے:

وددت لو کان لی مثل جبل احد ذھبا فانفقتہ علی قرأۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص۹)

میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کی برابر سونا ہو تو میلاد شریف کے پڑھوانے پر صرف کر دوں۔

(۷) اسی میں حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کا قول منقول ہے:

من حضر مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعظم قدرہ فقد فاز بالایمان۔

جو میلاد شریف میں شامل ہوا اور اس نے اسکی عظمت کی تو گویا وہ ایمان میں کامیاب ہوگیا۔

(۸) اسی میں حضرت معروف کرخی قدس سرہٗ کا قول منقول ہے۔

من هيأ طعاما لاجل قرأة مولد النبي صلى الله عليه وسلم وجمع اخوانا واوقد سراجا ولبس جديدا وتبخر وتعطر تعظيما لمولد النبي صلى الله عليه وسلم حشره الله يوم القيمة مع الفرقة الاولى من النبيين وكان في اعلى عليين۔	جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کے لئے کھانا تیار کیا اور مسلمانوں کو جمع کیا اور روشنی کی اور نیا لباس پہنا اور خوشبو سلگھائی اور عطر لگایا میلاد کی تعظیم کے لئے تو اللہ روز قیامت پہلے گروہ حضرات انبیاء کے ساتھ حشر کرے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا۔

(از نعمۃ الکبریٰ ص۹)

(۹) اسی میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:

من جمع لمولد النبي صلى الله عليه وسلم اخوانا وهيأ طعاما واخلى مكانا وعمل احسانا وصار سببا لقرأته بعثه الله يوم القيمة مع الصديقين والشهداء والصالحين ويكون في جنات النعيم۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص۱۱)	جسنے میلاد کیلئے مسلمانوں کو جمع کیا اور کھانا تیار کرایا اور مکان مخصوص کرایا اور احسان کیا اور اسکے پڑھوانیکا سبب بنا تو اللہ تعالیٰ اسکو بروز حشر صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحین کیساتھ اٹھائے گا اور وہ نعمت کی جنتوں میں پہنچے گا۔

(۱۰) اسی میں حضرت سری سقطی کا قول منقول ہے:

من قصد موضعا يقرأ فيه مولد النبي صلى الله عليه وسلم فقد قصد روضة من رياض الجنة (از نعمۃ الکبریٰ ص۱۱)	جسنے ایسی جگہ کا قصد کیا جس میں میلاد شریف پڑھا جارہا ہے تو اس نے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا۔

(۱۱) اسی میں حضرت امام فخر الدین رازی قدس سرہ کا قول منقول ہے۔

ما من شخص قرأ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ملح او بر او شیئ آخر من الماکولات الاظہرت فیہ البرکۃ و فی کل شیئ۔ وصل الیہ من ذلک الماکول فانہ یضطرب ولا یستقر حتے یغفر اللہ لآکلہ۔ (از نعمۃ الکبریٰ صـ۱)

جس شخص نے نمک یا گندم یا کسی کھانے کی چیز پر میلاد شریف پڑھوایا تو اس شئی میں اور ہر شئی میں برکت ظاہر ہوگی اور یہ چیز اس کو حاصل ہوگی اور اللہ اس کے کھانے والے کی مغفرت کردیگا۔

(۱۲) اسی میں انہیں امام رازی کا دوسرا قول منقول ہے :

وان قرأ مولد النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی ماء فمن شرب من ذلک الماء دخل قلبہ الف نور و رحمۃ وخرج منہ غل وعلۃ ولا یموت ذلک القلب یوم تموت القلوب۔ (از نعمۃ الکبریٰ صـ۱)

اگر پانی پر میلاد شریف پڑھوایا تو جو اس پانی کو پئے گا تو اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمت داخل ہوں گے اور اس کے قلب سے ہزار کینہ اور بیماری نکل جائیگی اور اس کا قلب اس دن مردہ نہ ہوگا جبدن دل مردہ ہوجائینگے

(۱۳) اسی میں انہیں امام رازی کا تیسرا قول منقول ہے ۔

من قرأ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی دراہم مسکوکۃ فضۃ کانت او ذہبا وخلط تلک الدراہم بغیرہا وقعت فیہا البرکۃ ولا یفتقر صاحبہا.

جس نے سکہ دار چاندی سونے کے سکوں پر میلاد پڑھوایا اور ان سکوں کو دوسرے سکوں میں ملایا تو ان میں برکت ہوجائے گی ۔ اور یہ شخص محتاج نہ ہوگا ۔ (از نعمۃ الکبریٰ صـ۱)

(۱۴) اسی میں حضرت خاتم المحدثین علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا قول وسائل شرح شمائل سے نقل کیا ہے :

مامن بیت او مسجد او محلة قرئ فیه مولد النبی صلی الله علیه وسلم الاحفت الملائکة ذلك البیت او المسجد او المحلة وصلت الملائکة علی اهل ذلك المکان وعمهم الله تعالیٰ بالرحمة والرضوان.

جس گھر یا مسجد یا محلہ میں میلاد شریف پڑھا جائے گا تو اس کو فرشتے اس پر چھا جائیں گے اور ان کے مالکوں پر دعاءِ رحمت کریں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت و خوشنودی سے نوازے گا۔

(از نعمۃ الکبریٰ ص۱۷)

(۱۵) اسی میں انھیں علامہ سیوطی کا قول منقول ہے:

مامن مسلم قرء فی بیته مولد النبی صلی الله علیه وسلم الا رفع الله سبحانه وتعالیٰ القحط والوباء والحرق والغرق والآفات والبلیات والبغض والحسد وعین السوء واللصوص عن اهل ذلك البیت واذا مات هون الله علیه جواب منکر ونکیر ویکون فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر.

جو مسلمان بھی اپنے گھر میں میلاد شریف پڑھوائے گا تو اللہ تعالیٰ اس گھر سے قحط و وبا جلنے ڈوبنے اور آفات و بلیات اور بغض و حسد اور بدنظر اور چوری سے محفوظ رکھے گا۔ اور جب وہ مر جائے گا تو اللہ اس پر منکر نکیر کے جواب آسان کرے گا۔ اور وہ سچائی کی جگہ میں حضورِ الٰہی میں رہے گا۔

(از نعمۃ الکبریٰ ص۱۳)

(۱۶) سیرت حلبی میں انھیں علامہ سیوطی کا استدلال نقل فرمایا۔

وفی حدیث انه صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد ما جاءته النبوة قال الامام احمد هذا منکر ای حدیث

حضور کی حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنی طرف سے عقیقہ کیا بعد نبوت کے امام احمد نے تو کہا کہ یہ حدیث منکر ہے اور حدیث منکر ضعیف

منکر والحدیث المنکر من اقسام الضعیف لا انہ باطل کما توھم والحافظ السیوطی لم یتعرض لذلک وجعلہ اصلا لعمل المولد قال لان العقیقۃ لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان ھذا الذی فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار الشکر علی ایجاد اللہ تعالیٰ ایاہ رحمۃ للعالمین وتشریعا الامتہ کما کان یصلی علی نفسہ لذلک قال فیستحب لنا اظہار الشکر بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثوں میں سے ہے اور باطل نہیں ہے جیسا کہ حافظ سیوطی نے وہم کیا اور اسکے درپے نہ ہوئے اور اس حدیث کو میلاد شریف کی اصل قرار دیا۔ اس لئے کہ عقیقہ دوسری مرتبہ بار بار نہیں کیا جاتا۔ تو حضور کے اس فعل کو اس شکر کے اظہار کیلئے قرار دیا گیا۔ کہ انھیں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا جب کہ حضور اپنے اوپر درود پڑھا کرتے تھے اسی بنا پر کہا کہ ہمارے لئے اظہار شکر کیلئے میلاد مستحب ٹھہرا۔

(از سیرت حلبی صہ ۵۴ ج ۱)

(۱۷) علامہ ابن حجر مکی سوال میلاد کے جواب میں فرماتے ہیں:

ظھولی تخریجہ علی اصل ثابت وھو ما فی الصحیحین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألھم فقالوا ھو یوم اغرق اللہ فیہ فرعون ونجی موسیٰ ونحن نصومہ شکرا فقال نحن اولی بموسیٰ منکم۔

فرمایا کہ مجھے میلاد کی اصل بخاری و مسلم کی اس حدیث سے ثابت و ظاہر ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو یہود کو یوم عاشورہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ دن ہے جسمیں اللہ نے فرعون کو ڈبو یا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تو ہم اس بنا پر روزہ رکھتے

ہیں شکر کیلئے حضور نے فرمایا کہ ہم باعتبار تمہارے زیادہ اولیٰ ہیں۔

(از سیرت نبوی ص۴۶ ج۱)

(۱۸) سیرت حلبی میں علامہ علی بن برہان الدین حلبی تحریر فرماتے ہیں:

وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك اى بدعة حسنة ومن ثم قال الامام ابو شامة شيخ الامام النووى من احسن ما ابتدع فى زماننا ما يفعل كل عام فى اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان للفقراء مشعر بمحبته صلى الله عليه وسلم وتعظيمه فى قلب فاعل ذلك وشكر الله على ما من به من ايجاد رسوله صلى الله عليه وسلم الذى ارسله رحمة للعلمين هذا كلامه.

اور میلاد کا کرنا اور لوگوں کا اسمیں جمع کرنا بدعت حسنہ ہے اسی بنا پر امام ابوشامہ استاذ امام نووی نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں ہر سال بارہ ربیع الاول میں جو میلاد ہوتا ہے اور صدقات دیتے ہیں۔ اور نیک کام کرتے ہیں اور زینت و سرور کا اظہار کرتے ہیں تو بلا شک اس میں علاوہ اس کے کہ فقیروں پر احسان ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا پتہ دیتا ہے اور اس امر کا شکر ہے کہ حضور رحمۃ عالم بنکر پیدا ہوئے یہ ان کا کلام ہے۔

(از سیرت حلبی ص۱۰۰ ج۱)

(۱۹) سیدی احمد دحلان مکی سیرت نبوی میں فرماتے ہیں:

ان عمل المولد احدث بعد القرون الثلاثة ثم لا زال اهل الاسلام من

بیشک میلاد کا کرنا قرون ثلثہ کے بعد پیدا ہوا۔ پھر ہمیشہ سے اہل اسلام تمام اطراف

سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویعتنون بقرأۃ مولدہ الکریم	اور شہروں میں میلاد کرتے ہیں اور اسکی راتوں میں صدقے دیتے ہیں اور میلاد کے پڑھوانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ (از سیرت نبوی ص ۲۵ ج ۱)

(۲۰) حضرت شیخ محقق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

ابولہب بولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد در عذاب وی تخفیف کرد و روز دوشنبہ از وے عذاب برداشت چنانکہ در حدیث آمدہ ست و دریجا سند ست مراہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند۔ (از مدارج النبوۃ ص ۲۶ ج ۲)	ابولہب کی حضور کے میلاد کی خوشی کے عوض میں عذاب سے تخفیف ہوئی کہ پیر کے دن اس سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے جیساکہ حدیث میں وارد ہے۔ تو اسی جگہ سے میلاد کرنے والوں کے لئے سند میلاد کی ہوئی کہ وہ اس دن خوشی کریں اور اپنے مال خرچ کریں۔

الحاصل اسقدر آیات واحادیث واجماع وقیاس ہر چہار دلائل شرع سے اور اقوال سلف وخلف سے میلاد شریف کا مستحب ہونا ثابت ہوگیا تو اہل سنت کا عقیدہ وعمل ان کے موافق اترا۔ اور وہابیہ کا اسکو حرام بدعت۔ کفر وشرک کہنا سب کے خلاف ثابت ہوا۔ تو وہابیہ کی اس مسئلہ میں یہ کمزور حقیقت ہے۔ اور اس پر اچھلتے کودتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دیا کرتے ہیں اور خود اپنے دعوے پر ایک کمزور سی دلیل بھی پیش نہیں کرسکتے۔ ناظرین اس کو بنظر انصاف موازنہ کرکے حق وباطل کا فیصلہ کریں۔

الحاصل جب میلاد شریف کے استحباب کے لئے اس قدر آیات واحادیث

اور اقوال سلف وخلف موجود ہیں۔ ان سے عقیدۂ اہلسنت کی حقانیت وصداقت ثابت ہوگئی اور عقیدۂ وہابیہ کی غلطی اور بطلان ثابت ہوگیا کہ وہ ان سب کے منکر ومخالف ہیں اور اہل سنت ان سب پر عامل ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

مسئلہ قیامِ میلاد

عقیدۂ وھابیہ ۔ میں قیام میلاد مکروہ ناجائز بدعت بلکہ کفر وشرک تک ہے — اور قیام بھی بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے معہذا مشابہ بفعل ہنود ہے۔ اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ منع ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۳۹ ج۱) قیام مروج جو امور محدثہ ممنوعہ کو مشتمل ہو ناجائز وبدعت ہے (فتاویٰ دیوبندیہ ص۳۸ ج۱) وقت ذکر ولادت کے کھڑے ہوتے ہیں پھر اس میں بعض کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف رکھتے ہیں یہ تو بالکل شرک ہے۔ (از فتاویٰ امدادیہ ص۵۴ جلد۴) اور تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں شمار کرایا ہے۔ ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے تو کھڑے ہوجانا (از تذکیر الاخوان ص۸۵)

اھلسنّت کے نزدیک قیام میلاد نہ فقط جائز بلکہ مستحب ومستحسن ہے۔ اور امت کا معمول ہے قرآن اور حدیث سے اسکی اصل ثابت ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ قیام تین طرح کا ہوتا ہے۔ قیام مسرت۔ قیام محبت۔ قیام عظمت۔ قیام مسرت وہ ہے جو کسی خوشی ومسرت کے اظہار کیلئے کیا جاتا ہے۔ یہ بھی فعل صحابہ سے ثابت ہے اور اسکی اصل حدیث شریف میں موجود ہے۔ مسند امام احمد میں یہ حدیث ہے:

حدیث عن عثمان رضی اللہ عنہ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ

قلت توفی اللہ تعالیٰ نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابو بکر قد سألتہ عن ذالک فقمت الیہ	میں نے حضرت ابو بکر سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے دریافت نہ کر سکے حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے حضور سے دریافت کر لیا ہے تو میں اسکے شوق میں کھڑا ہو گیا
(از مشکوۃ شریف صـ۸۶)	

اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس بات کے سننے اور شوق میں قیام کیا تو یہی تو قیام مسرت ہوا۔ تو قیام مسرت سنت صحابہ وسنت خلفاء راشدین ثابت ہوا۔ اسی طرح قیام محبت بھی ہے وہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔

حدیث۔ عن عائشہ کانت (الفاطمہ) اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ	حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ جب حضرت فاطمہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور انکے لئے قیام فرماتے اور انکا ہاتھ پکڑتے اور اسکو بوسہ دیتے اور انکو اپنی جگہ پر بٹھلاتے۔
(از مشکوۃ شریف صـ۴۰۲)	

اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت فاطمہ کے لئے قیام کیا یہ قیام محبت ہی تو تھا جسمیں محبت کا اظہار مقصود تھا تو قیام محبت بھی سنت ثابت ہوا۔ قیام میلاد میں اگرچہ یہ دونوں ممکن ہیں کہ لوگ بوقت ذکر ولادت اظہار مسرت ومحبت کیلئے قیام کریں اسمیں کوئی محظور شرعی لازم نہیں آتا۔ لیکن امت نے اس قیام کو قیام عظمت قرار دیا ہے۔ اسی بنا پر اسکو قیام تعظیمی کہا جاتا ہے تو یہ

قیام بکثرت دلائل سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ (سورہ حج پ ۱۷ ع ۱۴)

جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

آیت (۲) وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ (سورہ حج پ ۱۷ ع ۱۴)

جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اسکے لئے اسکے رب کے یہاں خیر ہے۔

آیت (۳) اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ (فتح پ ۲۶ ع ۱)

بیشک ہم نے بھیجا تمہیں حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سنانیوالا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو

ان آیات سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر ضروری ہے اور اللہ ان کی تعظیم کا حکم دیتا ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۳) عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم (رواہ البخاری والمسلم از مشکوۃ شریف ص ۴۰۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی جب بنی قریظہ نے حضرت سعد کو اپنا حکم تجویز کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس اطلاع بھیجی اور وہ عنقریب ہی تھے تو وہ دراز گوش پر سوار ہو کر حاضر ہوئے جب دربار رسالت کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سردار کیلئے قیام کرو

حدیث (۴) عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتے نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ
(از مشکوٰۃ شریف صہ ۴۰۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور گفتگو فرماتے اور جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اسوقت تک کھڑے رہتے کہ آپکو کسی ازواج مطہرات کے گھر میں داخل ہوتا دیکھتے۔

حدیث (۵) عن عائشہ کان النبی علیہ السلام اذا دخل علیھا الفاطمۃ قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا
(از مشکوٰۃ شریف صہ ۴۰۲)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ جب حضور نبی کریم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے تو وہ حضور کیلئے قیام کرتی اور آپکا دست مبارک لیکر اسکو بوسہ دیتیں اور آپکو اپنی جگہ خاص میں بٹھاتیں۔

حدیث (۶) مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن (از ردالمحتار صہ ۳۲/۵۷)

مسلمان جس چیز کو اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

دلائل از اقوال سلف وخلف

(۱) علامہ علی بن برہان الدین حلبی سیرت حلبی میں فرماتے ہیں۔

وقد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلے اللہ علیہ وسلم من عالم الامۃ و

اور آپکے ذکر کے وقت قیام کا وجود ہوا امت کے زبردست عالم اماموں کے پیشوا

مقتدی الائمۃ دینا ودعا الامام تقی الدین السبکی وتابعہ علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصرہ فقد حکی بعضھم ان الامام السبکی اجتمع عندہ جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد منشد قول الصرصری فی مدحہ صلی اللہ علیہ وسلم قلیل لمدح المصطفی الخط بالذہب علی ورق من خط احسن من کتب وان تنہض الاشراف عند سماعہ قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب فعند ذلک قام الامام السبکی رحمۃ اللہ علیہ وجمیع من فی المجلس فحصل انس کبیر بذلک المجلس ویکفی مثل ذلک فی الاقتداء۔

(از سیرت حلبی مصری ص۱۰۱)

امام تقی الدین سبکی سے اور اسمیں اسلام کے بڑے مشائخ نے ان کا اتباع اور پیروی کی کہ ان کے زمانے میں اور بعض نے حکایت کی کہ حضرت امام سبکی کے پاس انکے ہم زمانہ علماء کی کثیر جماعت موجود تھی تو کسی نے علامہ صرصری کا یہ شعر پڑھا۔ نعت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ بھی تھوڑا ہے کہ سب سے اچھا خوشنویس ہو اسکے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھا جائے اور جو ذی شرف لوگ ہوں انکی نعت سنکر صف باندھکر سرو قد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں تو ان اشعار کو سنکر حضرت امام سبکی نے اور جملہ علماء حاضرین مجلس نے قیام کیا اسی سے اس مجلس میں بہت انس حاصل ہوا اتنی بات پیروی کے لیے کافی ہے۔

(۳) علامہ سیدی احمد دحلان سیرۃ النبی میں فرماتے ہیں:

قام الامام السبکی وجمیع من بالمجلس فحصل انس کبیر فی ذلک المجلس و عمل المولد واجتماع الناس لہ کذلک

حضرت امام سبکی اور تمام حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور مجلس میں نہایت انس حاصل ہوا۔ اور میلاد کرنا اور لوگوں کا اس

مستحسن (از سیرۃ النبی مصری ص ۴۵) جمع ہونا بھی اسی طرح مستحسن ہے۔

(۳) اسی میں ہے۔ جرت العادۃ ان الناس اذا سمعوا ذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم یقومون تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذ القیام مستحسن لما فیہ من تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد فعل ذلک کثیر من علماء الامۃ الذین یقتدی بھم۔

اور عادت جاری ہو گئی کہ لوگ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا ذکر سنتے ہیں تو تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اور یہ قیام مستحسن ہے کہ اس میں تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اسکو بہت سے امت کے ان علماء نے کیا جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔

(از سیرۃ النبی مصری ص ۴۴۔ ۴۵)

(۴) سید احمد عابدین شرح مولد ابن حجر میں فرماتے ہیں:

جرت العادۃ بانہ اذا ساق الوعاظ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکروا وضع امہ لہ قام الناس عند ذلک تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا القیام بدعۃ حسنۃ لما فیھا من اظھار الفرح والسرور والتعظیم بل مستحبۃ لمن غلب علیہ الحب والاجلال لھذا النبی الکریم۔

یہ عادت جاری ہو چکی کہ جب ذاکر میلاد کا بیان کرتا ہے اور آپ کی وقت ولادت کے ذکر پر پہنچتا ہے تو اسوقت لوگ تعظیم کیلئے قیام کرتے ہیں اور یہ قیام بدعت حسنہ ہے کہ اسمیں فرحت و سرور اور تعظیم کا اظہار ہے۔ بلکہ وہ مستحب ہے۔ اسکے واسطے جس پر محبت و تعظیم کا غلبہ ہے۔

(از جواہر البحار مصری ص ۱۱۴۴/۲۷)

(۵) علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی اس کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

اقول ولم تزل عليه المواظبة من العلماء الاعلام والمشائخ الكرام.

اس قیام میلاد پر علماء کرام و مشائخین عظام نے ہمیشگی کی۔ (از جواہر البحار مصری ص ۱۲۲ ج ۲)

(۶) حضرت علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی اپنے مولد میں فرماتے ہیں:

وقد استحسن القيام عند ذكر مولده الشريف ائمة ذو رواية ورويّة فطوبى لمن كان تعظيمه صلى الله عليه وسلم غاية مرامه ومرماه (از جواہر البحار ص ۲۴۸)

حضور کے ذکر میلاد کے وقت قیام مستحسن کیا اُن اماموں نے جو صاحبان روایت و رویت ہیں تو اسکے لئے خوشخبری ہے جسکی نہایت مراد و مقصود تعظیم مصطفےٰ ہے۔

(۷) علامہ ابن حجر المولد الکبیر میں فرماتے ہیں:

فيقال نظير ذلك في القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم وايضاً قال اجتمعت الامة المحمدية من اهل السنة والجماعة على استحسان القيام المذكور.

اور اسکی نظیر قیام بوقت ذکر ولادت ہے کہ اہل سنت وجماعت کا اس کے مستحسن ہونے پر اجماع ہو چکا۔ (از الکوکب الازہر والدر المنظم ص ۱۴۳)

(۸) فاضل اجل سید جعفر بن اسماعیل مدنی نے الکوکب الازہر میں فرمایا۔

القيام عند ذكر ولادة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم امر لا شك في استحبابه واستحسانه وندبه يحصل لفاعله من الثواب الاوفر. (از اقامۃ القیام ص ۱۱)

قیام بوقت ذکر ولادت سید مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب اور مستحسن ہونے میں شک نہیں۔ اسکے کرنے والے کو پورا پورا ثواب حاصل ہوگا۔

(۹) حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

اجماع کردہ اند کہ جماہیر علماء بایں حدیث براکرام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف بقیام۔ (از اشعۃ اللمعات ص۲۰ ج۴)

اس حدیث کی بنا پر تمام علماء نے اجماع کیا ہے کہ علماء۔ فضلاء۔ صلحاء کی تعظیم کے لئے قیام کیا جائے۔

(۱۰) علامہ سید احمد دحلان اپنی کتاب الدرر السنیہ میں فرماتے ہیں:

ومن تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرح بلیلۃ ولادتہ وقرأۃ المولد والقیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم واطعام الطعام وغیر ذلک مما یعتاد الناس فعلہ من انواع البر فان ذلک کلہ من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم (از درر السنیہ مصری ص۱۱)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے شب ولادت فرحت وخوشی کرنا۔ اور بوقت ذکر ولادت کے قیام کرنا ہے۔ اور کھانا کھلانا وغیرہ ہے جسکے کرنے کی لوگوں میں عادت جاری ہوگئی تو یہ امور خیر سے ایک امر خیر ہے اور یہ سب حضور کی تعظیم میں سے ہے۔

اب رہا بوقت ذکر ولادت قیام کرنا تو یہ اس بنیاد پر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی تعظیم مثل ذات پاک کے ہے اور تعظیم ذات سے ایک صورت قیام بھی ہے جو بوقت قدوم معظم کے بجا لایا جاتا ہے اور ذکر ولادت حضور کے دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔ تو یہ قیام اس ذکر کے ساتھ مناسب ہوا۔ تو اسی بنا پر یہ قیام بوقت ذکر ولادت کیا جاتا ہے۔ اہل سنت اسکے دعویدار نہیں ہیں کہ اس وقت خود حضور بہ نفس نفیس مجلس میں تشریف لاتے ہیں اس بنا پر قیام ہوتا ہے نہ کسی ذمہ دار شخص نے تحریر کیا ہے نہ عوام کا یہ خیال ہونا چاہیئے اگرچہ کہیں ایسا

ہوجاتا ہو اور یہ آپ کی قدرت تصرف سے بعید بھی نہیں ہے جسپر دلائل قائم ہیں ۔

الحاصل اس مسئلہ قیام میلاد میں اہل سنت کا قول ان آیات واحادیث اور اقوال کے موافق ہے اور عقیدہ وہابیہ سب کے خلاف ہے تو اس کا غلط اور باطل ہونا اور قول اہل سنت کا صحیح وحق ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہے۔ اس میں اور مزید تفصیل ہوسکتی تھی مگر اسی کو کافی متصور کیا گیا ۔

مسئلہ فاتحہ

عقیدۂ وہابیہ میں فاتحہ بدعت، حرام اور ناجائز اور مشابہ ہنود ہے ۔

فاتحہ مروجہ بھی بدعت ہے معہذا مشابہ بفعل ہنود ہے اور تشبہ غیر قوم کیساتھ منع ہے (از فتاوٰی رشیدیہ ص ۳۹ ج ۱) فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہیئے (از فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۱ ج ۲) وآنکہ طعام روبرو نہادہ چیزے می خوانند ہیں ہم طریق ہنود ست ترک چنیں رسوم واجب ست (از فتاوٰی امدادیہ ص ۵۵ ج ۲) ہنود کا طریقہ ہے ایسی رسوم کا ترک کرنا واجب ہے ۔

اہلسنت کے نزدیک فاتحہ جائز ومباح ہے اور امت کا معمول بہ ہے اور ایصال ثواب کی ایک قسم ہے جس پر بکثرت دلائل قائم ہیں ۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (سورہ توبہ پ ۱۱ ع ۲)

اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے ۔

آیت (۲) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (سورہ محمد پ ۲۶ ع ۲)

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو

آیت (۳) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ (سورہ نوح پ ۲۹ ع ۲)

اے میرے رب مجھکو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور اُسے جو ایمان کیساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلماں مردوں اور عورتوں کو۔

آیت (۴) رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ (سورہ ابراہیم۔ پ ۱۳ ع ۶)

اے میرے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

آیت (۵) اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ (سورہ مومن پ ۲۴ ع ۱)

وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اسکے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے ہیں اور س پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انھیں بخشدے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

آیت (۶) وَالْمَلٰٓئِكَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ (سورہ الشوریٰ ۔۔ پ ۲۵ ع ۲)

اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کیساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں۔ اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔

آیت (۷) وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں

يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُونَا بِالْاِيْمَانِ . (سورہ حشر پ ۲۸ ع ۱)	اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔
آیت (۸) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (سورہ طور پ ۲۷ ع ۱)	اور جو ایمان لائے اور انکی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔ ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔
آیت (۹) وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰئِكَ عُقْبَى الدَّارِ جنت عدن يدخلونها ومن صلح من اٰبائهم وازواجهم وذرياتهم (سورہ رعد پ ۱۳ ع ۲)	اور وہ جنھوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا۔ اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انھیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں۔

دلائل از تفاسیر

(۱) تفسیر خازن و تفسیر معالم میں زیر آیت ۱ تحریر فرماتے ہیں۔

ای ادع لهم واستغفر لهم ان الصلوٰة فی اللغة الدعاء (سکن لهم) ای ان دعائك رحمة لهم (از خازن و معالم ص ۱۱ ج ۳)	حضور آپ مسلمانوں کے حق میں دعا کریں۔ اور استغفار کریں کہ لغت میں صلوٰۃ کے معنے دعا کے ہیں۔ کہ آپ کا دعا کرنا ان کے حق میں رحمت ہے۔

(۲) تفسیر مدارک میں تحت آیت ۱ تحریر فرماتے ہیں۔

(وصل علیہم) واعطف علیہم بالدعاء لہم و ترحم (ان صلوتک سکن لہم) یسکنون الیہ وتطمئن قلوبہم بان اللہ قد تاب علیہم (واللہ سمیع علیم) لدعائک (از مدارک ص۱۱۱ ج ۲)	آپ ان کے حق میں دعا کریں اور دعا کرکے ان پر مہربانی کریں کہ آپ کی دعا ان کے لئے باعث سکون اور اطمینان قلوب ہے بیشک اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور وہ آپکی دعا کو سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳) تفسیر صاوی علی الجلالین میں ہے تحت آیت ۲ فرماتے ہیں:

ورد فی الحدیث حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم فی الصباح و فی المساء فان وجدت خیرا حمدت اللہ وان وجدت سوء ا استغفرت لکم فدعاء رسول اللہ حاصل فی حیاتہ وبعد مماتہ ولا عبرۃ بمن ضل وزاغ عن الحق وخالف فی ذلک (از صاوی ص۱۴۲ ج ۲)	حدیث شریف میں وارد ہوا کہ میری حیات بھی تمہارے لئے خیر ہے اور میری وفات بھی خیر ہے۔ مجھ پر تمہارے اعمال صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں تو میں اگر نیکی پاتا ہوں تو اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اگر بدی کو پاتا ہوں تو تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا انکی حیات اور بعد وفات کے حاصل ہے اور جو گمراہ ہو گیا اور بہک گیا اور اسکا مخالف ہوا اسکا کوئی اعتبار نہیں۔

(۴) تفسیر معالم و تفسیر خازن تفسیر جمل۔ تفسیر صاوی سب میں یہی مضمون بالفاظ مختلفہ تحت آیت ۲ میں ہے:

ومعنے الآیۃ استغفر لذنبک ای لذنوب اہل بیتک وللمومنین والمومنات	اور آیت کے یہ معنے ہیں کہ اے حبیب آپ اپنے اہلبیت کے گناہوں اور مسلمان ابجنی

یعنی من غیر اھل بیتہ وھذا اکرام من اللہ عزوجل لھذا الامۃ حیث امر نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستغفر لذنوبھم وھو الشفیع المجاب (وفیہ ایضاً) قیل الخطاب لہ والمراد بہ الامۃ وعلی ھذا الفعل توجب الآیۃ استغفار الانسان لجمیع المومنین. (معالم و خازن ص۱۵۱ ج۶) و صاوی ص۷۶ ج۴	مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کریں۔ اور اللہ کا اس امت پر یہ اکرام ہے کہ اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے گناہوں کے استغفار کا حکم فرمایا تو حضور شفاعت کرنے والے اور مقبول الشفاعت ہیں اور بعض نے کہا کہ لذنبک میں خطاب اگرچہ حضور سے ہے۔ اس سے مراد آپکی امت ہے۔ اور اس فعل سے آیہ واجب کرتی ہے کہ مسلمان تمام مومنین کیلئے استغفار کرے۔

(۵) تفسیر خازن و تفسیر جمل و تفسیر صاوی میں تحت آیۃ ۲۱ فرماتے ہیں:

ھذا دعاء للمومنین بالمغفرۃ واللہ تعالیٰ لا یرد دعا خلیلہ ابراھیم ففیہ بشارۃ عظیمۃ لجمیع المومنین بالمغفرۃ (صاوی ص۲۴۳ ج۳) (خازن ص۴۳ ج۴)	یہ مومنین کے لئے دعائے مغفرت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کی دعا رد نہ فرمائیگا تو اسمیں تمام مسلمانوں کے لئے مغفرت کی زبردست بشارت ہے۔

(۶) تفسیر خازن۔ تفسیر جمل۔ تفسیر صاوی میں تحت آیۃ ۵ فرماتے ہیں:

یسئلون اللہ تعالیٰ المغفرۃ لھم (وفیہ ایضاً) اذا دخل المومن الجنۃ قال این ابی واین امی واین زوجتی فیقال انھم لم یعلموا عملک فیقول انی	اور اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کیلئے مغفرت مانگیں جب مسلمان جنت میں پہنچیگا تو کہیگا کہ میرا باپ کہاں ہے میری ماں کہاں ہے اور میری بیوی کہاں ہے تو ان سے کہا جائیگا

کنت اعمل لی ولهم فیقال ادخلوهم الجنة فاذا اجتمع باهله فی الجنة یات اکمل لسروره ولذاته (ازصاوی صـ۲ جلد۴)	کہ انھوں نے تیرا سا عمل نہیں کیا تو یہ کہیگا کہ میں نے تو اپنے اور ان کیلئے اعمال کئے تھے تو اسے کہا جائیگا کہ ان کو جنت میں لے جا تو جب وہ جنت میں مع اپنے اہل کے جمع ہو جائیگا تو اسکی مسرت کامل ترین ہو جائیگی.

(۷) تفسیر صاوی میں تحت آیہ ۷ فرماتے ہیں:

ادع لهما بالرحمة ولو فی کل یوم ولیلة خمس مرات. (تفسیر صاوی صـ۲۹۳ ج۲)	ان دونوں ماں باپ کیلئے دعائے رحمت کر کہ اگرچہ ہر روز و شب میں پانچ بار ہو.

(۸) تفسیر جمل میں تحت آیہ ۸ فرماتے ہیں:

قوله (الذین سبقونا بالایمان) ای بالموت علیه فینبغی لکل واحد من القائلین لهذا الفعل ان یقصد من سبقه من انتقل قبله من زمنه الی عصر النبی صلی الله علیه وسلم فیدخل جمیع من تقدمه من المسلمین لاخصوص المهاجرین والانصار	اور وہ لوگ جو ہم سے پہلے ایمان لائے. اور ایمان پر ان کی موت ہوئی تو اس کے ہر کہنے والے کیلئے لائق ہے کہ اس سے پہلے جو بھی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک گزر چکے ان کا قصد کرے تو اپنے سے پہلے تمام مسلمانوں کو دعا میں داخل کرے. نہ کہ خاص مہاجرین و انصار کو. (تفسیر جمل صـ۳۱۷ ج۴)

(۹) تفسیر مدارک میں تحت آیہ ۹ فرماتے ہیں.

الحقنا بهم ذریتهم ای تلحق الاولاد	ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی یعنی اولا

بایمانهم واعمالهم درجات الاٰباء وان تقصرت اعمال الذریة من اعمال الاٰباء. (تفسیر مدارک ص۱۴۵ ج۴)

مع اپنے ایمان اور اعمال کے ساتھ باپوں کے درجوں تک ملادی جائیگی اگرچہ اولاد کے اعمال باپوں کے اعمال سے کم ہوں۔

(۱۰) تفسیر صاوی میں تحت آیۃ ۹ فرماتے ہیں:

والمعنی ان المومن اذا کان عمله اکثر الحق به من دونه فی العمل ابنا کان او ابا ویلحق بالذریة من النسب الذریة بالسبب وهو المحبة فان حصل مع المحبة تعلیم علم او عمل کان احق باللحوق کالتلامذة فانهم یلحقون باشیاخهم واشیاخ الاشیاخ یلحقون بالاشیاخ ان کانوا دونهم فی العمل والاصل فی ذلک قوله صلے الله اذا دخل اهل الجنة الجنة سأل احدهم عن ابویه وعن زوجته وولده فیقال انهم لم یدرکوا ما ادرکت فیقول یارب انی عملت لی ولهم فیومر بالحاقهم به.

(از تفسیر صاوی ص۱۱۱ ج۴)

معنے یہ ہیں کہ جب مومن کا عمل کثیر ہوگا تو اسکے ساتھ کم عمل والا ملا دیا جائے گا۔ وہ بیٹا ہو یا باپ اور ذریت نسبی کے ساتھ ذریت سببی ملادی جائے گی کہ وہ سبب محبت ہے تو اگر محبت کے ساتھ علم یا عمل کی تعلیم بھی ہو تو وہ بھی لاحق ہونیکا حقدار ہے جیسے شاگرد اپنے استادوں کے ساتھ لاحق کر دیئے جائیں اگرچہ وہ ان سے عمل میں کمتر ہوں۔ اور اصل اس میں فرمان حدیث ہے کہ جب جنتی جنت میں پہنچیں گے تو کوئی ان کا اپنے ماں باپ کو دریافت کریگا کوئی بیوی کو کوئی اولاد کو دریافت کریگا تو ان سے کہا جائیگا انھوں نے اس درجہ کو نہیں پایا۔ جسکو تو پایا گیا تو وہ کہیگا اے رب میں نے اپنے لیئے اور ان کیلئے عمل کئے تھے تو انھیں اسکے

ساتھ لاحق ہونیکا حکم کر دیا جائے گا

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ماالمیت فی قبرہ الاشبہ الغریق المتغوث ینتظر دعوۃ من اب وام او اخ او ولد او صدیق ثقۃ فاذا الحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللّٰہ تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم۔

(رواہ البیہقی از مشکوٰۃ ص ۲۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ڈوبنے والے کے مشابہ ہوتا ہے جو فریاد کرنے والا ہوتا ہے اپنے باپ یا ماں اور بھائی۔ اولاد۔ سچے دوست کی دعاؤں کا انتظار کرتا ہے تو جب اسکو وہ دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا و ما فیہا سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور بیشک اللّٰہ تعالیٰ اہل قبور پر زمین والونکی دعا پہاڑوں جیسی پہنچاتا ہے اور بیشک مُردوں کی طرف زندوں کا ہدیہ ان کے لئے مغفرت چاہنا ہے۔

حدیث (۲) عن سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللّٰہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا قال ھذہ لام سعد

(رواہ ابو داؤد والنسائی از مشکوٰۃ شریف ص ۱۶۹)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ام سعد کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا پانی تو ان کی طرف سے کنواں تیار کرایا گیا فرمایا کہ یہ ام سعد کا کنواں ہے۔

حدیث (۳) عن عائشۃ قالت ان

حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے مروی انہوں نے

رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تکلمت تصدقت فهل لها اجران تصدقت عنها قال نعم. (ما رواہ البخاری والمسلم از مشکوۃ شریف ص۱۶۲)

کہا کہ ایک شخص نے عرض کیا بیشک میری ماں فوت ہوگئی اور میں یہ گمان رکھتا ہوں کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی تو کیا اسکو ثواب ملیگا اگر میں اسکی طرف سے صدقہ کردوں۔ فرمایا ہاں۔

حدیث (۴) عن ابی هریرة اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له. رواہ البخاری والمسلم والوداؤد (از جامع صغیر ص۲۹ ج۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی جب انسان مرجاتا ہے تو اسکا عمل بند ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں۔ صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے نفع حاصل ہوتا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

حدیث (۵) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتی مرحومة تدخل قبورها بذنوبها وتخرج من قبورها لا ذنوب علیها یمحص عنها باستغفار المؤمنین لها. (از شرح الصدور ص۱۲۸)

(رواہ الطبرانی از جامع صغیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت مرحومہ ہے۔ قبروں میں مع گناہوں کے داخل ہوگی اور ان سے بے گناہ نکلے گی کہ مسلمانوں کے استغفار سے ان کے گناہوں سے پاک کردیئے جائیں گے۔

حدیث (۶) عن عقبة بن عامر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقة لتطفئ عن اهلها حر القبور

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک صدقہ اہل قبور سے انکی گرمی کو میٹ دیتا ہے۔

(از جامع صغیر ص ۶۹ ج ۱)

حدیث (۷) عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلها عن ابویہ فیکون لهما اجرها ولا ینقص من اجرہ شیئا (طبرانی از صحیح بہاری ص ۹۵۱ ج ۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نفلی صدقہ کرتا ہے تو اپنے ماں باپ کی طرف سے دے کہ وہ ان کے لئے اجر ہوگا اور اسکے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حدیث (۸) عن انس سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما من اهل میت یموت منهم میت فلیتصدقون عنہ بعد موت الا اهدا ها لہ جبریل علے طبق من نور ثم یقف علے شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق هذہ هدیۃ اهدا ها الیک اهلک فاقبلها فتدخل علیہ فیفرح بها ویستبشر ویحزن جیرانہ الذین لا یهدی الیهم شئی (رواہ الطبرانی از شرح الصدور از صحیح بہاری ص ۹۵۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس قوم کا آدمی مرجائے اور وہ اسکی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبرئیل اسکو نور کے طبق میں ہدیہ لیکر قبر کے کنارے پر پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں اے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے تو وہ متوجہ ہو جاتا ہے پھر وہ اسپر داخل ہوتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اسکے پڑوسی وہ رنجیدہ ہوتے ہیں جنکی طرف کوئی چیز ہدیہ نہ کی گئی۔

حدیث (۹) عن انس انہ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

اللہ نتصدق عن موتانا ونحج عنھم و ندعولھم فھل یصل ذلک الیھم فقال نعم انہ لیصل ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا اھدی الیہ۔

(از مراقی الفلاح ص۳۶۲)

یارسول اللہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کریں اور حج کریں اور ان کیلئے دعا کریں تو کیا انکو یہ پہنچیگا فرمایا ضرور پہنچیگا اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہاری طرف کوئی ہدیہ کیا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

حدیث (۱۰) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما یلحق المؤمن من حسناتہ بعد موتہ علم نشرہ او ولدا صالحا ترکہ ومصحف ورثہ او مسجد بناہ او بیتا لابن السبیل او نھرا اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ تلحقہ بعد موتہ۔

(رواہ ابن ماجہ وابن خزیمہ۔ از شرح الصدور للسیوطی ص۱۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مومن کو جو اسکی نیکیوں سے اسکے مرنے کے بعد پہنچتا ہے علم ہے جسکی اس نے اشاعت کی یا نیک اولاد ہے جسکو وہ چھوڑ گیا ہے یا قرآن شریف ہے جو اس نے کسی کو دیدیا ہے یا مسجد ہے جسکو اس نے بنایا ہے یا مسافرخانہ ہے جو اس نے مسافروں کیلئے تیار کیا ہے یا نہر ہے جسکو اس نے جاری کیا ہے یا صدقہ ہے جو اسنے اپنے مال سے تندرستی میں دیا ہے تو وہ اسکو موت کے بعد پہنچیگا۔

حدیث (۱۱) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل المقابر فقرأ یٰس خفف اللہ عنھم وکان لہ بعدد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبرستان میں پہنچے پھر سورہ یٰس پڑھے تو اللہ ان اہل قبور

من فیہا حسنات (رواہ عبدالعزیز صاحب الخلال بسندہ از شرح الصدور للسیوطی صـ١٣)

سے تخفیف عذاب کر دیگا اور اس کو بمقدار ان کی نیکیاں ملیں گی ۔

حدیث (١٢) عن عقبۃ بن عامر ان امرأۃ جاءت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت احج من امی وقد ماتت قال ارأیت لو کان علے امک دین فقضیتہ الیس کان مقبولا منک قالت بلے فامرھا ان تحج

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور صـ١٢٩)

حضرت عقبہ بن عامر سے مروی کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کیا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کر سکتی ہوں جو فوت ہو چکی ہے فرمایا تیری ماں پر اگر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ مقبول نہ ہوتا عرض کیا ہاں تو حضور نے اسے حج کرنے کا حکم دیا ۔

حدیث (١٣) عن عطاء وزید بن اسلم قالا جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اعتق عن ابی وقد مات قال نعم.

(رواہ ابن ابی شیبہ از شرح الصدور صـ١٢٩)

حضرت عطا اور زید بن اسلم رضی اللہ عنہما سے مروی ان دونوں نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے باپ کی طرف کر غلام آزاد کر دوں اور وہ فوت ہو چکا ہے ۔ فرمایا ہاں ۔

حدیث (١٤) عن ابن عباس ان سعد بن عبادۃ توفیت امہ وھو غائب عنھا فقال یا رسول اللہ اینفعھا شیئ ان تصدقت بہ عنھا قال نعم قال فانی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ بیشک حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ اسوقت موجود نہیں تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں انکی طرف سے

اشھدک علی ان حائطی المخراف صدقۃ علیھا۔

(رواہ البخاری۔ از شرح الصدور ص۱۲۸)

کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا انکو نفع دیگی فرمایا ہاں عرض کیا میں آپکو اسپر گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ اسکی طرف سے صدقہ ہے۔

حدیث (۱۵) عن ابی قتادۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر ما یخلف المرأ بعد موتہ ولد صالح یدعولہ وصدقۃ تجری یبلغہ اجرھا وعلم یعمل بہ من بعدہ۔

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص۱۲۹)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنی موت کے بعد جو چھوڑے تو بہتر نیک اولاد ہے جو اس کے لئے دعا کرے اور صدقہ جاریہ ہے جسکا اجر اسکو پہنچے اور علم ہے جسپر اسکے بعد والے عمل کریں۔

حدیث (۱۶) عن سعد بن عبادۃ قال قلت یا رسول اللہ توفیت امی ولم توصی ولم تتصدق فھل ینفعھا ان تصدقت قال نعم ولو بکراع شاۃ محرق۔

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص۱۲۹)

حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کہ میری والدہ فوت ہو گئیں اور وصیت نہ کر سکیں اور صدقہ نہ دے سکیں تو کیا انکو نفع دیگا اگر میں صدقہ کر دوں فرمایا ہاں اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہو۔

حدیث (۱۷) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھا ولا ینقص من اجرہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نفلی طور پر صدقہ دے تو اسکو اپنے ماں باپ کیطرف سے دے کہ وہ ان۔

شیئًا

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص۱۲۸)

وہ دونوں کے لئے اجر ہوگا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حدیث (۱۸) عن جابر قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الاضحی فی المصلی فلما قضی خطبته نزل من منبره واتی بکبش فذبحه رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده وقال بسم الله الله اکبر هذا عنی وعمن لم یضح من امتی.

(رواہ ابوداؤد و ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں عید اضحیٰ میں حاضر تھے تو جب حضور نے اپنا خطبہ دیدیا اور منبر سے اُترے تو ایک بکری حاضر کیگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ذبح فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری طرف سے ہے اور میری اُمت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکیں۔

حدیث (۱۹) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لیرفع درجة للعبد الصالح فی الجنة فیقول یارب انی لی هذه فیقول باستغفار ولدك لك

(رواہ احمد از مشکوۃ ص۲۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند کریگا تو وہ عرض کریگا اے میرے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا اللہ دیگا تیری اولاد کیطرف سے تیرے لئے استغفار کرنے کیوجہ سے

حدیث (۲۰) عن مالك بن دینار قال دخلت المقبرة لیلة الجمعة فاذا انا بنور مشرق فیها فقلت لا اله الا الله نری

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں شب جمعہ کو قبرستان پہنچا تو میں نے ایک نہایت تیز روشنی پائی تو میں نے کہا لا الہ الا اللہ

ان الله عزوجل قد غفر لاهل المقابر
واذا انا بهاتف يهتف من البعد وهو
يقول يا مالك بن دينار هذه هدية
المومنين الى اخوانهم من اهل
المقابر قلت بالذى انطقك الا اخبرتنى
ما هو قال رجل من المومنين قام
فى هذه الليلة واسبغ الوضوء وصلى
ركعتين وقرأ فيهما فاتحة الكتاب
وقل يا يها الكافرون وقل هو الله
احد وقال اللهم انى قد وهبت
ثوابها لاهل المقابر من المومنين
وادخل الله علينا الضياء والنور والفسحة
والسرور فى المشرق والمغرب قال
مالك فلم ازل اقرؤهما فى كل ليلة
جمعة فرأيت النبى صلى الله عليه وسلم
فى منامى يقول لى يا مالك بن دينار
قد غفر الله لك بعدد النور الذى
اهديته الى امتى ولك ثواب ذلك
ثم قال لى وبنى الله لك بيتا فى الجنة

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اہل قبور کی
مغفرت کر دی تو دور سے ایک ہاتف ندا دیتا ہے کہ
اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا اپنے بھائیوں
کی طرف ہدیہ ہے میں نے کہا تجھے اس ذات کی
قسم جس نے تجھے گویائی دی مجھے کیوں نہیں
خبردار کرتا کہ اسکی کیا حقیقت ہے تو اس نے کہا
کہ ایک مردِ مومن اس رات کھڑا ہوا اور اس
نے کامل وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور
انمیں سورہ فاتحہ اور سورہ کافرون اور اخلاص
پڑھی اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ میں نے انکا
ثواب مومنین اہل قبرستان کے لئے ہبہ کیا تو
اللہ نے ہم پر یہ نور و ضیاء اور یہ وسعت و سرور
مشرق و مغرب میں داخل کیا حضرت مالک
بن دینار نے کہا کہ میں اس شب جمعہ میں ہمیشہ
دو رکعت اسی طرح پڑھتا رہا تو میں نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے
ہیں اے مالک بن دینار اللہ تیری مغفرت
کرے بمقدار اس نور کے جو تو نے میری امت
کی طرف ہدیہ کیا اور تجھے اسکا ثواب ملے۔ اور

فی قصر یقال لہا المنیف قلت ما المنیف قال المطل علی اھل الجنۃ

(از شرح الصدور صـ ۱۲۸)

اللہ تیرے لئے جنت میں ایک گھر بنائے جسکو منیف کہا جائے میں نے عرض کیا کہ منیف کیا ہے۔

الحاصل ان دس آیات اور بیس احادیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ ایک کا اجر عمل دوسرے کو پہنچتا ہے تو میت کیلئے استغفار اور دعا اور ایصال ثواب بیکار نہیں بلکہ نافع ہے اور میت اس کا محتاج ہے اور وہ اس سے مسرور اور خوش ہوتا ہے اور اعزہ واحباب پر میت کا یہ حق ہے کہ وہ اس کے لئے حتی الامکان استغفار اور دعا وصدقات کریں اور اسکی امداد کریں۔

دلائل از اقوال سلف وخلف وکتب کلام وفقہ

شرح فقہ اکبر میں ہے۔ عند اھل السنۃ ان الانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ او صوما او حجا او صدقۃ او غیرھا

(از شرح فقہ اکبر صـ ۱۱۱)

اہلسنت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا اس کے سوا ہو۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

انہ کان یضحی بکبشین احدھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

(رواہ الترمذی صـ ۴۲)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو بکریاں ذبح کرتے اور قربانی کیا کرتے تھے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے اور ایک اپنی طرف سے تو ان سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے اسکا حضور نے حکم دیا ہے۔

(۳) حضرات حسنین کریمین کا فعل منقول ہے:

عن ابی جعفر ان الحسن والحسین رضی اللہ عنہما کانا یعتقان عن علی رضی اللہ عنہ بعد موتہ. رواہ ابن ابی شیبہ

(از شرح الصدور صہ ۱۲۹)

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کی وفات کے بعد غلام آزاد کرتے تھے.

(۴) عن سفیان قال کان یقال الاموات احوج الی الدعا من الاحیاء الی الطعام والشراب

(از شرح الصدور صہ ۱۲۷)

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے تھے کہ مُردوں کو دعا کی حاجت زندوں کو کھانے پینے کی حاجت سے زائد ہے.

(۵) وقد نقل غیر واحد الاجماع علی ان الدعا ینفع المیت.

(از شرح الصدور صہ ۱۲۷)

بہت سے لوگوں سے منقول ہر کہ اسپر اجماع ہر کہ بیشک دعا میت کو نفع دیتی ہے.

(۶) عن بعض السلف قال رأیت اخالی فی النوم بعد موتہ فقلت ایصل الیک دعاء الاحیاء قال ای واللہ یترفرف مثل النور ثم نلبسہ

(از شرح الصدور صہ ۱۲۸)

بعض سلف سے مروی ہر کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ کیا تمہاری طرف زندوں کی دعا پہنچتی ہے اسنے کہا کہ ہاں خدا کی قسم نور کی طرح چمکتا ہوا لباس ریشمی ہوکر پھر ہم اسکو پہنتے ہیں.

(۷) عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرؤا بفاتحۃ الکتاب والمعوذتین

حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ

وقل ہو اللہ احد واجعلوا ذلك لاهل المقابر فانه يصل اليهم. (از شرح الصدور ص۱۳۰)

فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرو اور اسکا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ کہ بیشک وہ انھیں پہنچتا ہے۔

(۸) ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوما او صدقة او غيرها عند اهل السنة والجماعة (از ہدایہ مجتبائی ص۲۷۶ ج۱)

بیشک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو اہلسنت وجماعت کے نزدیک پہنچا سکتا ہے اب وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی نیک عمل ہو۔

(۹) مراقی الفلاح میں علامہ زیلعی سے ناقل ہیں:

للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره عند اهل السنة والجماعة صلوة كان او صوما او حجا او صدقة او قرأة للقرآن او الاذكار او غير ذلك من انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه (از طحطاوی ص۳۶۲)

اہلسنت وجماعت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا قرآن واذکار کے پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے سوا اور کوئی.. نیک عمل ہوں تو یہ میت کو پہونچے گا اور نفع دیگا۔

(۱۰) درمختار میں ہے۔ الاصل ان كل من اتى بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره وان نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الادلة. (از شامی ص۲۴۲ ج۲)

قاعدہ یہ ہے کہ جو اپنے مال کا صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے کرتے وقت اپنے لئے نیت کی ہو کہ اسکی دلیلیں ظاہر ہیں۔

(۱۱) فتاوی سراجیہ میں ہے: من حج عن

جس نے غیر کی طرف سے حج کیا بغیر اسکے حکم

غیرہ بغیر امرہ وجعل ثوابہ لہ یصل	کے اور اس کا ثواب اس کے لئے کیا تو اس
الثواب الی ذالک الغیر (ص ۱۹۵/ ج ۱)	غیر کو یہ ثواب پہنچے گا۔

(۱۲) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:

فللانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ	انسان کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ اپنے عمل کا
عند اہل السنۃ والجماعۃ سواء کان	ثواب اپنے غیر کو پہنچائے اہل سنت وجماعت
المجعول لہ حیا او میتا من غیر ان ینقص	کے نزدیک وہ غیر زندہ ہو یا مُردہ بغیر
من اجرہ شیئ۔ (طحطاوی ص ۳۶۳)	اسکے کہ اجر سے کچھ کم ہو۔

(۱۳) عقائد کی مشہور کتاب **شرح عقائد** میں ہے:

وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتہم	مردوں کیلئے زندوں کی دعا اور صدقہ کرنے
ای صدقۃ الاحیاء عنہم ای عن	میں ان کو نفع ہے۔
الاموات نفع لہم ای للاموات ص ۲۴۰	

(۱۴) عینی شرح کنز الدقائق میں ہے:

ان الانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ	بیشک آدمی اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو
صلوۃ کان او صوما او حجا او صدقۃ	بھیج سکتا ہے وہ نماز ہو یا روزہ ہو۔ حج
او قرأۃ القرآن او ذکرا غیر ذالک من	ہو یا صدقہ یا تلاوت قرآن ہو یا کوئی اور
جمیع انواع البر ویصل کل ذالک الی	ذکر ہو یا نیکیوں سے کوئی نیکی ہو مردہ کے
المیت وینفعہ عند اہل السنۃ	لئے اس کو نفع دیگا یہ اہلسنت وجماعت
والجماعۃ (عینی ص ۱۱۱ ج ۱)	کے نزدیک ہے۔

(۱۵) عقائد کی مشہور کتاب تکمیل الایمان میں ہے:

وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتھم عنھم نفع لھم۔ در دعاہائے زندگاں مر مردہ ہا را وصدقہ دادن بہ نیت ثواب ایشاں را نفع عظیم است مر مردہ ہا را و احادیث و آثار دریں باب بسیار ست و نماز جنازہ نیز ازیں باب است۔

مُردوں کے لئے زندوں کے دعا کرنے اور صدقہ کرنے میں ان کو نفع ہے اور بہت بڑا نفع ہے۔ اسکے لئے حدیثیں بہت سی وارد ہیں۔ خود نماز جنازہ بھی تو دعا ہی ہے۔
(از تکمیل الایمان ص۷۶ و ص۷۷)

(۱۶) مانعین کے استاد الکل حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی گنہگار و فاسق کیلئے فاتحہ کو لازم ٹھہراتے ہیں۔ تفسیر عزیزی میں ہے۔

بعد از مردن او (فاسق را) آئین مسلماناں غسل باید داد و باستغفار و فاتحہ و درود و صدقات و خیرات لازم باید شمرد
(از تفسیر عزیزی ص۱۸۲)

مرنے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے طریقے پر غسل دیں اور استغفار اور فاتحہ و درود اور صدقات و خیرات اس کے لئے لازم متصور کریں۔

(۱۷) ردالمحتار شامی میں فرماتے ہیں:

الافضل لمن یتصدق نفلاً ان ینوی لجمیع المومنین والمومنات لانھا تصل الیھم ولا ینقص من اجرہ شیٔ کذا فی تاتارخانیہ والمحیط۔ (ص۳۷ ج۲)

جو صدقہ نفل دے تو اسکے لئے افضل یہ ہے کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی نیت کرے کہ وہ انھیں پہنچے گا اور اسکے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا اسیطرح تاتارخانیہ اور محیط میں ہے۔

(۱۸) رحمۃ الامہ میں ہے: اجمعوا علیٰ ان الاستغفار والدعاء والصدقۃ والحج

علماء نے اس پر اجماع کیاہے کہ استغفار اور دعا اور صدقہ اور حج اور آزاد کرنا میت

والعتق تنفع المیت ویصل الیہ ثوابہ

کو نفع دیتا ہے اور اس کا ثواب اسکو پہنچتا ہے (ص۱۴۲ ج۱)

(۱۹) علامہ شامی گمشدہ چیز کا عمل تعلیم کرتے ہیں تو پہلے انہیں فاتحہ دینے کا حکم فرماتے ہیں

فلیقف علی مکان عال مستقبل القبلۃ ویقرأ الفاتحۃ ویھدی ثوابھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یھدی ثواب ذلک لسیدی احمد بن علوان.

تو وہ کسی بلند جگہ پر کھڑا ہو قبلہ رو ہو کر اور فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے۔ پھر سید احمد بن علوان کو ہدیہ کرے (از شامی ص۲۳۴ ج۲)

(۲۰) خود مانعین کے مسلم پیشوا وامام مولوی اسمعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں:

پس درخوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ واعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست (از صراط مستقیم ص۵۵)

بس ان امور کی خوبی میں فاتحہ۔ عرس۔ نذر و نیاز اموات میں شک اور شبہ نہیں ہے۔

(۲۱) یہی اسمعیل صاحب اسی صراط مستقیم میں فاتحہ کی تاکید کرتے ہیں:

ہرگاہ ایصال نفع بمیت منظور دارد موقوف بر اطعام نگذارد کہ اگر میسر باشد بہترست والا صرف ثواب فاتحہ واخلاص بہترین ثوابہا است۔ (از صراط مستقیم ص۶۵)

جب کبھی میت کو نفع پہنچانا منظور ہو تو اُسے کھانا کھلانے پر موقوف نہ رکھیں اگر میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ صرف سورہ فاتحہ و اخلاص کا ثواب بہترین ثواب ہے۔

(۲۲) تمام طائفہ مانعین کے مسلمہ پیر و مرشد شاہ امداد اللہ صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں تحریر کرتے ہیں۔

سلف میں تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھانا کھلا دیا اور

اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کرلی۔ متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب و لسان کے لئے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے۔ اسی طرح اگر یہاں (فاتحہ میں) زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے تو بہتر ہے۔ پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اسکا مشار الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے۔ کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اسکے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جائے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جاوے گا کہ جمع بین العبادتین ہے۔ قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جانے لگیں کسی نے خیال کیا کہ دعا کیلئے رفع یدین سنت ہے ہاتھ بھی اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کہ کھانا جو مسکین کو دیا جاوے گا اسکے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے۔ پانی پلانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا پس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہو گئی۔

(از فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۶)

حاصل بحث یہ ہے کہ مسلک اہل سنت ان تمام آیات و احادیث اور اقوال سلف و خلف کے موافق ہے اور مانعین کے اکابر بھی یہی کہتے ہیں۔ اور وہابیہ کے اقوال ان سب سے خلاف اور خود اپنے امام و استاد و پیر سب کے خلاف ہیں۔ اس کو ابھی اور بھی لکھا جاتا۔ لیکن بخوف طوالت اسی پر اختصار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ سوم

انہیں وہابیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سوم بدعت و مکروہ ہے مشابہ بہ ہنود ہے بلکہ کفر تک ہے۔

سوم و دہم و چہلم وغیرہ ہمہ بدعات ماخوذ از کفار ہنود ست (از فتاویٰ امدادیہ صفحہ ۸۲) سویم دہم و چہلم جملہ رسوم ہنود کی ہیں (از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۵ ج ۱) مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہوکر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے۔ (از فتاوے رشیدیہ صفحہ ۱۴۱ ج ۱) اور تقویۃ الایمان و تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں شمار کیا ہے۔

اھلسنت کے نزدیک سوم جائز و مباح اور امر خیر ہے۔ اور ایصال ثواب کے اقسام میں داخل ہے جو مستحب و مستحسن ہے۔ دلائل اس کے یہ ہیں :

دلائل از آیات

آیت (۱) وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا.

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انھیں بھی کچھ دو اور انھیں اچھی بات کہو۔

(ازلس ر ۔ سیا ع ۶)

تفسیر مدارک میں تحت آیۃ فرماتے ہیں :

واذا حضر القسمۃ ای قسمۃ الترکۃ

اور جب ترکہ کی تقسیم کے وقت وہ رشتہ دار

(اولوالقربیٰ) ممن لایرث (والیتامیٰ والمساکین	جووارث نہ ہوں اور اجنبی یتیم ومساکین
من الاجانب (فارزقوھم) فاعطوھم (منہ)	آجائیں تو انھیں کچھ دو اس ترکہ سے
مماترك الوالدان والاقربون وھو	اور یہ امر استحبابی ہے۔ جو باقی ہے منسوخ
امر ندب وھو باق لم ینسخ	نہیں ہوا۔ (از مدارک صـ۱۶۲ ج۱)

یہ مسئلہ فقہ میں موجود ہے کہ تعزیت کے لئے تین دن ہیں اور تیسرا دن تعزیت کا آخری دن ہے تو میت کا ترکہ اسی دن تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور روز سوم کی تخصیص اس بنا پر بھی تھی کہ اعزہ اقربار دور دراز مقاموں پر رہتے ہیں تو روز سوم تک خبر موت سنکر آجاتے ہیں۔ تو روز سوم کا تقسیم کے لئے مقرر کرنا اس بنا پر بھی مناسب ہوا۔ تو بوقت تقسیم وارثوں کو تو ان کا شرعی حصہ ملے گا اور جو اعزہ میں وارث نہ ہوں۔ یا اجنبی یتیم ومساکین ہوں یہ آیت انھیں مال متروکہ میں سے کچھ دینے کا حکم کرتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب ان سب کا اجتماع ہوگا تو اسمیں افضل ذکر قرآن کریم کی تلاوت ورکلمہ طیبہ کا ورد اور میت کے لئے دعاء استغفار اور صدقات وایصال ثواب کرنا حق میت ہے جو ان کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام انصار قبر پر جمع ہو کر قرآن مجید اپنے میت کے لئے پڑھا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی نے اس کی روایت کی۔

اخرج الخلال فی الجامع عن الشعبی قال	خلال نے بروایت شعبی تخریج حدیث کی اور کہا
کانت الانصار اذا مات لھم المیت	کہ انصار میں جب کوئی فوت ہوجاتا تو وہ
اختلفوا الی قبرہ یقرون لہ القرآن	لوگ جمع ہوکر اسکی قبر کی طرف پہنچتے اور اس
(از شرح الصدور صـ۱۳۰)	کے لئے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔

پھر ہر زمانہ میں مسلمان اپنے میت کے لئے ایسا اجتماع کرتے رہے تو اس پر اجماع

ہوگیا۔ چنانچہ علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں :

ان المسلمین ما زالوا فی کل عصر یجتمعون ویقرؤن لموتاھم من غیر نکیر فکان ذلک اجماعا (از شرح الصدور صفحہ ۱۳)	بیشک مسلمان ہمیشہ سے ہر زمانہ میں جمع ہوتے ہیں اور اپنے اموات کے لئے بلا انکار قرآن شریف پڑھتے ہیں تو یہ اجماع ہوگیا۔

توجس پر امت کا اجماع ہوگیا اسکو بدعت کہنا کس قدر جہالت اور دلیری ہے خود مانعین کے استاذ الکل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے خاندان میں سوم ہوتا تھا ملفوظات میں ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا سوم ہوا اور ایسا زبردست ہوا

روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بودند کہ بیروں از حساب است ہشتاد ویک ختم کلام اللہ بہ شمار آمد زیادہ ہم شدہ باشد وکلمہ را حصر نیست	تیسرے روز آدمیوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حساب سے باہر ہے۔ اکیاسی ختم کلام اللہ تو شمار میں آئے اور اس سے زیادہ بھی ہوئے ہونگے اور کلمہ شریف کی تو کوئی شمار ہی نہیں

(ملفوظات عزیزی صفحہ ۸)

اب گنگوہی صاحب اور سارے اکابر واصاغر وہابیہ دیکھیں کہ اس میں دن کا تعین بھی ہے۔ اجتماع بھی ایسا ہے کہ شمار سے باہر ہے اور قرآن خوانی بھی ایسی ہے کہ اکیاسی تو شمار میں آئے اور کلمہ طیبہ بھی پڑھا گیا اور وہ بھی لاکھ یا سوا لاکھ نہیں بلکہ بیشمار وبے حساب ہے۔ قرآن کی قرأت تو ایسی نہیں جس کے لئے دلائل کی حاجت ہو۔ لیکن پھر بھی ایک حدیث پیش ہی کر دیجائے۔

حدیث اخرج ابن مندہ عن عمر بن مرۃ قال اذ دخل الانسان قبرہ فیجیئ	ابن مندہ نے حضرت عمر بن مرہ سے تخریج کی انھوں نے کہا کہ جب انسان اپنی قبر میں پہنچا کر

لك عن شماله فيجي القرآن فيمنعه فيقول مالي ولك فوالله ما كان يعمل بك فيقول اوليس كنت في جوفه فلا يزال حتى ينجي صاحبه.

(از شرح الصدور ص ۱۲)

ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب سے آتا ہے پھر قرآن مجید آتا ہے اور اسکو منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اور تجھے کیلئے کیا میں اسکے جوف میں نہیں تھا۔ تو اسیطرح روکتا ہے یہانتک کہ اسکو نجات دلاتا ہے۔

حدیث۔ عن ابی امامة الباهلی قال اقرؤا القرآن فانه یاتی یوم القیمة شفیعا لاصحابه

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی کہا قرآن پڑھا کرو کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

اب کلمہ طیبہ کے متعلق بھی چند دلائل پیش کردوں۔

حدیث ۱۔ عن ابی هریرة قال النبی صلے الله علیه وسلم اکثروا من شهادة ان لا اله الا الله قبل ان یحال بینکم وبینها ولقنوها موتاکم (رواه ابو یعلی وابن عدی از جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ شہادت بکثرت پڑھا کرو پہلے اس سے کہ تمہارے اور اسکے درمیان جدائیگی ہو۔ اور اپنے مردوں کو اسکی تلقین کیا کرو۔

حدیث ۲۔ عن انس قال النبی صلی الله علیه وسلم اکثروا فی الجنازة قول لا اله الا الله (رواه الدیلمی فی مسند الفردوس (از جامع صغیر ص ۵۴ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ میں کلمہ طیبہ زیادہ پڑھا کرو۔

حدیث ۳۔ عن ابن عباس ان رسول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

الله صلى الله عليه وسلم قال اخبرني
جبرئيل ان لا اله الا الله انس للمسلم
عند موته وفي قبره وحين يخرج
من قبره (از شرح الصدور مصری ص۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
جبرئیل نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ مسلمان کیلئے
باعث انس ہے اسکی موت کے وقت اور
اسکی قبر میں اور جب قبر سے اٹھایا جائیگا۔

حدیث ۴۔ قال النبي صلى الله عليه وسلم
من قال لا اله الا الله سبعين الف
مرة غفر۔ (از شرح شفا لعلی القاری ص۳۹۹ ج۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الہ
الا اللہ ستر ہزار مرتبہ کہا تو وہ بخشدیا جائے
گا۔

بالجملہ ان احادیث سے ثابت ہو گیا کہ ثواب کلمہ طیبہ میت کے لئے باعث انس اور سبب مغفرت ہے تو قرآن کریم اور کلمہ طیبہ ہی سوم میں پڑھا جاتا ہے اسی کو عرف میں سوم اور تیجہ کہتے ہیں اور یہ ایسے سبب مغفرت ہیں کہ حضرت علامہ علی قاری نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے۔ اسی شرح شفا میں ہے:

حكي عن العارف بالله محي الدين ابن
العربي رحمة الله انه قال بلغني عن
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه
من قال لا اله الا الله سبعين الف
مرة غفر وكنت ذكرت هذا العدد
وما عينته لاحد حتى اجتمعت في
ضيافة مع شاد مشتهر بالمكاشفة
فبكاني اثناء اكله سألته عن

حضرت عارف باللہ محی الدین العربی رحمۃ اللہ
سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے حضور
کی یہ حدیث پہنچی تھی کہ جس نے لا الہ الا اللہ
ستر ہزار بار کہا تو وہ مغفرت کر دیا جائے
گا اور میں نے اتنی مقدار پڑھ لی تھی لیکن کسی
کو بتائی نہیں تھی یہاں تک کہ میں ایک
دعوت میں ایک جوان کیساتھ جمع ہوا جو مشہور
بکاشفہ تھا تو اس نے کھانے کے درمیان

حالہ فقال ادی امی و ابی یعذ بان فقلت فی نفسی وجبت ثواب التھلیل الجلیل میت ھذا الاجل الجمیل فضحک فسألتہ فقال ان تقع عنھما العذاب فعرفت صحۃ الحدیث بکشفہ وصحۃ کشفہ بثبوت الحدیث .

رونا شروع کر دیا۔ میں نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے جواب میں کہا کہ میں اپنی ماں اور باپ کو عذاب میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ تو میں نے اپنے دلمیں ستر ہزار کلمہ شریف کا ثواب انکو بخشدیا تو وہ جوان ہنسنے لگا میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ان دونوں سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ تو میں نے حدیث کی صحت اسکے

(از شرح شفا مصری لعلی قاری ص۳۹۹ ج ۲)

خود مخالفین کے استاذ الکل مولوی قاسم نانوتوی نے بھی تحذیر الناس میں ایسا ہی ایک واقعہ یوں نقل کیا ہے :

حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اسقدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخشدیا اور اسکو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث معلوم سے معلوم ہوئی۔ اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (از تحذیر الناس ص۳۵)

ان واقعات سے ثابت ہو گیا کہ کلمہ طیبہ کے ثواب سے میت کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ تو اب

بالغین کا سوم کو منع کرنا یا رد کرنا گویا میت کے ساتھ عداوت ہے۔ الحاصل یہ دلائل مسلک اہل سنت کی تائید کرتے ہیں۔ اور وہابیہ کا عقیدہ ان دلائل کے خلاف ہے تو حق و باطل کا فیصلہ ہوگیا۔ اور مسلک اہل سنت کی صحت وحقانیت اور عقیدہ وہابیہ کی غلطی اور بطلان آفتاب کی طرح روشن ہوگیا۔

مسئلہ عرس

عقیدہ وہابیہ

طریقہ معینہ عرس کا طریقہ سنت کیخلاف ہے لہذا بدعت ہے (از فتاوی رشیدیہ ص ج ۱)

الجواب کسی عرس و مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس و مولود درست نہیں (از فتاوے رشیدیہ ص ۱۱۲ ج ۲)

اہلسنت کے نزدیک عرس جائز و مباح ہے اور احیاء اموات کے لئے فائدہ مند ہے اور اسکی اصل قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَسَلٰمٌ علیہ یَوْمَ وُلِدَ ویوم یموت ویوم یبعث حیا۔ (از سورہ مریم۔ پ ۱۶ ع ۶)

اور سلامتی ہے یحیٰ پر جس دن پیدا ہوا۔ اور جس دن مریگا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

آیت (۲) والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا (سورہ مریم۔ پ ۱۶ ع ۶)

عیسٰے نے کہا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

ان آیات میں بوقت وفات کو سلامتی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یوم وفات کی سلامتی حضرات انبیاء و اولیاء کی امت کے اور بعد والوں کے حق میں یادگار ہے تو اسی یوم وفات کی یادگار کا نام عرس ہے۔ تو عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہو گئی اسی طرح حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور الشھداء باحد علی راس کل حول۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی قبروں پر ہر سال کے کنارے پر تشریف لایا کرتے تھے۔

حدیث (۲) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزور الشھداء باحد فی کل حول واذا بلغ الشعب رفع صوتہ فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ثم ابوبکر رضی اللہ عنہ کل حول یفعل مثل ذلک ثم عمر ابن الخطاب ثم عثمان رضی اللہ عنھما وکانت فاطمۃ تاتیھم وتدعو۔

(رواہ البیہقی از شرح الصدور ص۸۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت قبور کیلئے ہر سال تشریف لاتے اور جب شعب کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے فرماتے سلام علیکم (الی آخرہ) میں تم پر سلامتی ہے اسکے بدلے میں جو تم نے صبر کیا تو کیا اچھی ہے تمہاری قیام گاہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر سال اسی طرح کرتے رہے پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان غنی اور حضرت فاطمہ آتیں اور دعا کرتی تھیں رضی اللہ عنہم۔

ان احادیث میں یہ تو صاف موجود ہے کہ حضور ہر سال احد میں تشریف لاتے اور قبور شہداء کی زیارت فرماتے اور سال سے مراد ان کا وہی جنگ احد کا واقعہ

ہے۔ یعنی جب جنگ احد کا وہی دن یعنی شہدار کا یومِ وفات وشہادت آتا اس میں تشریف لاتے تو یومِ وفات پر زیارت کے لئے مزار پر حاضر ہونے اور ایصال ثواب کرنے اور ان سے کسب فیض کا نام عرس ہے تو گویا عرس کی اصل نعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فعل خلفائے راشدین سے ثابت ہوئی۔ فتاوے دیوبند کے صد ۱۳ ج ۲ میں بھی اس حدیث کو نقل کر کے سالانہ حاضری کو مستحب قرار دیا۔ تو عرس کی اصل قرآن وحدیث سے ثابت ہوئی اور یہ سنت شارع علیہ السلام وسنت خلفائے راشدین ثابت ہوا۔

دلائل از اقوال سلف وخلف

عرس کی اصل تو شارع علیہ السلام وفعل خلفائے راشدین سے ثابت ہو چکی لیکن متاخرین نے اپنے زمانے میں اس پر التزام کر لیا تو اسی وجہ سے یہ متاخرین کی طرف منسوب ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب ماثبت من السنہ میں فرمایا:

(۱) ذکر بعض المتاخرین من مشائخ المغرب ان الیوم الذی وصلوا الی جناب العزۃ وحظائر القدس یرجی فیہ من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ اکثر واوفر من سائر الایام (پھر بعد سطر کے فرمایا) وانما ھو من مستحسنات المتاخرین۔

اور بعض مغرب کے مشائخ متاخرین نے ذکر کیا کہ وہ دن جس میں یہ جناب الہٰی میں پہنچے اس میں خیر وبرکت اور نورانیت کی اور ایام سے زیادہ امید کی جاتی ہے تو یہ عرس متاخرین کی مستحسن کی ہوئی چیزوں سے قرار پایا۔

(از ماثبت من السنۃ صد ۱۷۴)

(۲) مالغین کے استاذ الکل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

حضرت امیر و ذریت طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و نیاز و منت بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است و نام شیخین را دریں مقدمات کسی بر زبان نمی آرد و فاتحہ و درود نذر و منت و عرس و مجلس کسے شریک نمی کنند۔

حضرت علی اور ان کی اولاد طاہرہ کو تمام امت پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتی ہے اور امور تکوینیہ کو ان سے وابستہ جانتی ہے اور فاتحہ اور درود اور صدقات اور نذر و نیاز اور منت ان کی رائج و معمول ہے جیسا کہ تمام اولیاء سے یہی معاملہ ہے اور شیخین کا ان میں کوئی زبان پر نام بھی نہیں لیتا اور فاتحہ اور درود اور نذر و منت اور عرس و مجلس میں شریک نہیں کرتا۔

(از تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ فخر المطابع ص ۲۲۸)

(۳) مخالفین کے مسلم پیشوا و امام مولوی اسمعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں۔

پس در خوبی اینقدر امر از امور مرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست۔

پس ان امور فاتحہ۔ عرس۔ نذر و نیاز کی خوبی میں شک و شبہ نہیں ہے

(از صراط مستقیم ص ۵۵)

(۴) خود مانعین کے مسلم فتاوے دیوبند میں ہے۔

"کوئی شخص کسی کے مزار پر بلا تعین تاریخ و بلا اہتمام خاص کے اگر ہمیشہ سالانہ بھی جایا کرتے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے (از فتاوے دیوبند ص ۱۱۳ ج ۲)

الحاصل عرس کے جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہونے پر کافی دلائل موجود ہیں۔ جن سے اہل سنت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اور مخالفین کے پیشواؤں نے بھی

اسکے جواز واستحباب کا اعتراف کرلیا تو وہابیہ کا اسکو ناجائز و بدعت کہنا غلط و باطل قرار پایا۔

مسئلہ گیارہویں شریف

یہ کوئی نئی چیز نہیں جس پر دلائل پیش کئے جائیں جو دلائل عرس کے ہیں وہی دلائل گیارہویں کے ہیں کہ نام کے بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ بلکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا نام گیارہویں شریف عرف عوام میں مشہور ہوگیا ہے۔ اس کی اصل اس طرح ہے کہ حضرت محقق شیخ عبدالحق دہلوی نے ماثبت من السنۃ میں تحریر فرمایا۔

قلت فبھذہ الروایۃ یکون عرس تاسع ربیع الآخر وھذا ھو الذی ادرکنا علیہ سیدنا الشیخ الامام العارف الکامل الشیخ عبدالوھاب القادری المکی فانہ قدس سرہ کان یحافظ فی یوم عرسہ ھذا التاریخ اما اعتمادا علیٰ ھذہ الروایۃ او علیٰ مارای من شیخہ علی المتقی او من غیرہ من المشائخ وقد اشتھر فی دیارنا ھذا الیوم الحادی عشر وھو المتعارف

میں کہتا ہوں کہ یوم وفات ۹ ربیع الآخر کی روایت سے عرس ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہیئے۔ یہ وہ ہے جس پر ہم نے امام عارف شیخ عبدالوہاب قادری مکی کو پایا کہ وہ یوم عرس اسی تاریخ کو قرار دیتے اس روایت کے اعتماد پر۔ یا اپنے شیخ علی متقی وغیرہ کا عمل دیکھ کر اور ہمارے ہندوستان میں یوم عرس ۱۱ ربیع الآخر کو مشہور ہوگیا ہے اور اہل ہند کے مشائخ میں یہی تاریخ ۱۱ متعارف ہے۔

...مشائخنا من اہل الہند صت

...ولادہ (از ماثبت اسن بسنۃ ص۱۲۳)

اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضور غوث اعظم کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ حضرات
...لیاء ہند کے نزدیک ان کی تاریخ وصال ۱۱ ربیع الآخر ہے تو اسی بناء پر اس کو
...یارہویں کہنے لگے پھر اس کو جس میں جس تاریخ پر چاہتے ہیں کر لیتے ہیں تو اس میں تعین
...ریخ بھی ضروری نہیں تو پھر اس میں مخالفین کو بھی انکار نہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مانعین
...کے مسلّم پیشوا مولوی رشید احمد کے فتاوے رشیدیہ میں ہے۔

"ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں و توشہ کرنا درست ہے (از فتاوے
...شیدیہ ص۵۲ ج ۱)

توجب گیارہویں شریف کو امام الوہابیہ درست لکھ رہے ہیں تو پھر اس پر کسی
...ابی کو اعتراض کا کوئی حق باقی نہیں رہا۔

لہذا مسلک اہلسنت کی تائید کتابوں سے کیا خود مخالفین کے پیشواؤں سے
...ابت ہو گئی۔ فالحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

...خاتمۃ الکتاب ان مسائل مختلف فیہا پر ہم نے اسلام کے ہر سہ دلائل
قرآن و حدیث اور اجماع و اقوال سلف و خلف سے
...افی دلائل پیش کر دیئے جو ایک منصف مزاج و طالب تحقیق کے لئے بہت کافی ہیں۔
...اگرچہ شرعاً مدعی جواز و اباحت کے لئے دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ دلائل
...پیش کرنا جو عدم جواز یا مکروہ و حرام کا مدعی ہو اسپر ہوتا ہے۔ فقہ کی مشہور کتاب ردالمحتار

شامی میں ہے:

لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لا بد لہما من دلیل بل فی القول بالاباحۃ التی ھی الاصل. (از شامی مصری ص ۳۱ ج ۵)

وہ حرمت یا کراہت جن کے لئے دلیل ضروری ہے ان کے ثابت کرنے میں اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے میں احتیاط نہیں ہے بلکہ وہ اباحت جو اصل ہے اسکے قول میں احتیاط ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ دلیل کا مطالبہ اس پر ہے جو کسی چیز کو مکروہ یا حرام کہے اور جو جائز یا مباح کہتا ہے اس پر دلیل کا مطالبہ نہیں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے تو ان مسائل مختلف فیہا کو وہابیہ ناجائز و حرام کہتے ہیں جیسا کہ ان کے فتاووں کی عبارات سے ثابت ہو گیا۔ تو دلائل اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنا وہابیہ پر لازم ہے لیکن وہ اپنا بار اس طرح اتار دیتے ہیں کہ ہمارے عوام اہلسنت سے مطالبہ کرتے ہیں اور یہ اپنی ناواقفی سے دلیل کا پیش کرنا اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ باوجودیکہ ہمارے لئے یہی زبردست دلیل ہے کہ جب وہابیہ اپنے دعوے حرمت و عدم جواز پر کوئی دلیل پیش نہ کر سکے تو ان کا دلیل پیش نہ کرنا اسکے جواز و مباح ہونے کی دلیل ہے۔ کہ جب اسکی کراہت یا حرمت دلیل سے ثابت نہ ہو سکی تو وہ اپنی اصل اباحت و جواز پر رہا تو ہم نے اپنے عوام کے مطالبہ اور تسکین خاطر کے لئے ہر مسئلہ پر کافی دلائل پیش کر دیئے بلکہ اس سے زائد اور بھی پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن اصل اشیاء میں مباح ہونا ہماری اصل زبردست دلیل ہے چنانچہ اس دعوے کو دلائل سے ثابت کر دیا جائے تو میں اپنے طریقہ پر پہلے آیات سے پھر احادیث سے پھر اقوال سلف و خلف سے ثبوت پیش کرتا ہوں

آیت (۱) یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا — اے ایمان والو وہ باتیں نہ پوچھو کہ اگر تم

عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
(سورہ المائدہ پ ۷ ع ۱۴)

پر کھول دی جائیں تو تمہیں بُری لگے اور اگر قرآن اترتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائے گی اللہ نے ان سے معافی فرمائی ہے۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

آیت (۲) کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔
(سورہ اعراف پ ۸ ع ۴)

کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

تفسیر خازن میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

فی الایۃ دلیل علی ان جمیع المطعومات والمشروبات حلال الا ما خصہ الشرع بدلیل فی التحریم لان الاصل فی جمیع الاشیاء الاباحۃ الا ما حظرہ الشارع وثبت تحریمہ بدلیل منفصل۔
(از تفسیر خازن مصری ص۱۴۲ ج۲)

آیت میں اس پر دلیل ہے کہ تمام کھانے اور پینے کی چیزیں حلال ہیں مگر وہ چیز جس کو شریعت نے حرمت کی دلیل کے ساتھ خاص کیا ہو اسلئے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے مگر وہ کہ شارع نے جسکی ممانعت کی ہو اور اسکی حرمت جدا دلیل سے ثابت ہو چکی ہو۔

آیت (۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ پ ۲ ع ۵)

اے ایمان والو کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں۔ جو ہمنے تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو۔

تفسیر احمدی میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

یتمسك بمثل هذه الآیات علی ان

ان جیسی آیات سے اس بات پر تمسک کیا

الاصل فی الاشیاء الاباحۃ مالم یقم دلیل الحرمۃ (از تفسیر احمدی صفحہ ۳۴۴ ج ۱)	گیا کہ اشیاء میں اصل مباح ہونا ہے جب تک دلیل حرمت قائم نہ ہو۔

ان آیات اور ان کی تفاسیر سے ثابت ہو گیا کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے ہاں جب اس پر کراہت یا حرمت کی خاص منفصل دلیل قائم ہو جائے تو وہ مکروہ یا حرام ہو سکتی ہے تو یہ دعویٰ جس طرح آیات سے ثابت ہے اسی طرح احادیث سے بھی ثابت ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے:

حدیث عن سلمان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فہو مما عفی عنہ (از ترمذی علیمی صفحہ ۲۰۶ ج ۱)	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے سکوت کیا تو وہ ان سے ہے جن کی معافی دیدی گئی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث کی شرح اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

ایں دلیل است بر آنکہ اصل در اشیاء اباحت است۔ (از اشعۃ اللمعات کشوری صفحہ ۵۰۶ ج ۳)	یہ حدیث اسکی دلیل ہے کہ اصل اشیاء میں مباح ہوتا ہے۔
حدیث عن ابن عباس قال کان اہل الجاہلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انھوں نے کہا اہل جاہلیت بہت سی چیزیں کھاتے اور بہت سی چیزیں ناپاک سمجھکر چھوڑ دیتے پھر جب اللہ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا

فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سكت عنه فهو عفو (رواہ ابوداؤد، از مشکوٰۃ ص۳۶۳)

اور اپنی کتاب نازل فرمائی اور حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام کیا تو جسکو حلال کیا تو وہ حلال ہے اور جسکو حرام کیا تو وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا تو وہ معاف ہے .

شیخ محقق اس حدیث کی شرح اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں .

ازیں جا معلوم می شود کہ اصل در اشیاء اباحت است. (از اشعۃ اللمعات ص۴۷۶ ج۳)

اس جگہ سے معلوم ہوا کہ اصل اشیاء میں مباح ہوتا ہے .

بالجملہ ان آیات واحادیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ اشیاء میں اصل مباح اور جائز ہوتا ہے اب اقوال فقہاء وسلف ملاحظہ کیجئے .

(۱) فقہ کی مشہور کتاب درمختار میں ہے :

ان الفقهاء كثيرا ما يلهجون (اى ينطقون كثيرا) بان الاصل الاباحة.

بیشک فقہاء بکثرت کہتے ہیں کہ اصل مباح ہوتا ہے۔ (از ردالمحتار ص۷۴ ج۱)

(۲) حموی شرح الاشباہ والنظائر میں ہے .

ان المختار ان الاصل الاباحة عند جمهور اصحابنا. (از حموی ص۴۳)

ہمارے تمام اصحاب کے نزدیک مختار یہ ہے کہ اصل مباح ہوتا ہے .

(۳) ردالمحتار میں تحریر سے ناقل ہیں .

بان المختار ان الاصل الاباحة عند الجمهور من الحنفية والشافعية.

تمام حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک مختار مذہب یہ ہے کہ اصل مباح ہوتا ہے (از ردالمحتار ص۷۴ ج۱)

(۴) ولا یلزم من ترک المستحب ثبوت الکراھۃ اذ لابد لھا من دلیل خاص۔
(از رد المحتار ص۸۴ ج۱)

اور مستحب کرکے ترک سے کراہت کا ثابت ہونا لازم نہیں آتا اسلئے کہ کراہت کیلئے دلیل خاص ضروری ہے۔

(۵) سیدی عبد الوہاب شعرانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

جمیع ما سکت الشرع عنہ ولم یتعرض فیہ لامور الامنی فھو عافیۃ وتوسعۃ علی الامۃ فلیس لاحد ان یحجرہ علیھم
(از میزان مصری ص۱۶ ج۱)

تمام وہ چیزیں جن سے شریعت نے سکوت کیا ہو اور انکے کرنے اور نہ کرنے کے درپے نہیں ہوئی تو وہ امت کیلئے معاف ہیں اور گنجائش ہے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کو اس سے روکے۔

الحاصل ان آیات واحادیث واقوال فقہاء کرام سے یہ ثابت ہوگیا کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جب تک اس پر کوئی خاص دلیل حرمت قائم نہ ہو۔ تو ان مسائل مختلفہ پر وہابیہ صرف شور شر مچاتے ہیں کہ یہ حرام وناجائز ہیں اور ابھی تک کوئی خاص منفصل دلیل حرمت پیش نہ کرسکے ہیں تو بلا کسی دلیل حرمت کے یہ امور ناجائز کیونکر ہو گئے تو اگر ان مسائل کے دلائل سے قطع نظر بھی کرلی جائے تو ان کے جواز کے لیئے یہی دلیل بہت کافی ہے کہ یہ مباح الاصل ہیں ان پر کوئی دلیل خاص حرمت کی قائم نہیں ہوسکی پھر جب وہابیہ آخر میں مجبور ہوجاتے ہیں تو عوام کے مغالطہ کے لئے یہ کہدیا کرتے ہیں کہ اگر یہ امور جائز ہوتے تو ان کو شارع علیہ السلام کرتے قرون ثلثہ کرتے تو انھوں نے عدم فعل کو دلیل عدم جواز کی قرار دیا حالانکہ یہ غلط وباطل ہے کہ فعل تو جواز کی دلیل ہوتا ہے اور عدم فعل کسی چیز کے ممنوع ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔

الفعل یدل علی الجواز وعدم الفعل لا یدل علی المنع — کرنا تو جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور نہ کرنا ممانعت پر دلالت نہیں کرتا۔

(از مواہب لدنیہ مصری ص ۱۶۶ ج ۲)

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ فعل تو دلیل جواز ہے اور عدم فعل دلیل ممانعت نہیں۔ کہ اس استدلال کو زمانہ صحابہ کرام میں خلفاء راشدین نے مسترد کر دیا ہے کہ عدم فعل دلیل ممانعت نہیں۔ چنانچہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے۔

حدیث۔ عن زید بن ثابت قال ارسل الی ابوبکر مقتل اھل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء القرآن وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذھب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر ھذا واللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک ورأیت فی ذلک الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ زمانہ جنگ یمامہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھکو طلب کیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کی جنگ زبردست ہوئی اور اسمیں قرآن کے کافی قاری شہید ہو گئے مجھے خوف ہے کہ اگر اور چند جگہ ایسی جنگ ہو گئی تو ہم سے بہت کچھ قرآن ضائع ہو جائیگا تو میں یہ رائے پیش کرتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع ہونیکا حکم دیں تو میں نے عمر سے کہا کہ تم وہ کام کیسے کرسکو گے جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو

عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القرآن فاجمعہ فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ماکان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع القرآن قال قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھو واللہ خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال۔

(از مشکوٰۃ شریف ص۱۹۳)

حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ امر خیر ہے پھر عمر برابر مجھ سے بار بار یہ کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا شرح صدر کیا اور میں نے بھی عمر کی رائے کو پسند کیا اور اسے زید تو ایک جوان آدمی عاقل ہے تو کسی تہمت سے متہم نہیں ہے کہ تو زمانہ رسالت میں وحی لکھتا تھا تو تو آیات قرآن کو تلاش کر کے جمع کر میں نے کہا کہ اگر تم مجھکو پہاڑوں سے کسی پہاڑ کے اٹھانے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھے اتنی بھاری نہ معلوم ہوتی جو قرآن کے جمع کرنے کا حکم ہے پھر کہا تم وہ کام کیسے کرتے ہو جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے ابوبکر نے فرمایا کہ یہ خدا کی قسم امر خیر ہے پھر وہ مجھکو بار بار حکم دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے سینے کو اسکے لئے کھولدیا جسکے لئے سینہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو کھولا تھا تو میں نے قرآن جمع کرنا شروع کر دیا کھجور کی لکڑیوں اور سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ حضرات خلفاء راشدین میں سے حضرات شیخین

نے عدم نقل شارع علیہ السلام کو دلیل نہیں بنایا اور اس طریقہ استدلال کا دروازہ یہ فرماکر بند کردیا ھو واللہ ما خیر اور یہ طریقہ تعلیم فرمادیا کہ وہ فعل اگر امور خیر سے ہو تو اسکو کیا جائے تواب ہمارے مسائل مختلفہ کو دیکھ لیجئے کہ یہ سب امور خیر سے ہیں۔ توان کے جواز کے لئے ان کا خیر ہونا خود زبردست دلیل ہے۔ بالجملہ عدم نقل کو دلیل منع قرار دینا وہابیہ کی سخت غلطی ثابت ہوئی اور امور خیر محض اس بناپر ممنوع یا ناجائز نہیں ہو سکتے۔ لہذا اگر یہ اصول ملحوظ رکھے جائیں تو مسائل مختلفہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین اللہ تعالےٰ اس کتاب کو سبب ہدایت کردے اور اختلافات کے فیصلہ کا ذریعہ بنادے

مصنف کتاب ہٰذا کی مختصر سوانح

سنبھل میں مشہور و معروف ولی کامل جناب حافظ الحاج محمد اکمل شاہ صاحب قدس سرہٗ خاندانی بزرگ اور شہر و دیہات کا مرجع تھے آپنے دو شادیاں کیں لیکن کوئی اولاد نرینہ پیدا نہ ہوئی تب حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے یہ نذر مانی کہ اے رب العلمین اگر تو مجھ کو کوئی فرزند عطا فرمائے تو میں اسکو خدمت دین کیلئے متعین کروں گا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ۱۵ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو اس سرزمین سنبھل پر جسے حضرت غازی الہند سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ اور فاتح ہند خواجہ خواجگان ولی الہند حضرت معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا تھا، ایک نونہال عطا فرمایا۔ اس نونہال کا نام محمد اجمل رکھا گیا۔ یہ کون جانتا تھا کہ آپ کسی

زمانہ میں رشد و ہدایت کے چمکتے آفتاب ہوں گے۔ آپ کے حق میں آپ حضرت قبلہ شاہ صاحب والد بزرگوار خاص دعائیں فرمایا کرتے تھے جسکی وجہ سے آپ کے اندر بچپن ہی سے دینداری و حسن عمل کے آثار نمایاں تھے۔ سات برس کی عمر ہی سے نماز کے ایسے پابند ہوئے کہ کبھی کوئی نماز قضا نہ کی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم خود حضرت قبلہ شاہ صاحب اور ان کے بڑے بھائی جناب مولانا مولوی محمد افضل شاہ صاحب مرحوم نے دی۔ عربی کی ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے تایازاد بھائی مشہور مدرس جامع معقول و منقول حضرت مولینا مولوی محمد عماد الدین صاحب مدظلہ العالی سے حاصل فرمائی۔ جب شرح جامی تک پہنچے تو حضرت قبلہ شاہ صاحب آپ کو اپنے ہمراہ لیکر مراد آباد استاذ العلماء صدر الافاضل امام المناظرین حضرت مولینا مولوی الحاج الحافظ السید محمد نعیم الدین صاحب قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے آپ پر خاص شفقت یہ فرمائی کہ دولتکدہ پر بھی مخصوص طور پر تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہ شرف حضرت کی بارگاہ عالی میں چند مخصوص طلبہ ہی کو حاصل رہا ہے۔ آپ نے بعمر ۱۸ سال ۱۳۳۹ھ میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے علوم دینیہ و معقولات و منقولات کی سند امتیازی طور سے حاصل فرمائی۔ بعد فراغت درسی کتب کے دو سال کامل حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے اپنی خدمت میں رکھا اور باقاعدہ وعظگوئی و مناظرہ۔ فتوی نویسی کی تعلیم دی۔ یہاں تک کہ حضرت نے اپنے اخیر زمانہ حیات میں وعظ کے اہم موقعوں اور زبردست مناظروں میں اپنی جگہ آپ کو متعین کرکے بھیجا۔ کامیابی پر انعام و اکرام اور دعاؤں سے سرفراز فرمایا۔ اور حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے اپنے ہمراہ بریلی شریف لیجاکر اعلٰے حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولینا

مولوی الحاج الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرایا اور حضرت حقیقت آگاہ عارف باللہ سند المحققین مولٰینا مولوی الحاج الشاہ حامد رضا خاں صاحب رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ المشائخ امام العرفاء مرجع العلماء قطب عالم مولٰینا مولوی الحاج الشاہ السید علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ کی اجازت خلافت عطا فرمائی۔

حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ کی ایما سے آپ نے اپنے وطن مالوف میں ۱۳۴۴ھ میں ایک مدرسہ سنبھل کی مشہور اور تاریخی مسجد جہان خاں میں قائم کیا۔ جس کا نام مدرسہ اسلامیہ حنفیہ رکھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ یہاں پر ہر چہار طرف ظلمت کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں مذہب اہل سنت کا کوئی مدرسہ نہ تھا۔ آپ نے محلے محلے تقریریں کیں۔ بدمذہب ہر جانب سے خونی بھیڑیوں کی طرح آپ کی طرف لپکے مگر اس ہستی نے اللہ رب العزت کے نام پر اور دین حق کی خاطر قربانیاں دیں اور ان سے مقابلہ کر کے اپنا ملی اثر قائم کیا۔ ۱۳۴۹ھ میں حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے اس مدرسہ کا نام مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم تجویز فرمایا۔ آپ کئی سال تک لوجہ اللہ بلا کسی تنخواہ کے درس دیتے رہے آپ کو ہمیشہ تعلیم درس نظامی کا شوق رہا ہے اور مستقل طور پر تقریباً تیس سال مدرسہ مذکور میں ہر قسم کے علوم مروجہ کا درس دیا۔ غیر درسی کتب کا مطالعہ کیا جسکی بنا پر آج بفضلہ تعالےٰ جامع العلوم ہیں۔ علمائے اہل سنت اپنی مشکلات میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ کا علمی احترام نہ فقط موافقین بلکہ مخالفین کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ فتاوٰی دیوبند اسکا شاہد ہے۔ آپ کا شغل درس کے ساتھ افتاء کا بھی رہا ہے اس وقت تک فتاووں کی سات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

مناظرہ میں آپ کی موجودگی اشد ضروری سمجھی جاتی ہے شہر کے شہر آپ کی ایک انقلابی تقریر سے بدل جاتے ہیں۔ مخالفین کی برسوں کی محنت خاک میں مل جاتی ہے مخالفین آپ کے نام سے گھبرا جاتے ہیں۔ غرضکہ حضرت تمام فرق باطلہ کے ردوابطال کے لئے تحریراً وتقریراً امتیازی شان رکھتے ہیں۔ اگرچہ کہنہ سالی ہے ' مجبوریاں ' معذوریاں ہیں لیکن اکثر اوقات خدمت دین یا مطالعہ کتب ہی میں گزرتے ہیں۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں ردّ سیف یمانی۔ عطر الکلام قول فیصل۔ اجمل المقال۔ فوٹو کا جواز درحق عازمان سفر حجاز۔ ریاض الشہداء ردّ شہاب ثاقب چھپ چکی ہیں اور ہر خاص وعام ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس زمانہ معذوری میں یہ کتاب جو پیش نظر ہے تحریر فرما کر اہلسنت پر احسان عظیم فرمایا ہے اللہ تعالےٰ اس بیش بہا گرانقدر سعی کو قبول فرما کر آپ کو شفائے کاملہ اور قارئین کو مذہب اہلسنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

بندۂ عاصی :۔ (منشی) صغیر احمد اشرفی القادری سنبھلی

۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۰ء

نوٹ :۔ کوئی صاحب بھی ابن مصنف کی تحریری اجازت و معاہدہ کے بغیر اس کتاب کو طبع کرانے کی کوشش نہ کریں ورنہ قانونی کارروائی کے سزاوار ہونگے

"ناشر"

مصنف کتاب ہذا کی بعض مطبوعہ تصانیف

(۱) سبیل الرشاد ملقب رد سیف یمانی:۔ مولوی اشرفعلی تھانوی و مولوی عبد الشکور لکھنوی نے مدتوں اہلسنت کی ضربیں کھا کھا کر اپنی مجموعی طاقتوں کے ساتھ کتاب سیف یمانی تیار کی تھی اور سارے مسائل مختلف فیہا پر نہایت دجل و فریب سے عبارات پیش کر کے اپنے عقائد و مسائل کی تائید کی تھی۔ ہر وہابی کو یہ دعویٰ تھا کہ تا قیامت اہلسنت سے اسکا جواب نہ ہو سکے گا اس رد نے سیف یمانی کی دھجیاں اڑا دیں انکی کوششوں پر پانی پھیر دیا اور تمام جہالات و ضلالات وہابیہ کا پردہ فاش کر دیا۔ ان کے مایۂ ناز سو سوالات کے جوابات دیئے جسکے پاس یہ کتاب ہو وہ وہابی مناظر کا دم بند کر سکتا ہے۔

(۲) عطر الکلام فی استحسان المولد والقیام۔ مفتیان دیوبند نے میلاد شریف و قیام کے بدعت و حرام ہونے پر ایڑی چوٹی کے زور لگا کر ایک رسالہ جمع کیا تھا۔ اس کتاب میں انکی ہر دلیل کا قاہر رد ہر جملہ کا مسکت جواب دیدیا گیا ہے جسکو دیکھ کر مخالفوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ ہمتیں ٹوٹ گئیں اور پھر اسمیں میلاد و قیام کو آیات و احادیث اور اجماع و قیاس چاروں دلائل سے ثابت کر دیا اور منکر اسکی حجت قائم کر دی یہ رسالہ جسکے پاس ہو وہ کسی سے دب نہیں سکتا۔

(۳) اکمل المقال لعارف رویت ہلال۔ اسمیں رویت ہلال چھ طرق موجب کی تفصیل اور بیس وہ طریق جنسے رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی انکے مدلل بیانات خصوصاً آلات جدیدہ

ٹیلیگرام۔ ٹیلیفون۔ لاؤڈ اسپیکر۔ ریڈیو۔ وائرلیس۔ ٹیلی ویژن کی خبر انکے احکام شہادت کے شرائط و مسائل و ضروری ابحاث پر مشتمل ہے۔

(۴) قول فیصل۔ مخالفین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے مسلمان و موحد نہ ہونے پر مسلم شریف کی احادیث اور قول امام اعظم سے استدلال کئے تھے اس رسالہ میں ان احادیث اور قول امام کے متعدد جوابات دیگران کا مسلم و موحد ہونا دلائل کثیرہ سے ثابت کردیا گیا ہے اس رسالہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

(۵) فوٹو کا جواز درحق عازمان سفر حجاز۔ اسمیں حج فرض کے ادا کرنے کیلئے فوٹو کا جواز نہایت زبردست دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ اس وقت نہایت ضروری ہے۔

(۶) ریاض الشہداء۔ ذکر شہادت میں سوانح کربلا نہایت معتبر و مشہور کتاب تھی یہ صرف نثر میں تھی نظم کے اہلسنت بہر محتاج تھے تو اسی سوانح کربلا میں موقع بموقع اس کتاب کی غزلیں۔ مسدسات۔ مرثیے۔ مثنویات طبع ہو گئے اب ان کا مجموعہ یازدہ مجالس ہو گیا۔

(۷) رد شہاب ثاقب۔ شہاب ثاقب یہ وہ کتاب تھی جسپر ۵۰ سال سے وہابیہ کو یہ ناز تھا کہ اسکا کوئی جواب نہیں دیا گیا حضرت مصنف نے انکے ۵۰ سالہ ناز کو اسکا رد لکھکر خاک میں ملا دیا اور ان کے حوصلے پست کر دئیے۔ وہابیہ سے مناظرہ کرنیوالوں کیلئے اسکا پاس ہونا ضروری ہے۔ عمدہ طباعت و کتابت کاغذ گلیز رنگین ٹائٹل سائز $\frac{20\times30}{16}$ صفحات ۵۲۸۔

ملنے کے پتے:
۱۔ اجملی کتب خانہ۔ محلہ دیپا سرائے۔ سنبھل ضلع مراد آباد۔ یو، پی
۲۔ مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم مسجد جہانخاں سنبھل ضلع مراد آباد یوپی۔ انڈیا

٧٨٦
٩٢

مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل

۱۳۴۲ھ میں قائم ہوا۔ جس سے ابتک کثیر علماء، حفاظ، مبلغ، مفتی، مناظر خطیب، قرار اور امام پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس ادارہ کی دینی و علمی خدمات قابل فراموش نہیں، بالخصوص اس دور میں ایسے مدارس دینیہ کے حفظ و بقا کی بڑی ضرورت ہے۔ جن کا انحصار محض اہل خیر حضرات کی امداد و اعانت پر ہے۔

لہذا اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ زکوٰۃ۔ صدقات فطرہ، چرم قربانی نیز ہر قسم کی اعانت سے اس دار العلوم کو تقویت پہنچا کر ثواب عظیم کے مستحق ہوں اور اپنے حلقہ اثر میں بھی اہل خیر حضرات کو امداد کی ترغیب دے کر اجر جزیل کے حقدار ہوں۔ جزاکم اللہ خیرا لجزاء۔

دعاگو

محمد اختصاص الدین اجملی
ناظم اعلیٰ و متولی مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل ضلع مرادآباد
یو۔پی۔ (انڈیا)